مسلسل اشاعت کے 57 سال

دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کا علمی دینی مجلہ

ماہنامہ

الحق

685

صفر المظفر

ستمبر ۲۰۲۲ء

محمد شاہد حنیف
(ایم اے لائبریری سائنس)

اشاریہ ماہنامہ ’’الحق‘‘ جلد ۵۷ [۲۰۲۱-۲۲ء]

اس اشاریے میں تمام مضامین کو موضوعاتی تقسیم کے بعد تبصرۂ کتب کو بھی متعلقہ موضوع کے تحت مقالات کے بعد لکیر لگا کر درج کیا گیا ہے تاکہ ایک موضوع پر ایک ہی جگہ سے مضامین و کتب سے آگاہی ہو سکے۔

نقشِ آغاز [حالات وواقعات]

راشد الحق سمیع، حافظ	قومی کانفرنس بسلسلہ خدمات مولانا سمیع الحق شہیدؒ و تقریب رونمائی [اداریہ]	اکتوبر ۲۰۲۱/ ۲ تا ۴
راشد الحق سمیع، حافظ	سعودی عرب میں نئی تبدیلیوں کے اثرات [اداریہ]	دسمبر ۲۰۲۱/ ۲ تا ۳
راشد الحق سمیع، حافظ	امارات اسلامیہ افغانستان کو درپیش مسائل پر منعقدہ کل جماعتی قومی کانفرنس [اداریہ]	جنوری ۲۰۲۲/ ۲ تا ۴
راشد الحق سمیع، حافظ	خطوط بنام مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی	جنوری ۲۰۲۲/ ۲۱ تا ۲۸
راشد الحق سمیع، حافظ	جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا پہلا آفیشل شاہکار ترانہ [ادریہ]	فروری ۲۰۲۲/ ۲
عبدالقیوم حقانی، مولانا	تبدیلی سرکار کی رخصتی مولانا سمیع الحق شہید کی پیشگوئی اور انتباہ [اداریہ]	اپریل ۲۰۲۲/ ۲ تا ۳
راشد الحق سمیع، حافظ	جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں نئے تعلیمی شعبے تخصصات [اداریہ]	مئی ۲۰۲۲/ ۲ تا ۳
راشد الحق سمیع، حافظ	وفاقی شرعی عدالت کا سود کے خلاف تاریخی فیصلہ [اداریہ]	مئی ۲۰۲۲/ ۴
راشد الحق سمیع، حافظ	وفاق المدارس کے اکابر علماء کا دورۂ امارتِ اسلامیہ افغانستان [اداریہ]	جولائی ۲۰۲۲/ ۲
راشد الحق سمیع، حافظ	حقانیہ کے تعلیم القرآن حقانیہ ہائی سکول کو کالج کا درجہ دے دیا گیا [اداریہ]	جولائی ۲۰۲۲/ ۳
راشد الحق سمیع، حافظ	ملک میں بدترین سیلاب: ابتلا، آزمائش یا قدرت کی سرزنش [اداریہ]	جولائی ۲۰۲۲/ ۴ تا ۷
راشد الحق سمیع، حافظ	۷ ستمبر یوم ختم نبوتؐ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا یوم وفات [اداریہ]	ستمبر ۲۰۲۲/ ۱۰ تا ۱۱

نقشِ آغاز [وفیات]

راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا رشید احمدؒ (جمعیت علماءِ اسلام) کے سابق امیر کا انتقال [اداریہ]	دسمبر ۲۰۲۱/ ۴
راشد الحق سمیع، حافظ	حضرت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلیؒ کا انتقال	جنوری ۲۰۲۲/ ۵ تا ۶
راشد الحق سمیع، حافظ	ماہنامہ ’’الحق میں مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلیؒ کے مضامین کی تفصیل	جنوری ۲۰۲۲/ ۲۸ تا ۲۹
راشد الحق سمیع، حافظ	مولانا محمود اشرف عثمانیؒ کا انتقال [اداریہ]	فروری ۲۰۲۲/ ۳
راشد الحق سمیع، حافظ	جامعہ حقانیہ کے مخلص الحاج ایوب مامون کا انتقال [اداریہ]	فروری ۲۰۲۲/ ۴
راشد الحق سمیع، حافظ	جامعہ حقانیہ کے قدیم خادم کاکا جانؒ کا انتقال [اداریہ]	فروری ۲۰۲۲/ ۵
راشد الحق سمیع، حافظ	دارالعلوم کے رکن مجلس شوریٰ الحاج دلاور خان خٹک کا انتقال [اداریہ]	مئی ۲۰۲۲/ ۵

راشدالحق سمیع، حافظ	ترکی کی نامور علمی وروحانی شخصیت شیخ محمود آفندی نقشبندیؒ کا انتقال [اداریہ]	جون۲۰۲۲/۲تا۳
راشدالحق سمیع، حافظ	مولانا محمود حسن حسنی ندویؒ کا سانحہ ارتحال [اداریہ]	ستمبر۲۰۲۲/۱۲۔۱۹
راشدالحق سمیع، حافظ	مولانا عزیز الرحمٰن حیدریؒ کی وفات [اداریہ]	ستمبر۲۰۲۲/۲۰
راشدالحق سمیع، حافظ	مولانا جلال الدین عمری کی رحلت [اداریہ]	ستمبر۲۰۲۲/۲۰
راشدالحق سمیع، حافظ	برطانوی ملکہ الزبتھ کی موت [اداریہ]	ستمبر۲۰۲۲/۲۱

مولانا سمیع الحق شہیدؒ اور اُن پر ''الحق'' کی خصوصی اشاعت

احسان الرحمٰن عثمانی	ماہنامہ ''الحق'' کا مولانا سمیع الحق شہید نمبر	فروری۲۰۲۲/ ۲۷ تا ۳۴
احسان الرحمٰن، مولانا	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۶۳
ادارہ	اعلامیہ: مولانا سمیع الحق شہیدؒ خدمات قومی کانفرنس	اکتوبر۲۰۲۱/ ۳۹ تا ۴۰
اسامہ سمیع الحق	روداد: قومی کانفرنس مولانا سمیع الحق شہیدؒ، حیات وخدمات وتقریب رونمائی	اکتوبر۲۰۲۱/ ۹ تا ۳۸
اسلم بیگ، مرزا	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	دسمبر۲۰۲۱/ ۵۰
اصلاح الدین حقانی	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	دسمبر۲۰۲۱/ ۵۵
اظہار الحق، مولانا	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۶۱
اکرام الحق، ڈاکٹر	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۶۱
الطاف الرحمٰن عباسی	راشداً مہدیاً [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	دسمبر۲۰۲۱/ ۴۱ تا ۴۳
امجد علی شاہ، مولانا	حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ دینی اقدار ومقدسات کے عظیم مجاہد ومحافظ	اپریل۲۰۲۲/ ۹ تا ۲۰
امیر جان حقانی، مولانا	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	فروری۲۰۲۲/ ۶۱ تا ۶۳
انوار الحق، مولانا	مسندِ علم کے جانشین، اسلاف کی اعلیٰ روایات کے امین [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/ ۷ تا ۸
بابر حنیف	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/ ۶۵
حسین احمد، مولانا	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۶۱
خرم شہزاد، حافظ	ماہنامہ ''الحق'' کی اشاعت خاص بیاد حضرت مولانا سمیع الحق شہید	اپریل۲۰۲۲/۴۴ تا ۴۵
راشدالحق سمیع، حافظ	قومی کانفرنس بسلسلہ خدمات مولانا سمیع الحق شہیدؒ وتقریب رونمائی [اداریہ]	اکتوبر۲۰۲۱/۲ تا ۴
سعدیہ راشد	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	دسمبر۲۰۲۱/ ۵۱
سعید خان، مفتی	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۶۲
سید سلمان ندوی، ڈاکٹر	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/ ۵۸
شفیق احمد سلیم، مولانا	ماہنامہ ''الحق'' کا شہیدِ اسلام نمبر، ایک ایمان افروز داستان	جنوری۲۰۲۲/۵۱ تا ۵۲
'' '' ''	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	دسمبر۲۰۲۱/ ۵۶
عبدالحق ثانی، صاحبزادہ	دارالعلوم میں ''الحق'' خصوصی نمبر بیاد شہید مولانا سمیع الحق کی تقریبِ رونمائی	اکتوبر۲۰۲۱/ ۶۷

عبدالستاراعوان، مولانا	ماہنامہ الحق کی خصوصی اشاعت [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اپریل۲۰۲۲/۳۳
عبدالستارآزاد، ڈاکٹر	ماہنامہ ''الحق'' کی خصوصی اشاعت ایک قرض جو چکا دیا گیا	اکتوبر۲۰۲۱/۵۰تا۵۴
” ” ”	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۵۸
” ” ”	مولانا سمیع الحق شہید پر ''الحق'' کا خاص نمبر	اکتوبر۲۰۲۱/۴۱تا۴۴
عبدالستاراعوان، مولانا	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۶۴
عبدالقدوس ترمذی	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۵۹
غلام رسول حقانی، مولانا	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۶۲
فیوض الرحمٰن، قاری	ماہنامہ ''الحق'' کا مولانا سمیع الحق شہیدؒ نمبر	اکتوبر۲۰۲۱/۴۵تا۴۶
قاسم محمود، ڈاکٹر	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۵۹تا۶۰
عبدالقیوم حقانی، مولانا	مجاہد کی اذاں اور [بیاد مولانا سمیع الحق شہیدؒ]	دسمبر۲۰۲۱/۱۱تا۱۷
” ” ”	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	دسمبر۲۰۲۱/۵۳تا۵۴
قبلہ ایاز، ڈاکٹر	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	دسمبر۲۰۲۱/۵۱
محمد اسرار مدنی	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۶۲
محمد اسعد تھانوی، مولانا	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	دسمبر۲۰۲۱/۵۰
محمد امین، ڈاکٹر	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	دسمبر۲۰۲۱/۵۷
محمد شاہ، قاری	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	دسمبر۲۰۲۱/۵۷
محمد شاہد حنیف	ماہنامہ ''الحق'' کا مولانا سمیع الحق شہیدؒ نمبر [بشکریہ ''فرائیڈے اسپیشل'']	فروری۲۰۲۲/۴۳تا۴۵
محمد عبداللہ حقانی، مولانا	تقریبِ رونمائی خصوصی اشاعت ماہنامہ ''الحق''	اکتوبر۲۰۲۱/۵۵تا۵۷
محمد فضل عظیم اسعد	ہمارے شیخ سب کچھ تھے مفسر تھے، محدث تھے [نظم بیاد مولانا سمیع الحق]	دسمبر۲۰۲۱/۵۸
” ” ”	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۶۴
” ” ”	ہدیہ تبریک و تحسین [نظم بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۶۶
ندیم عباس، ڈاکٹر	اکوڑہ کا شیخ چلا گیا [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	اکتوبر۲۰۲۱/۴۷تا۴۸
نعمان نعیم، مولانا	مکتوب [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	دسمبر۲۰۲۱/۵۲
محمد وہاب منگلوری	قطعہ تاریخ طبع [بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	جنوری۲۰۲۲/۶۶
محمد زبیر، مولانا	ماہنامہ ''الحق کی خصوصی اشاعت بیاد مولانا سمیع الحق شہیدؒ	جنوری۲۰۲۲/۶۲ تا ۶۵
محمد طیب حقانی، مولانا	ایک ہمہ گیر اور عالمگیر سوچ کی حامل شخصیت [مکتوب بسلسلہ خاص نمبر بر ''مولانا سمیع الحق'']	فروری۲۰۲۲/۶۰

قرآن وحدیث

انوارالحق، مولانا	عظمت قرآن کریم [خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	دسمبر۲۰۲۱/۵تا۱۰
انیس الرحمٰن، مولانا	سات براعظموں کے وجود کی پیشین گوئی احادیث میں	جنوری۲۰۲۲/ ۳۸ تا ۵۰
محمد اکمل جمال	حفظِ احادیث کی روایت کے احیا کی ضرورت	جنوری۲۰۲۲/۳۴تا۳۷

حبیب اللہ حقانی (مبصر)	انوار السنن شرح آثار السنن از مسعود احمد، شیخ الحدیث	اپریل ۲۰۲۲/۶۰
” ” ”	حدیث کے اصول و مصطلحات، منہج حنفی کی روشنی میں از عبداللہ لاجپوری	اپریل ۲۰۲۲/۶۱
” ” ”	خلاصۃ التفسیر از عطاء الرحمٰن، مولانا [مرتب: شہزادہ حقانیہ]	جون ۲۰۲۲/۶۲
محمد اسلام حقانی (مبصر)	الاحادیث القدسیۃ ومباحثھا الضروریۃ از آصف محمود، مولانا	مئی ۲۰۲۲/۶۰
” ” ”	تشریح حدیث از شیر علی شاہ، ڈاکٹر	دسمبر ۲۰۲۱/۶۱
” ” ”	تعلیل القرآن از محمد کلیم الدین کٹکی	جون ۲۰۲۲/۶۲
محمد اسلام حقانی (مبصر)	فیوض الباری: مقدمۃ البخاری (مولانا اسلام الحقؒ)	ستمبر ۲۰۲۲/۶۲
” ”	تاویل الاحادیث فی رموز قصص الأنبیاء (امام شاہ ولی اللہؒ)	ستمبر ۲۰۲۲/۶۳

ایمانیات، عقائد وفقہ

انوار الحق، مولانا	اہل سنت و جماعت: ایک نجات یافتہ جماعت [خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	مئی ۲۰۲۲/ ۶ تا ۱۲
خرم شہزاد، حافظ	فقہی وعلمی مسائل اور ان کے جوابات [افاداتِ مولانا سمیع الحق شہیدؒ/۳ اقساط]	مئی ۲۰۲۲/۱۳ تا ۱۷، جون ۲۰۲۲/۴ تا ۹، جولائی ۲۰۲۲/ ۸ تا ۱۲، ستمبر ۲۰۲۲/۲۲_۲۶
انوار الحق، مولانا	دور حاضر کے فتنے اور ان سے بچنے کا راستہ [خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	ستمبر ۲۰۲۲/ ۲۷ تا ۲۸
محمد راشد ڈسکوی، مولانا	ماہ ربیع الاول کے فضائل واحکام	ستمبر ۲۰۲۲/۳۳ تا ۳۶
عبید الرحمٰن، مفتی	عقائد اور نظریات کا فرق: اصولی تجزیہ	جولائی ۲۰۲۲/۴۴ تا ۴۹
محمد راشد ڈسکوی	ماہِ محرم الحرام: شرعی حیثیت واحکامات اور رسومات	جولائی ۲۰۲۲/۱۳ تا ۲۳

حبیب اللہ حقانی (مبصر)	حضرت خلیفہ مہدی، احادیث صیحہ کی روشنی میں از ابوبکر جابر قاسمی + رفیع الدین حنیف	اپریل ۲۰۲۲/۶۱
” ” ”	حقیقتِ ایمان (حصہ سوم) از مولانا لیاقت علی شاہ	مئی ۲۰۲۲/۶۰
” ” ”	ربّ کے احسانات از گل رئیس نقشبندی	دسمبر ۲۰۲۱/۶۳
محمد اسلام حقانی (مبصر)	یادداشت: پارلیمانی معرکہ اسلام وقادیانیت ایک مستند دستاویز از عبدالرحیم اشرف [مرتب: زاہد اشرف، ڈاکٹر]	دسمبر ۲۰۲۱/۶۱

عبادات

انوار الحق، مولانا	اسلام میں انفاق فی سبیل اللہ کی اہمیت [خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	جنوری ۲۰۲۲/۳۰ تا ۳۳
انوار الحق، مولانا	فضیلت رمضان المبارک [خطبۂ جمعہ/مرتب: سلمان الحق حقانی]	اپریل ۲۰۲۲/۴ تا ۸
محمد نجیب قاسمی سنبھلی	قربانی کی تاریخ، فضائل اور مسائل	جون ۲۰۲۲/۱۶ تا ۲۴

معاشرت

الطاف جمیل شاہ	مسلم معاشرہ اور حجاب	جولائی ۲۰۲۲/ ۵۸ تا ۶۰
انور شاہ، سیدّ	معمر افراد کے لیے بنائے گئے سنٹروں کی شرعی حیثیت	فروری ۲۰۲۲/ ۳۵ تا ۴۲
ذاکر حسن نعمانی، مفتی	اجیر خاص (ملازم) کی چند کوتاہیاں اور ان کا علاج	اپریل ۲۰۲۲/ ۲۶ تا ۳۲
شمس الحق ندوی، مولانا	مشکلات کے سامنے شکست و ہار ماننا جوانمردوں کا کام نہیں	مئی ۲۰۲۲/ ۴۷ تا ۴۹

محمد ابراہیم خان	ماحول کے لیے کچھ سوچیے	مئی۲۰۲۲/۵۴تا۵۶

دعوت و تبلیغ

انعام اللہ بھکروی	یقین محکم، عمل پیہم	اپریل۲۰۲۲/۴۰
انوار الحق، مولانا	نعمتوں کی قدر کیجیے [خطبۂ جمعہ/ مرتب: سلمان الحق حقانی]	فروری۲۰۲۲/ ۷تا۸
محمد معصوم سرہندی	مواعظ ونصائح اور سیرت صالحین	اپریل۲۰۲۲/ ۲۱تا۲۵

محمد اسلام حقانی (مبصر)	اسلامی تصوف، میڈیکل سائنس اور نفسیات از فدا محمد، ڈاکٹر	فروری۲۰۲۲/ ۱۷
محمد اسلام حقانی (مبصر)	علما کے لیے سال لگانے کی ترتیب اور رہنمائے سفر از نصیر الدین چکیسری	جون۲۰۲۲/۶۳

معاشیات

ذاکر حسن نعمانی، مفتی	معیشت کی تنگی اور پریشانی کا رونا اور اُس کا حل	جولائی۲۰۲۲/۳۱تا۳۶
راشد الحق سمیع، حافظ	وفاقی شرعی عدالت کا سود کے خلاف تاریخی فیصلہ [اداریہ]	مئی۲۰۲۲/۴
عبد اللہ گل حمید	سود کے خلاف تاریخ ساز فیصلہ	مئی۲۰۲۲/ ۲۷تا۲۹
فضل اللہ، قاضی	ہیں تلخ بہت بندۂ مزدور کے اوقات	مئی۲۰۲۲/۲۳تا۲۶
محمد راشد ڈسکوی، مولانا	شریعت کی روشنی میں مہنگائی کے اسباب اور ان کا حل	جون۲۰۲۲/ ۴۵تا۵۶
محمد عاصم حفیظ	سوشل میڈیا سے جڑی نسل اور والدین کی ذمہ داری	مئی۲۰۲۲/ ۴۵تا۴۶
محمد عاصم قریشی	خوشامد: ایک معاشرتی برائی	مئی۲۰۲۲/۵۰تا۵۳
وسیم اکرم قاسمی	کیپٹل ازم، سوشل ازم، اسلامی نظامِ معیشت اور مسئلہ حرمتِ سود	جولائی۲۰۲۲/۵۰تا۵۷

سیرت النبیؐ و سیرتِ صحابہؓ

محمد سلمان عثمانی	حضرت سیّدنا عمر بن خطابؓ کی خدمات، خصوصیات اور فضیلت	جولائی۲۰۲۲/۲۴تا۲۷

محمد اسلام حقانی (مبصر)	سیرتِ طیبہؐ، قرآن حکیم کی روشنی میں از غیاث احمد رِشادی	اپریل۲۰۲۲/۶۳
” ” ”	ماہنامہ ”المدینہ“ کراچی کا ”خاتونِ جنت سیدہ فاطمۃ الزہرہؓ نمبر“	اکتوبر۲۰۲۱/۱۷

دیگر شخصیات، تذکرے، ملفوظات، مکتوبات

راشد الحق سمیع، حافظ	خطوط بنام مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی	جنوری۲۰۲۲/۲۱تا۲۸
ضیاء الدین قاسمی	اسلاف کے علمی اسفار کی داستانِ دلنواز	مئی۲۰۲۲/ ۱۸تا۲۲
عبد القیوم حقانی، مولانا	حقانی نسبتوں کی عظمتیں، رفعتیں اور وسعتیں	جون۲۰۲۲/۱۰تا۱۵
عبد القیوم حقانی، مولانا	قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبد الحقؒ ایک عہد کی تاریخ	ستمبر۲۰۲۲/ ۲۹تا۳۲
سلمان الحق، مولانا	شہیدوں کی سرزمین طالبان کے دیس میں (سفرنامہ)	ستمبر۲۰۲۲/ ۴۹تا۵۴
عتیق الرحمٰن سنبھلی	خطوط بنام مولانا سمیع الحق شہید	جنوری۲۰۲۲/ ۷تا۲۰
قاسم محمود، ڈاکٹر	دیارِ خلافت (ترکی) کا سفرِ شوق [قسط ۵تا۸]	دسمبر۲۰۲۱/۴۴تا۴۹، جنوری۲۰۲۲/ ۵۷تا۶۱، فروری۲۰۲۲/۵۴تا۵۹، اپریل۲۰۲۲/ ۴۶تا۵۴

محمد اویس سنبھلی، مولانا	مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی: مختصر سوانحی خاکہ	جولائی۲۰۲۲/ ۳۷تا۴۳، ستمبر۳۹تا۵۰
محمد ایوب انور، مولانا	ارشادات وملفوظات مولانا عزیز الرحمٰن ہزاروی	مئی۲۰۲۲/۳۰تا۳۹
محمد زاہد انور	فکرِ شیخ الہندؒ: تحریکِ عزیمت کا تسلسل	جون۲۰۲۲/۲۵تا۳۶
......	دارالعلوم کے قابل فخر زند مفتی غلام الرحمٰن کی عظیم علمی تفسیری کاوش محاسن القرآن	اکتوبر۲۰۲۱/۵تا۶

حبیب اللہ حقانی (مبصر)	تذکرہ شیخین (تذکرہ مولانا فضل الٰہی+مولانا شمس الہادی) از اعزاز الحق شمس	مئی۲۰۲۲/۶۴
” ” ”	تذکرہ علمائے اکوڑہ خٹک از مقسط علی شاہ	جولائی۲۰۲۲/۶۴
” ” ”	حیات وخدمات (شیخ الاسلام شبیر احمد عثمانی) از محمد اکبر شاہ بخاری	جون۲۰۲۲/۶۰
” ” ”	مفکر اسلام حضرت مولانا مفتی محمود از زاہد الراشدی، مولانا	فروری۲۰۲۲/۷۹
” ” ”	مولانا فضل ربی ندوی از فیوض الرحمٰن، قاری	فروری۲۰۲۲/۷۱
عرفان الحق حقانی (مبصر)	عقبٰی کے مسافر از محمد زین العابدین	فروری۲۰۲۲/۶۹
” ” ”	مجلّہ ”صفدر“ کا ڈاکٹر علامہ خالد محمود نمبر (دو جلدیں) [مدیر: حمزہ احسانی، مولانا]	جنوری۲۰۲۲/۷۱
محمد اسلام حقانی (مبصر)	تجلیاتِ رازی دوراں (قطب الدین غورغشتوی) از عبد الحق علوی	فروری۲۰۲۲/۷۲
” ” ”	حضرت مولانا ڈاکٹر عبد الرزاق اسکندر صاحب کی حسین یادیں از محمد زین العابدین	جنوری۲۰۲۲/۷۲
” ” ”	دحرمینو سفر (پشتو سفرنامہ) از امان اللہ ثابت	دسمبر۲۰۲۱/۶۴
” ” ”	روشن چہرے اُجلے لوگ از عزیز الرحمٰن، سیّد	جون۲۰۲۲/۶۰
” ” ”	فی حب مصر (عربی) از زاہد منیر عامر [عربی مترجم: اسامہ محمد ابراہیم شلبی]	اکتوبر۲۰۲۱/۷۱
” ” ”	محمد علی جناح: ایک اسلامی مطالعہ از نور اللہ رشیدی	مئی۲۰۲۲/۶۳
” ” ”	مہتمم کی ڈائری (اکابر علما تجربات ومشاہدات) از محمد اسحٰق ملتانی	دسمبر۲۰۲۱/۶۲
” ” ”	باتیں تڑپا دینے والی (متفرق ملفوظات وواقعات) از ابوعثمان عبد الرؤف	دسمبر۲۰۲۱/۶۴
عبد الحق ثانی، صاحبزادہ	وفیات	اکتوبر۲۰۲۱/۷۰+ دسمبر۲۰۲۱/۶۰+ جنوری۲۰۲۲/۷۰+ مئی۲۰۲۲/۵۹+ جون۲۰۲۲/۵۹، ستمبر/۶۴

تعلیم وتعلم

ذاکر حسن نعمانی، مفتی	مدرسین کے لیے ضروری امور	جون۲۰۲۲/ ۳۷تا۴۴
ظفر الاسلام خان	نئی نسل کی تعلیم وتربیت	جولائی۲۰۲۲/ ۲۸تا۳۰
وسیم اکرم قاسمی	عصری ودینی تعلیم کا نصاب اور نظام	فروری۲۰۲۲/ ۴۶تا۵۳

محمد اسلام حقانی (مبصر)	نقوشِ علم (مجموعہ مقالات) از زبیر احمد صدیقی	اپریل۲۰۲۲/۶۳
راشد الحق سمیع، حافظ (مبصر)	امام بخاری کا نظریہ تعلیم از غلام الرحمٰن، مفتی	جولائی۲۰۲۲/۶۳
حبیب اللہ حقانی (مبصر)	اکابر کا شوقِ علم وذوقِ مطالعہ از محمد الرحمٰن انور	جولائی۲۰۲۲/۶۴

عالم اسلام و عالم مغرب

ذاکر حسن نعمانی، مفتی	طالبان کی فتح اور حکمرانی	فروری۲۰۲۲/ ۱۹تا۲۶
راشد الحق سمیع، حافظ	امارات اسلامیہ افغانستان کو درپیش مسائل پر منعقدہ کل جماعتی قومی کانفرنس [اداریہ]	جنوری۲۰۲۲/ ۲تا۴

راشدالحق سمیع، حافظ	سعودی عرب میں نئی تبدیلیوں کے اثرات [اداریہ]	دسمبر۲۰۲۱/۲تا۳
راشدالحق سمیع، حافظ	وفاق المدارس کے اکابر علماء کا دورۂ امارتِ اسلامیہ افغانستان [اداریہ]	جولائی۲۰۲۲/۲
سمیع الحق، مولانا	ہزار سالہ عظمتوں کا جنازہ	فروری۲۰۲۲/ ۹تا۱۲
شمس الدین حسن	مسلم دنیا اور جمہوریت	جنوری۲۰۲۲/۵۳تا۵۶
ظفر آغا	یوکرین روس تنازعہ جنگ کا ذمہ دار کون؟	اپریل۲۰۲۲/۴۲

لسانیات (عربی)

محمد اسلام حقانی (مبصر)	بدايه النحوفى تسهيل هداية النحو از محمد عثمان، ابوعثمان	اپریل۲۰۲۲/۶۴
" " "	صَرف کی قرآنی مثالیں از غیاث احمد رِشادی	اپریل۲۰۲۲/۶۲
" " "	معلم العربيه للطلبة الناشيئن و المبتدئين از حق نواز الاتکی	مئی۲۰۲۲/۶۲
" " "	نحو کی قرآنی مثالیں از غیاث احمد رِشادی	اپریل۲۰۲۲/۶۲
حبیب اللہ حقانی (مبصر)	فن بلاغت کے بنیادی تصورات (مولانا ڈاکٹر استراج خان)	ستمبر۲۰۲۲/۶۴

دارلعلوم حقانیہ کے شب و روز

حبیب اللہ حقانی	جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی تقریبِ دستار بندی	فروری۲۰۲۲/۱۳تا۱۸
راشدالحق سمیع، حافظ	جامعہ دارالعلوم حقانیہ کا پہلا آفیشل شاہکار ترانہ [ادریہ]	فروری۲۰۲۲/۲
راشدالحق سمیع، حافظ	جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں نئے تعلیمی شعبے [اداریہ]	مئی۲۰۲۲/۲تا۳
راشدالحق سمیع، حافظ	حقانیہ کے تعلیم القرآن حقانیہ ہائی سکول کو کالج کا درجہ دے دیا گیا [اداریہ]	جولائی۲۰۲۲/۳
زین العابدین زینی	شہرہ آفاق دارالعلوم حقانیہ کا ترانہ	فروری۲۰۲۲/۶

عبدالحق ثانی، صاجزادہ	مہتمم مولانا انوار الحق کی مصروفیات و اسفار	اکتوبر۲۰۲۱/ ۶۸+ دسمبر۲۰۲۱/ ۵۹+ جنوری۲۰۲۲/ ۶۷+ فروری۲۰۲۲/ ۶۵+ اپریل۲۰۲۲/ ۵۶تا۵۷+ مئی۲۰۲۲/ ۵۷+ جون۲۰۲۲/ ۵۸، ستمبر۶۰
عبدالحق ثانی، صاجزادہ	نائب مہتمم مولانا حامد الحق حقانی کی مصروفیات و اسفار	اکتوبر۲۰۲۱/ ۶۹+ دسمبر۲۰۲۱/ ۵۹+ ستمبر۲۰۲۲/۶۰ جنوری۲۰۲۲/ ۶۸+ فروری۲۰۲۲/ ۶۶تا۶۷+ اپریل۲۰۲۲/ ۵۸+ مئی۲۰۲۲/ ۵۸+ جون۲۰۲۲/ ۵۹+ جولائی۲۰۲۲/ ۶۲
عبدالحق ثانی، صاجزادہ	جامعہ کے سہ ماہی امتحانات کے نتائج	اکتوبر۲۰۲۱/ ۶۷
" " "	دارالعلوم میں نئے ان ڈور بیڈمنٹن سپورٹس ہال کا افتتاح	اکتوبر۲۰۲۱/ ۶۷
" " "	جامعہ کے ششماہی امتحانات اور تعطیلات	دسمبر۲۰۲۱/ ۵۹
" " "	جامعہ کے ششماہی امتحانات کے نتائج	جنوری۲۰۲۲/ ۶۷
" " "	مدرسہ ہاجرہ للبنات کی طالبات کی جانب سے اساتذہ جامعہ کے لیے دعوت	جنوری۲۰۲۲/ ۶۹
" " "	دارالعلوم حقانیہ کی سالانہ مجلس شوریٰ کا اجلاس	فروری۲۰۲۲/۶۴
" " "	جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی جلسہ دستار بندی	فروری۲۰۲۲/۶۴
" " "	برطانوی ہائی کمیشن کے نمائندوں کی آمد اور حافظ راشد الحق سے ملاقات	فروری۲۰۲۲/ ۶۵
" " "	جامعہ حقانیہ کے سالانہ امتحانات و تعطیلات	فروری۲۰۲۲/ ۶۵

,, ,, ,,	جامعہ کے نئے تعلیمی سال ۱۴۴۳-۴۴ء بمطابق ۲۰۲۲-۲۳ء کے داخلوں کا شیڈول	فروری ۲۰۲۲/ ۶۸
,, ,, ,,	آئندہ سال دارالعلوم میں تعلیمی پروگرام	اپریل ۲۰۲۲/ ۵۵
,, ,, ,,	مولانا عبدالحق ثانی (فرزندِ حامدالحق حقانی) کی تقریب شادی خانہ آبادی	اپریل ۲۰۲۲/ ۵۶
,, ,, ,,	جامعہ کے اساتذہ کا سفرِ حرمین	اپریل ۲۰۲۲/ ۵۸
,, ,, ,,	جامعہ کے نئے تعلیمی سال ۱۴۴۳-۴۴ء بمطابق ۲۰۲۲-۲۳ء کے داخلوں کا شیڈول	اپریل ۲۰۲۲/ ۵۹
,, ,, ,,	جامعہ کے نئے تعلیمی سال ۱۴۴۳-۴۴ء بمطابق ۲۰۲۲-۲۳ء کا باقاعدہ آغاز	مئی ۲۰۲۲/ ۵۷
,, ,, ,,	جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں نئے تعلیمی شعبے	مئی ۲۰۲۲/ ۵۷
,, ,, ,,	جامعہ کے نئے تعلیمی سال ۱۴۴۳-۴۴ء بمطابق ۲۰۲۲-۲۳ء کا دوسرا اہم اجلاس	جون ۲۰۲۲/ ۵۷
,, ,, ,,	شعبہ تخصصات میں معزز مہمانوں کی آمد اور لیکچرز	جون ۲۰۲۲/ ۵۷
,, ,, ,,	تعلیم القرآن حقانیہ سکول کی اَپ گریڈیشن	جون ۲۰۲۲/ ۵۸
,, ,, ,,	دارالعلوم حقانیہ میں مہمانوں کی آمد	جون ۲۰۲۲/ ۵۸
,, ,, ,,	جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں جدید سیکورٹی روم کا آغاز	جولائی ۲۰۲۲/ ۶۱
,, ,, ,,	شعبہ ''تخصصات'' میں معزز مہمانوں کی آمد و لیکچرز	جولائی ۲۰۲۲/ ۶۱، ستمبر ۲۰۲۲/ ۵۹
,, ,, ,,	جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے سہ ماہی امتحانات کا انعقاد	ستمبر ۲۰۲۲/ ۵۸
,, ,, ,,	جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے متاثرین سیلاب کی امداد	ستمبر ۲۰۲۲/ ۵۸
,, ,, ,,	''جینوا کال'' ورکشاپ میں دارالعلوم حقانیہ کی نمائندگی	ستمبر ۲۰۲۲/ ۶۱

متفرقات

محمد علی نعیم (مترجم)	آئندہ پانچ سالوں میں موسمیاتی تبدیلی	ستمبر ۲۰۲۲/ ۵۵ تا ۵۶
کلیم صفات اصلاحی	ہزاروں برس قدیم آثار قدیمہ کی دریافت	ستمبر ۲۰۲۲/ ۵۷
خالد سیف اللہ رحمانی	مسلم ملکوں میں اقلیتوں کے حقوق: اسلامی نقطہ نظر	دسمبر ۲۰۲۱/ ۱۸ تا ۴۰
سلمان عابد	تحقیقی رسائل کے اشاریوں کا انسائیکلوپیڈیا: یونیورسٹیوں کے لیے روشن مثال	اپریل ۲۰۲۲/ ۳۶
محمود حسن + جمال مبروک	جگر کے کینسر کے خلیوں پر شہد اور کلونجی کا اثر [مترجم: انیس الرحمٰن ندوی]	مئی ۲۰۲۲/ ۴۰ تا ۴۴

اسامہ سمیع، مولانا (مبصر)	نقوشِ اسلام (مجموعہ مقالات) از زبیر احمد صدیقی	مئی ۲۰۲۲/ ۶۱
حبیب اللہ حقانی (مبصر)	اسلامی نظریہ صحت از ذاکر حسن نعمانی، مفتی	فروری ۲۰۲۲/ ۶۹
,, ,, ,,	خطباتِ ہزاروی (۷ جلدیں) از عزیز الرحمٰن ہزاروی	جون ۲۰۲۲/ ۶۴
,, ,, ,,	رموزِ انقلاب (جمعیت طلباءِ اسلام) از وسیم اکرم قاسمی	اکتوبر ۲۰۲۱/ ۷۲
,, ,, ,,	عجمی په حرم کښې (پشتو نعتیہ مجموعہ) از عبدالحنان عارف	جون ۲۰۲۲/ ۶۴
,, ,, ,,	ماہنامہ ''المہر بان'' اکوڑہ خٹک [مدیر: مقسط علی شاہ]	جون ۲۰۲۲/ ۶۱

☆☆☆☆

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلىٰ سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ النَّبِيِّ الأُمِّيِّ وَ عَلىٰ اٰلِهٖ وَسَلِّم تَسلِيمًا

جلد نمبر..................57
شمارہ نمبر............ 12
صفر ۱۴۴۴ھ
ستمبر ۲۰۲۲ء

اے بی سی آڈٹ بیورو سرکولیشن کی مصدقہ اشاعت

ماہنامہ

الحق

اکوڑہ خٹک

مدیر اعلیٰ	نگران	باہتمام	بانی
حافظ راشد الحق سمیع حقانی	مولانا حامد الحق حقانی	حضرت مولانا انوار الحق صاحب	حضرت مولانا سمیع الحق شہید رحمہ اللہ

نائب مدیران: مولانا حبیب اللہ حقانی، مولانا محمد اسلام حقانی
منتظمین: مولانا محمد فہد، بابر حنیف

فہرست مضامین

- نقش آغاز: ۷ ستمبر یوم ختم نبوتؐ اور شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کا یوم وفات، خانوادہ علی میاںؒ کو گہرا صدمہ مولانا محمود حسن حسنی ندویؒ کا سانحہ ارتحال، مولانا عزیز الرحمٰن حیدریؒ کی وفات، مولانا جلال الدین عمریؒ کی رحلت، یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے برطانوی ملکہ الزبتھ کی موت .... مولانا راشد الحق سمیع ۱۰
- فقہی وعلمی مسائل اور ان کے جوابات .... افادات: حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ ۲۲
- دور حاضر کے فتنے اور ان سے بچنے کا راستہ .... حضرت مولانا انوار الحق صاحب ۲۷
- قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ: ایک عہد کی تاریخ .... مولانا عبدالقیوم حقانی ۲۹
- ماہ ربیع الاول کے فضائل واحکام اور رسومات وبدعات .... مفتی محمد راشد ڈسکوی ۳۳
- مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلیؒ: مختصر سوانحی خاکہ .... جناب محمد اویس سنبھلی ۳۷
- شہیدوں کی سرزمین طالبان کے دیس میں سفرنامہ .... مولانا سلمان الحق حقانی ۴۹
- آئندہ پانچ سالوں میں موسمیاتی تبدیلی .... مترجم: محمد علی نعیم ۵۵
- ہزاروں برس قدیم آثار قدیمہ کی دریافت .... جناب کلیم صفات اصلاحی ۵۷
- دارالعلوم کے شب و روز .... صاحبزادہ عبدالحق ثانی ۵۸
- تعارف وتبصرہ کتب .... مولانا محمد اسلام حقانی ۶۲

ماہنامہ "الحق" دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک ضلع نوشہرہ (خیبر پختونخوا) پاکستان۔ فون نمبر: 630435 -923 92+ فیکس 630922 923 92+
ای میل: Email: editor_alhaq@yahoo.com -------- موبائل نمبر: 03159898998 0333-9167789
ویب سائٹ: www.jamiahaqqania.edu.pk -------- فیس بک ایڈریس: facebook\Alhaq Akora Khattak
سالانہ بدل اشتراک اندرون ملک فی پرچہ -/50 روپے۔ سالانہ -/500 روپے۔ بیرون ملک $ 40 امریکی ڈالر
پبلشر: **مولانا راشد الحق سمیع، جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک، منظور عام پریس پشاور**

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نقش آغاز

مولانا راشد الحق سمیع

۷ستمبر یوم ختم نبوتؐ
شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کی خدمات اور یوم وفات

۷؍ستمبر ختم نبوتؐ کے حوالے سے ایک تاریخی دن ہے، تحریک ختم نبوتؐ پاکستان کی سیاسی و پارلیمانی تاریخ میں جہد مسلسل اور قربانیوں کی ایک لازوال داستان ہے۔ اس جدوجہد میں پاکستان کے ہر مکتب فکر کی انتھک کوششیں شامل ہیں اور مختلف سیاسی و مذہبی اکابرین نے دن رات ایک کر کے اس شمع حق کو اپنے خون جگر سے فروزاں رکھا ہے۔ اس سلسلے میں حضرت مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا شاہ احمد نورانیؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ، حضرت مولانا یوسف بنوریؒ وغیرہم سرفہرست ہیں۔

الحمدللہ! ہمارے ادارے جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور خانوادہ حقانی سے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق نوراللہ مرقدہ کا قائدانہ کردار بھی اس تحریک میں مرکزی نوعیت کا تھا۔ آپ نے جب بھی دین متین میں، جہاں بھی اور جس جہت سے رخنہ اندازی کا شائبہ محسوس کیا یا عقیدہ ختم نبوتؐ پر کوئی حملہ آور ہوتا تو آپ سے برداشت نہ ہوتا کیونکہ آپ ایک سچے عاشق رسولؐ تھے اور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات پر کسی قسم کی بھی آنچ نہیں آنے دیتے لہٰذا آپ ایسے مواقع پر اصول، جاہ اور منزلت کو بالائے طاق رکھ کر بلاخوف و خطر جان کی پرواہ کئے بغیر صرف دینی حمیت، احقاق حق اور ابطال باطل اور رضائے الٰہی کی خاطر ہر پلیٹ فارم پر اس کا ڈٹ کر مقابلہ کرتے، اس کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جاتے، ہر باطل کے لئے سد سکندری اور ہر راہزن کی سرکوبی کیلئے صف اول کے مجاہد ثابت ہوتے پھر شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے صحیح جانشین حضرت والد ماجد مولانا سمیع الحق شہیدؒ بھی اسی قافلے کے ایک نامور عظیم سپہ سالار کے طور پر ابھرے، شہید ناموس رسالتؐ حضرت والد ماجد شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے بھی علمی و سیاسی محاذ پر اپنے عظیم والد کے ہمراہ اس باب میں تاریخی کردار ادا کیا اور آپ کے جگری دوست شیخ الاسلام حضرت مولانا محمد تقی عثمانی صاحب مدظلہ اس جدوجہد میں آپ کے ساتھ شانہ بشانہ رہے۔

اتفاق سے ۷؍ستمبر کا دن دادا جان شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کا یوم وفات بھی

ہے، اللہ تعالیٰ نے شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ سے اسلام اور اس کے علوم وفنون کی ترویج وترقی میں بے مثال کام لیا ہے۔ خصوصا کے پی کے، بلوچستان اور افغانستان میں حدیث شریف کے درس و تدریس واشاعت کے حوالے سے ایسا کام لیا ہے جیسے ہندوستان میں حضرت شاہ ولی اللہؒ سے قرآن فہمی، ترجمہ وتفسیر وغیرہ کا فیضان عام ہوا۔ اسی طرح پشتونوں کے ان علاقوں میں شیخ الحدیث حضرت سے بعینہ وہی کام لیا۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق ہشت پہلو شخصیت کے مالک تھے، ایک طرف مسند درس و تدریس تھی تو دوسری طرف پارلیمنٹ میں تین مرتبہ نفاذ شریعت کی جدوجہد کی اور ختم نبوت کا علم بلند کئے رکھا، جہاد افغانستان میں مجاہدین کی ایسی سرپرستی کی اور مولانا یونس خالص حقانیؒ ومولانا جلال الدین حقانیؒ کی صورت میں مجاہدین کی ایسی طرح ڈالی کہ حیرت خانہ عالم نے پھر اس کے نتیجے میں دو سپر پاور امریکہ اور روس کی شکست وریخت کے تاریخی مناظر دیکھے۔

اس کے علاوہ درس وتدریس، دعوت وتبلیغ، تصنیف وتالیف اور سیاست کے میدانوں میں بھی ایسے سپوت پاکستان وافغانستان کو فراہم کئے جو ہر شعبہ میں قائدانہ کردار ادا کرتے آرہے ہیں، اس سلسلے میں حضرت والد ماجد مولانا سمیع الحق شہیدؒ کا نام گرامی قابل ذکر ہے جنہوں نے پارلیمان میں شریعت بل اور دیگر اسلامی قوانین خصوصاً ''رد قادیانیت اور ملت اسلامیہ کا موقف''، ''امتناع قادیانیت آرڈیننس'' کی تیاری اور پیش کرنے میں مرکزی کردار ادا کیا اور حتی کہ اسی ختم نبوتؐ اور تحریک ناموس رسالتؐ کے لئے اپنی جان بھی پروانہ وار قربان کردی۔ اس طرح پارلیمنٹ اور سیاسی میدان میں حضرت مولانا فضل الرحمٰن مدظلہ بھی شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے خصوصی شاگرد رشید رہے ہیں جن کے قائدانہ وجرات مندانہ کردار کی آج دنیا تعریف کررہی ہے۔

ختم نبوتؐ کے اس تاریخی دن کے حوالے سے ملک بھر میں ختم نبوتؐ کی اہمیت اجاگر کرنے کے حوالے سے تقریبات منعقد کی جارہی ہیں، اس سلسلے میں بروز ۸ستمبر بروز جمعرات اکوڑہ خٹک کی مرکزی عیدگاہ شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے مزار کے پہلو میں ایک عظیم الشان خاتم النبیینؐ کانفرنس کا انعقاد کیا گیا جس میں ملک بھر سے مذہبی سیاسی زعما، قائدین اور ختم نبوتؐ کے اکابرین نے شرکت کی اور خطابات فرمائے، یہ کانفرنس اہل اکوڑہ کے لئے ایک اعزاز ہے۔

اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کے منتظمین حقانی فضلاء کو خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کاملہ نصیب فرمائے۔ (آمین)

خانوادہ علی میاںؒ کو گہرا صدمہ

مولانا محمود حسن حسنی ندویؒ کا سانحہ ارتحال

عالم اسلام اور ہندوستان کے عظیم علمی ، ادبی و تعلیمی مرکز ''ندوۃ العلماء لکھنؤ'' کے مہتمم حضرت مولانا سید رابع ندوی مدظلہ کے نواسے، پندرہ روزہ مجلّہ ''تعمیر حیات''، لکھنؤ کے معاون خصوصی، دارالعلوم ندوۃ العلماء کے استاد اور راقم کے مہربان دوست حضرت مولانا محمود حسن حسنیؒ بروز جمعہ ۱۲/اگست ۲۰۲۲ کو انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

مولانا مرحوم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بزرگوں کی طرح بہت سی علمی صلاحیتوں اور خوبیوں سے نوازا تھا، آپ اس لحاظ سے بھی خوش قسمت تھے کہ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ کے خاندان کے اہم فرد تھے اور اس کے ساتھ ساتھ آپ حضرت علی میاںؒ جیسی عظیم عبقری شخصیت کے ساتھ علمی کاموں میں ہاتھ بھی بٹاتے تھے۔ اسی طرح ''ندوۃ العلماء'' کے موجودہ مہتمم اور آپ کے نانا حضرت مولانا محمد رابع ندوی مدظلہ کے ہمراہ بھی آپ ہر قسم کی خدمت میں پیش پیش رہے۔ تصنیف و تالیف ، ادارت و تدریس آپ کا اوڑھنا بچھونا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے مختصر سی عمر میں آپ سے بڑا کام لیا۔

مولانا مرحوم حضرت والد مولانا سمیع الحق شہیدؒ، دارالعلوم حقانیہ اور راقم کے ساتھ بھی علمی ربط و تعلق رکھتے تھے۔ آپ دارالعلوم حقانیہ میں غالباً ۲۰۰۶ء حضرت والد شہیدؒ سے ملاقات کے لئے تشریف لائے تھے، دوران ملاقات میں نے انہیں سراپا عجز وانکساری کا پیکر پایا جو اِن کے خاندان کا خاصہ ہے ۔ کچھ عرصہ تو راقم کی خط و کتابت بھی آپ کے ساتھ جاری رہی جس میں اکثر ''الحق'' اس کی خصوصی اشاعتوں اور دیگر مضامین و کتابوں کے حوالے سے باہمی تبادلہ خیال ہوتا رہتا، یہاں چند باہمی خطوط پیش خدمت ہیں، ان خطوط سے دارالعلوم حقانیہ و ندوۃ العلماء اور حقانی و ندوی خاندانوں کے درمیان عقیدت و محبت کے گہرے علمی مراسم کا پتہ چلتا ہے۔

دارالعلوم حقانیہ ، ادارہ ''الحق'' اس غم میں حضرت مولانا محمد رابع ندوی صاحب مدظلہ، حضرت مولانا سید سلمان حسینی مدظلہ اور ان کے تمام خاندان کے افراد سے دلی تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے (آمین)

مکتوبات مولانا محمود حسن حسنی صاحب بنام مدیر ‘‘الحق’’

(۱)

فاضل گرامی برادر محترم مولانا راشد الحق صاحب زید لطفہ ! السلام علیکم، امید ہے بعافیت ہوں گے۔

رسالہ ‘‘الحق’’ ہمارے ادارے ‘‘دارعرفات’’ پابندی سے پہنچ رہا ہے، ذوق وشوق سے مطالعہ کرتا ہوں اور ایک شمارے کے بعد دوسرے کا انتظار بڑھ جاتا ہے ادھر ‘‘الحق’’ کے شماروں میں اس کی اشاعتِ خاص کے اعلان کی خبر نے اور بھی مسرور کیا۔ عناوین دیکھ کر آپ کی فکری بلندی اور اونچی علمی سطح کا اندازہ ہوا، ان شاء اللہ آپ اس اشاعتِ خاص کے ذریعہ بڑی اہم علمی دینی فکری خدمت انجام دیں گے۔ آپ کی فکری بلندی دیکھ کر بار بار یہ خیال دل میں آ رہا ہے جو کاغذ پر ظاہر ہوا جا رہا ہے کہ آپ ہماری مادرِ علمی اور مرکز علم و دانش ندوۃ العلماء لکھنو تشریف لائیں۔ یہاں ہم لوگوں کو آپ سے خاص تعلق محسوس ہوتا ہے۔ یہاں ہمارے بزرگوں اور اساتذہ نے بھی آپ کے ان عنوانات کو قدر کی نگاہ سے دیکھا اور یہاں لوگ اس کے بعض عنوانات پر لکھنے کا ارادہ بھی کر رہے ہیں۔ اگر آپ خود کوئی عنوان کسی کو خاص طور پر سپرد کرنا چاہتے ہیں تو بہتر ہوگا۔ خاکسار راقم کا بھی لکھنے کا ارادہ ہے، ان شاء اللہ اس سلسلہ میں پھر آپ سے رابطہ قائم کریں گے۔

حضرت اقدس مولانا علی میاں ندوی دامت برکاتہم کے مزاج مبارک پہلے سے بہتر ہیں لیکن کسی وقت اچانک طبیعت ناساز ہو جاتی ہے جس سے تشویش پیدا ہو جاتی ہے۔ اب تو حضرت کا ہی مبارک سایہ ہے، خصوصیت سے دعا فرمائیں، ادھر حضرت کے عربی اور اردو میں متعدد رسائل سامنے آتے ہیں، اردو میں ردقادیانیت پر ‘‘امت کی بقاء اور عقیدہ ختم نبوت’’ کے نام سے اور ایک تبلیغی و دعوتی اصلاحی رسالہ ‘‘مسلمان کی شانِ امتیازی’’ شائع ہوا ہے اور رسالہ ‘‘سلاسل اربعہ’’ بھی اضافہ کے ساتھ شائع ہوگیا ہے۔ عربی میں رسالہ الانسانیة تنتظر کم ایها العرب سامنے آیا ہے اور اس کے علاوہ ‘‘کاروانِ زندگی’’ کا ساتواں حصہ بھی سامنے آ گیا ہے اور آج ہی حضرت مدظلہ کی عظیم روحانی، عبقری علمی شخصیت پر ‘‘میر کارواں’’ کے نام سے مولانا ڈاکٹر عبداللہ عباس ندوی صاحب مدظلہ کی تصنیف سامنے آئی ہے۔ مکتبہ ندویہ، ندوۃ العلماء لکھنو سے وہ حاصل کی جا سکتی ہے۔ باقی حالات لائق شکر ہیں، حضرت والد صاحب کی خدمت میں ناچیز راقم کا سلام پہنچا کر ممنون کریں۔

والسلام طالب دعا: محمود حسن حسنی

(تکیہ کلاں، رائے بریلی لکھنؤ) ‘‘الحق’’ دسمبر ۱۹۹۹ء

(۲)

برادرم محترم و فاضل مکرم جناب مولانا راشد الحق صاحب زیدت مکارمہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ، امید ہے بعافیت ہوں گے۔ حضرت نور اللہ مرقدہ کے سانحہ ارتحال پر جناب کا گرامی نامہ ملا جو باعث تسکین وتقویت ہوا۔ حضرت مولانا سید محمد رابع صاحب مدظلہم اور حضرت مولانا سید محمد واضح صاحب نے اسے قدر کی نگاہ سے دیکھا اور دیگر افراد خاندان نے بھی اس سے تقویت محسوس کی، اللہ تعالیٰ جانبین کے اس تعلق کو اور بڑھائے اور اس کے اچھے نتائج سامنے آئیں۔ آپ نے حضرت کے آخری سفر پاکستان پر جو لکھا تھا وہ حضرت نے ملاحظہ فرمایا تھا اور پسند کیا تھا۔ حضرتؒ کو آپ کے دادا صاحبؒ اور والد صاحب مدظلہ سے جو تعلق تھا اس کے بتانے اور ذکر کرنے کی کوئی ضرورت نہیں، حضرت کو پاکستان میں جن لوگوں سے خصوصی مناسبت تھی ان میں آپ کے والد صاحب دام ظلہ اور مولانا مفتی محمد تقی عثمانی صاحب ممتاز ہیں، مولانا محمد تقی عثمانی صاحب کا اس سانحہ عظیم سے صرف ایک دن پہلے رائے بریلی سے فون آیا تھا مگر حضرت اس وقت آرام فرما رہے تھے اس لئے حضرت سے تو بات نہ ہوسکی تھی ان کے سب سے معتمد علیہ فرد خاندان اور موجودہ ناظم ندوۃ العلماء مولانا سید محمد رابع صاحب مدظلہ سے بات ہوئی تو انہوں نے دوسرے روز جمعہ کو فون کرنے کو کہا مگر وہی دن حضرتؒ کے وصال کا ثابت ہوا۔ آپ کے دارالعلوم حقانیہ اور اکوڑہ خٹک کا حضرتؒ اکثر ذکر فرماتے تھے اور حضرت سید احمد شہید قدس سرہ کے تعلق ونسبت سے اس کے ذکر سے خوش ہوتے تھے۔ حضرتؒ کو ہر وہ جگہ عزیز تھی جہاں حضرت سید احمد شہیدؒ کا قیام ہوا ہو۔ الحمدللہ اکوڑہ خٹک ہی وہ مبارک جگہ ہے جہاں حضرت سید صاحبؒ کا پیغام زندہ ہے (دارالعلوم حقانیہ کی صورت میں) اور ان کا مشن آگے بڑھ رہا ہے اور یہ یقینی طور پر حضرتؒ کیلئے خوشی اور اطمینان کی بات تھی، اللہ آپ حضرات کو اس کی مزید توفیق دے۔ حضرتؒ کی ہمہ جہتی اور عبقری شخصیت پر متنوع مضامین یہاں انگریزی، ہندی اور اردو اخبارات اور جرائد میں خوب اور مسلسل آرہے ہیں۔ نہ لکھنے والے تھک رہے ہیں اور نہ پڑھنے والے اکتا رہے ہیں جبکہ عرب میں ممالک میں عربی میں اہل تعلق آپؒ کی شخصیت کو نئے نئے انداز سے پیش کررہے ہیں، کوشش کی جارہی ہے کہ وہ سب کے سب اکھٹے ہو جائیں۔

حضرتؒ کے آخری دن پر خاکسار راقم نے جو بن پڑا ''بانگ درا'' لکھنؤ کیلئے لکھا اور مولانا نذر الحفیظ صاحب وزیری نے ''تعمیر حیات'' میں 'مرد مومن کا آخری سفر' کے عنوان سے مضمون قلمبند

کیا، فی الحال یہ دونوں آپ کو ارسال کئے جا رہے ہیں۔ آخری رمضان پر بھی ناچیز لکھنے کا ارادہ رکھتا ہے، وہ بھی ان شاء اللہ ارسال کرے گا' حرم مکی و مدنی میں حضرت کی غائبانہ نماز جنازہ کا علم تو آپ کو ہوا ہی ہوگا۔ ملک فہد، ولی عہد شہزادہ عبداللہ اور دیگر ارکان مملکت سعودیہ نے اہتمام سے شرکت کی تھی ، اس سلسلہ میں امام حرم صاحب کا خط بھی ارسال ہے۔ حضرت کے حادثہ وفات پر حضرت مولانا عبداللہ عباس صاحب ندوی معتمد تعلیمات دارالعلوم ندوۃ العلماء کا مضمون'' طاب حیا واطاب میتا'' ارسال کیا جا رہا ہے ، ناچیز کو دعاؤں میں یاد رکھیں اور حضرت والد صاحب دام ظلہ کی خدمت میں سلام پہنچا دیں اور درخواست دعا کریں۔ والسلام:

خاکسار (مولانا) محمود حسن حسنی

از دائرہ شاہ علم اللہ رائے بریلی (لکھنو)

(ماہنامہ ''الحق'' مارچ ۲۰۰۰)

☆ ☆ ☆

راقم کے خطوط بنام حضرت مولانا محمود حسن حسنی ندویؒ

(۱)

محترم المقام جناب مولانا محمود حسن حسنی صاحب زید مجدکم

السلام علیکم! امید ہے مزاج گرامی بخیر ہوں گے۔ آنجناب کے انس ومحبت سے بھرے مکتوب کے نظر نواز ہونے کے بعد فکر وخیال کی وادی مہک اٹھی اور دیر تک ''آنگن میرے احساس کا مہکا رہا'' والی کیفیت دل و دماغ پر طاری رہی۔ آنجناب نے اس ناکارہ اور نالائق کو جس عزت اور محبت سے نوازا ہے یقیناً یہ آپ کی عالی ظرفی کا واضح ثبوت ہے۔ آپ نے بندے کے متعلق جن نیک خواہشات کا اظہار فرمایا ہے یہ آپ کا حسن ظن ہے ورنہ راقم تو نالائقی اور معائب کا مجموعہ ہے......

محبت ہے احبا کی اگر اچھا سمجھتے ہیں معرا ہوں ہنر سے میں سراپا عیب ہوں اکبر

میں آپ سے انتہائی معذرت خواہ بلکہ شرمندہ بھی ہوں کہ آنجناب کے محبت ناموں کا بروقت جواب نہ دے سکا لیکن ہر روز ارادہ کیا کہ آج جواب لکھوں لیکن کاہلی ، سستی اور کچھ مصروفیات اور اعذار کی بنا پر ایسا نہ کر سکا لیکن ساتھ میں برابر ندامت کا احساس دامن گیر رہا......

گو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

آپ کے دونوں خطوط میں نے ماہنامہ ''الحق'' میں بطور سعادت شائع کئے ہیں امید ہے آپ کی نظر سے گزرے ہوں گے۔ مجھے امید ہے کہ آپ کی سرپرستی اور توجہات مستقبل میں بھی ہمیں حاصل رہیں گی۔ مجھے مفکر اسلام حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ آپ کے عظیم خاندان اور علم و دانش کے مرکز ندوۃ العلماء کے ساتھ جو عقیدت اور محبت ہے وہ حرف و معنی میں نہیں ڈھل سکتی۔ آپ نے لکھا ہے کہ میں ندوۃ حاضری دوں یہ تو راقم کی دیرینہ آرزو ہے کاش! اگر زمانے، حالات کی ستم ظریفیاں اور رکاوٹیں میرے حصے میں کم ہوتیں تو میں ندوۃ اور حضرت مدظلہ سے کچھ عرصہ باقاعدہ طالب علم بن کر استفادہ کرتا لیکن ع ہزاروں خواہشیں ایسی کہ ہر خواہش پر دم نکلے

دارالعلوم دیوبند کی صدسالہ تقریبات کے سلسلے میں حضرت دادا جانؒ اور حضرت والد صاحب مدظلہ کے ہمراہ ہندوستان گیا ہوں لیکن اس وقت میری عمر غالباً سات آٹھ سال کی تھی مگر حافظے میں اب بھی سارے اجلاس کی کاروائی محفوظ ہے۔ وہیں دارالعلوم دیوبند میں رات کی نشست میں حضرت مولانا ابوالحسن علی ندوی مدظلہ کی مفصل و مدلل پہلی تقریر سنی ......

اس وقت سے میں تیرا پرستارِ حسن ہوں دل کو میرے شعورِ محبت بھی جب نہ تھا

ہندوستان کے کئی شہروں میں جانا ہوا لیکن ندوۃ العلماء نہ جا سکے۔ چار سال قبل میرا مصمم ارادہ تھا کہ ہندوستان جایا جائے اور سب سے بڑی تحریک حضرت مولانا مدظلہ کی زیارت تھی۔ چنانچہ اسلام آباد میں بھارتی ہائی کمشنر مسٹر ایس کے لانبے سے ملاقات ہندوستانی سفارت خانے میں ہوئی انہوں نے میرے ساتھ بڑی شفقت فرمائی اور یقین دہانی کرائی کہ آپ کو خصوصی اسپیشل ویزا دیا جائے گا تاکہ آپ ہندوستان کے صحیح حالات کا جائزہ لے کر پاکستانی عوام کے سامنے پیش کرسکیں لیکن میرا پاسپورٹ والد صاحب کے سینٹ کے ممبر کی وجہ سے آفیشل (سرکاری) بنا تھا جس پر وزارت خارجہ کا اجازت نامہ N.O.C لینا ضروری تھا جو وزارت خارجہ نے نہیں دیا اس بناء پر کہ آپ مولانا سمیع الحق صاحب کے فرزند ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کو ہندوستانی حکومت مشکلات میں نہ ڈال دے لہٰذا ہندوستان کا دورہ نہ بن سکا۔ ع اے بسا آرزو کہ خاک شد

بہرحال! آپ حضرات سے ملاقات کا شدید اشتیاق ہے۔ کبھی آپ کو بھی پاکستان آنے کا موقع ملے تو ہمیں بھی خدمت کا موقع ضرور فراہم کریں۔ سب احباب کو سلام عرض کریں۔

والسلام نیازمند: راشد الحق سمیع

(۲)

محترم المقام حضرت مولانا محمود حسن حسنی صاحب

السلام وعلیکم ورحمۃ اللہ و برکاتہ! ہفتے کی شب پونے سات بجے ریڈیو تہران نے یہ وحشت اثر اور دلخراش خبر سنائی کہ مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی قدس سرہ العزیز کا انتقال ہوگیا ہے۔ خبر کی اطلاع ملتے ہی دل و دماغ کی دنیا میں کہرام بپا ہوا۔ یقین جانئے کہ جسم و روح کو اس جانکاہ اور جگر دوز حادثے نے بالکل جھنجھوڑ کر رکھ دیا۔ اس قیامت خیز حادثے نے قلب وجگر میں ایک محشر بپا کر دیا ہے اور عقل وخرد کو اس گھٹا ٹوپ اندھیرے میں کچھ سجھائی نہیں دے رہا ......

ظلمت کدے میں میرے شب غم کا جوش ہے
اک شمع رہ گئی ہے دلیل سحر سو خموش ہے

نمازِ جنازہ کے بارے میں بھی بروقت کچھ معلومات حاصل نہ ہوسکیں۔ لاہور میں رابطہ ادب اسلامی کے سیکرٹری جنرل سے فون پر رابطہ کیا کہ کسی طرح سے نماز جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی جائے لیکن بدقسمتی سے دونوں ممالک کے درمیان (طیارہ کے اغواء نے) حالات میں تناؤ و کشیدگی کے باعث کوئی صورت نہ بن سکی اور نماز جنازہ کی سعادت عظمیٰ سے بھی محروم رہے اور نہ تعزیت کیلئے حاضر ہوسکے جس سے صدمے کی شدت میں مزید اضافہ ہوگیا ہے۔ مولانا علی میاںؒ تو میرے آئیڈیل، پیر و مرشد اور مربی تھے۔ حضرت دادا جان مولانا عبدالحقؒ کے بعد آپ ہی ہمارے لئے وجہ تسلی باعث سکون اور علمی قبلہ و کعبہ تھے۔ اکوڑہ خٹک جامعہ حقانیہ، ماہنامہ ''الحق''، حضرت شیخ الحدیث مولانا عبدالحق صاحبؒ اور حضرت والد صاحب مولانا سمیع الحق صاحب مدظلہ کیساتھ ان کا زندگی بھر جو تعلق خاطر رہا اس سے آپ حضرات بخوبی آگاہ ہوں گے۔ اس غم انگیز موقع پر جامعہ حقانیہ اور ادارہ ''الحق'' آپ حضرات اور ندوۃ العلماء اور تمام ندوی قبیلے کے ساتھ تعزیت کرتا ہے بلکہ میں خود کو ذاتی طور پر بھی تعزیت کا مستحق سمجھتا ہوں۔ حادثے کے دوسرے روز ہی ہم نے برقی تار بھی روانہ کر دیا تھا۔ دست بیداد اجل کی ستم ظریفی دیکھئے کہ مجھے حضرتؒ کے نام بروز ہفتہ یکم جنوری کو لکھا ہوا خط پوسٹ کرانا تھا (''الحق'' کے اکیسویں صدی کے خصوصی نمبر کے سلسلے میں) اب سوچتا ہوں کہ اپنے کشتہ افکار و خیالات اور سوختہ جذبات کو کس کے حضور پیش کروں ...... اگر حضرت کے مرض الموت اور بعد کے غم انگیز واقعات و سوانحی مضامین ماہنامہ ''الحق'' کے (مفکر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن ندویؒ کی یاد میں) خصوصی شمارے کیلئے روانہ کراسکیں تو یہ احسان ہوگا۔ یہ شمارہ

آئندہ پندرہ روز تک شائع کرنے کا ارادہ ہے لیکن زخمی افکار و جذبات اور حزیں دل و دماغ کیساتھ

مَا كنتُ اعْلَم قبلَ دفينِكَ فى الثرىٰ   اِنّ الثرىٰ يعلُو عَلى الاَطوادِ

والسلام آپ کا شریکِ غم بھائی: **راشد الحق سمیع حقانی**
مدیر ماہنامہ ''الحق'' دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

(۳)

محترم المقام جناب حضرت مولانا محمود حسنی صاحب مدظلہ

السلام وعلیکم! امید ہے مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ گزشتہ دنوں آپ نے اس ناکارہ اور دور افتادہ کو اپنے مکتوب گرامی سے سرفراز فرمایا تھا اس خلوص ومحبت کے لئے انتہائی ممنون ہوں لیکن اس کے ساتھ آپ کے عنایت نامہ کے جواب میں تاخیر کیلئے بھی انتہائی معذرت خواہ ہوں کہ میں بروقت جواب نہ دے سکا۔ باقی تعمیر حیات کے ''مفکر اسلام نمبر'' کے خصوصی شمارے پر تبصرے والی شکایت بجا ہے اور میں اس کیلئے بھی معذرت خواہ ہوں اور میں نے مولانا ابراہیم فانی صاحب تک آپ کی شکایت پہنچا دی ہے، یہ حقیقت ہے کہ حضرت اقدس کی شخصیت اور ان کا مقام بہت بلند ہے اور ان کے شایان شان نہیں لکھا جا سکا اور نہ ہی اس کا کوئی حق ادا کرسکتا ہے، بہرحال! اس کا ازالہ اس خصوصی نمبر پر ایک مستقل مضمون کی شکل میں کسی موقع پر ''الحق'' کے صفحات پر کیا جائیگا، باقی ''خطبات مفکر اسلام'' کی چاروں جلدیں کہاں سے مل سکتی ہیں؟ اور آیا مجلس نشریات اسلام کراچی سے بھی ان کی اشاعت ہوئی ہے یا نہیں؟ ہمیں مولانا بلال حسنی کی تصنیف کا بھی شدت سے انتظار ہے۔ اس کے علاوہ جن نئی چیزوں پر کام ہو رہا ہے اس سے بھی آگاہ فرمائیں۔

ان دنوں یہ ناکارہ خصوصی نمبر کی اشاعت کی تیاریوں میں مصروف ہے، آپ نے بھی لکھا تھا کہ یہاں ندوۃ میں کئی حضرات ان موضوعات پر لکھنے کا ارادہ رکھتے ہیں، ہم تو ڈیڑھ سال سے ان قیمتی مقالات کا انتظار کرتے کرتے مایوس ہونے کے قریب ہیں۔ ہماری تو ''ندوۃ'' سے سب سے زیادہ توقعات وابستہ تھیں اب جبکہ نمبر کی اشاعت سر پر آ پہنچی ہے تو ایک بار پھر ہماری یہ آخری گزارش اربابِ قلم تک پہنچا دیجئے، کچھ عرصہ قبل حضرت مولانا محمد رابع ندوی صاحب مدظلہ نے اس ناکارہ کو خط کے ذریعے یاد فرمایا تھا اور آپ نے لکھا تھا کہ خصوصی اشاعت کیلئے کوئی نہ کوئی مقالہ جلد روانہ کرونگا لیکن آج تک ان کا بھی کوئی مقالہ موصول نہیں ہوا، میرا یقین ہے کہ اگر حضرت اقدسؒ حیات ہوتے تو یقیناً وہ ہمیں اس سلسلے میں محروم نہ فرماتے اور کوئی نہ کوئی مقالہ یا پیغام خصوصی طور پر ''الحق''

کیلئے ارسال فرماتے ۔ بہر حال ! نمبر تو جیسا تیسا چھپ جائے گا لیکن وہ بات اور رونق نہیں رہے گی ۔

تھی وہ اک شخص کے تصور سے اب وہ رعنائی خیال کہاں ؟

تمام احباب کو سلام عرض کریں والسلام آپ کا نیاز مند : راشد الحق سمیع حقانی

مدیر ماہنامہ ''الحق'' جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

(۴)

برادر محترم جناب حضرت مولانا محمود حسن حسنی صاحب مدظلہ ۔

السلام وعلیکم ورحمۃ و برکاتہ ۔ مزاج گرامی بخیر ہوں گے ۔

سب سے پہلے تو میں آنجناب سے انتہائی شرمندہ اور معذرت خواہ ہوں کہ آپ کی بے پناہ توجہ اور محبت کا میں بروقت شکریہ بھی ادا نہ کرسکا ۔ دراصل یہاں کچھ عوارض اور گھریلو بیماریوں نے ایسا آن لیا کہ بالکل فرصت ہی نہ مل سکی لیکن ......

گو میں رہا رہین ستم ہائے روزگار لیکن تیرے خیال سے غافل نہیں رہا

آپ نے ہمارے لئے بہت زیادہ زحمت گوارا کی اور جس خلوص اور شفقت سے آپ نے ہمارے نمبر کے لئے کام کیا، اللہ تعالیٰ ہی سے اس کی جزا آپ کے لئے مانگتا ہوں ۔ اس قدر خلوص اور محبت کا جذبہ اور علم دوستی بہت ہی کم افراد میں اس زمانہ میں نظر آتی ہے لیکن ماشاء اللہ آپ کا تو پورا خانوادہ ہی اس رنگ میں ڈوبا ہوا ہے ۔ وہ کون سی اعلیٰ نسبتیں اور صلاحیتیں نہیں ہیں اور جو آپ حضرات کا طرۂ امتیاز نہ ہوں ۔ یقین جانئے کہ میں آپ اور آپ کے تمام خاندان کا انتہائی عقیدت مند ہوں اور آپ کے اس اظہار شفقت سے اس میں مزید اضافہ ہوا ہے ۔ ماشاء اللہ سارے ہی مضامین انتہائی معلومات افزا اور علمی ہیں اور ان شاء اللہ ان سب کی اشاعت ہو گی لیکن خصوصاً حضرت علی میاں قدس سرہ العزیز کے گرانقدر مقالہ کی بات ہی الگ ہے، اس میں مسلمانوں کے لئے ایک بہت ہی واضح پیغام موجود ہے، پچھلے دنوں والد صاحب مدظلہ یمن کے دورے پر تشریف لے گئے تھے وہاں پر حضرت مولانا سلمان ندوی صاحب مدظلہ سے بھی ملاقاتیں رہیں اور آپ کا ذکر خیر بھی والد صاحب مدظلہ نے کیا ۔ میری جانب سے حضرت مولانا سلمان ندوی صاحب مدظلہ کو خصوصی سلام عرض کریں ۔ نیز حضرت والد صاحب مدظلہ بھی آپ کا خصوصیت کے ساتھ شکریہ ادا کر رہے ہیں اور سلام پیش کرتے ہیں ۔

والسلام آپ کا بھائی

راشد الحق مدیر ماہنامہ ''الحق''

مولانا عزیز الرحمٰن حیدریؒ کی وفات

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن حیدریؒ بھی گزشتہ دنوں ۳ / ستمبر ۲۰۲۲ء کو میر پور خاص سندھ میں انتقال فرما گئے انا للہ وانا الیہ راجعون، آپ والد ماجد شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ کے ہم درس و رفیق تھے اور جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے قدیم فضلاء میں سے تھے، آپ کا خانوادۂ حقانی سے آخر دم تک خصوصی تعلق رہا، شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحقؒ کے چہیتے شاگرد تھے۔ مولانا سمیع الحق شہیدؒ سے ان کی خط و کتابت بھی ہوتی رہی، ''مکاتیب مشاہیر'' میں ان کے کئی خطوط شامل ہیں، حضرت والد ماجدؒ نے ان پر جو تعارفی حاشیہ لکھا وہ نذر قارئین ہے:

''میرے حقانیہ کی طالب علمی کے اولین دور میں رفاقت کا ایک پُرخلوص رشتہ، اخوت و محبت میں بدل گیا اور طویل سفر طے کرتے ہوئے اب تک قائم ہے۔ چھچھ کے موضع حیدر آباد کے علامہ مولانا عبدالحکیم کے فرزند اکبر دارالعلوم حقانیہ سے سند فراغت حاصل کی۔ حقانیہ کے طالبعلمی میں طلبہ کی انجمن کی سرگرمیوں کے روح رواں ہوتے تھے۔ لاہور میں مولانا داؤد غزنوی سے بڑا قرب ہوا لاہور کے صحافتی اور دینی مشاغل کے دور میں مدیر ''الاعتصام'' مولانا محمد اسحاق بھٹی، مولانا کوثر نیازی مدیر ''تسنیم'' کے خصوصی حلقہ احباب میں سے تھے، کاروباری حوادث کا شکار ہوکر سندھ کے میر پور خاص میں سکونت اختیار کی اور بلدیاتی کمیٹی کے چیئرمین تک بنے۔ ادارہ فروغ عربی کے نام سے ادارہ قائم کیا جو گھر بیٹھے لوگوں کو عربی زبان سیکھنے سکھانے کا موقع فراہم کرتا رہا، انکے باقی بھائی مولانا سیف الرحمٰن، عطاء الرحمٰن اور مولانا لطف الرحمٰن وغیرہ بھی حقانیہ ہی سے فارغ ہوئے ہیں۔ اس خاندان سے تعلق دادا مرحوم اور چچا مرحوم کے وقت سے قائم ہے۔'' (''مکاتیب مشاہیر'': ج ۴)

ادارہ و خاندانِ حقانی آپ کی وفات کے موقع پر آپ کے برخورداران جناب ابوبکر صاحب اور بھتیجوں مولانا مطیع الرحمٰن اور مولانا نفیس الرحمٰن حقانی سے دلی تعزیت کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ حضرت کی کامل مغفرت فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔

مولانا جلال الدین عمریؒ کی رحلت

ہندوستان کے معروف مصنف، محقق، مذہبی رہنما اور بلند پایہ شخصیت مولانا جلال الدین عمریؒ بھی گزشتہ دنوں وفات پا گئے، آپ جماعت اسلامی ہند کے امیر بھی رہے اور مسلمانوں کے حقوق کی تنظیموں کے اعلیٰ عہدیدار و سرپرست بھی تھے۔ آپ کی شخصیت کا علمی پہلو بھی انتہائی تابناک ہے، آپ نے بہت سی علمی اور تحقیقی کتابیں لکھیں، سینکڑوں مقالات و مضامین تحریر کئے، ماہنامہ ''الحق'' میں بھی آپ کے گرانقدر مضامین شائع ہوتے رہے۔ انہوں نے ایک علمی مؤقر سہ ماہی مجلّہ ''تحقیقات اسلامی'' کے نام سے بھی شروع کیا جو گزشتہ چالیس برسوں سے باقاعدگی سے شائع ہو رہا ہے۔ مولانا مرحوم کے علمی کام ان کیلئے صدقہ جاریہ ہیں، اللہ تعالیٰ انہیں غریق رحمت فرمائے اور اعلیٰ علیین میں مقام عطا فرمائے (آمین)

یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

برطانوی ملکہ الزبتھ کی موت

موت ایک ایسی اٹل حقیقت ہے جس سے کسی ذی روح کو مفر نہیں، اس سے کوئی کسی صورت بچ نہیں سکتا، موت دنیا کی ظاہری سہاروں، عہدوں، منصبوں اور دنیاوی لذتوں کو ختم کر دیتی ہے، موت کبھی بھی آ سکتی ہے، موت نہ دنیاوی طاقت واقتدار والوں سے ڈرتی ہے، نہ بادشاہوں سے ان کے دربار میں حاضری کی اجازت لیتی ہے، موت حکم الٰہی کی ہمیشہ منتظر رہتی ہے حکم ملنے پر پلک جھپکنے کی سی دیر نہیں کرتی، دنیا میں زندگی کی انتہا موت ہے، موت نہ کسی کی منصب کا پرواہ کرتی ہے نہ کسی کے اعلیٰ منصب کا خیال، کتنے ایسے لوگ تھے جو اعلیٰ عہدوں اور منصبوں پر فائز تھے لیکن آج خاموش پڑے ہیں، کس طرح دنیا کی لذتوں میں مشغول تھے آج مٹی میں ملے پڑے ہیں، کیسے دنیا پر تسلط اور راج کا خواب دیکھتے تھے آج موت کا شکار ہو گئے۔

دنیا میں سب سے لمبے عرصے تک حکمرانی کرنے والی حکمران برطانیہ کی ملکہ الزبتھ دوم ۸؍ستمبر بروز جمعرات ۲۰۲۲ کو ۹۶ برس کی عمر میں ملکِ فنا کو روانہ ہو گئیں، ان کی پیدائش ۲۱؍اپریل ۱۹۲۶ء کو لندن ہوئی اور انہوں نے ابتدائی تعلیم گھر پر حاصل کی سال ۱۹۴۷ء میں ان کی شادی شہزادے فلپ سے ہوئی جن سے ان کے چار بچے ہیں جب ان کے والد بادشاہ جارج ششم کا ۱۹۵۲ء میں انتقال ہوا، تب ایلزبتھ نے سات ملکوں (برطانیہ، کینیڈا، آسٹریلیا، نیوزی لینڈ، جنوبی افریقہ، پاکستان اور سری لنکا) کے چھوٹے سے گروہ سے لے کر ۵۶ ممالک کا خاندان بنایا جو دنیا کے ہر براعظم میں پھیلا ہوا ہے۔ ان کی تاج پوشی سال ۱۹۵۳ء میں ہوئی اور یہ اپنی طرز کی پہلی ایسی تاج پوشی تھی جو ٹیلی ویژن پر نشر ہوئی۔ ۹؍ستمبر ۲۰۱۵ء کو انہوں نے ملکہ وِکٹوریا کے سب سے لمبے دورِ حکومت کا رِیکارڈ توڑ دیا اور برطانیہ پر سب سے زیادہ وقت تک حکومت کرنے والی ملکہ بن گئیں۔ وہ پورے عالم میں سب سے عمر دراز حکمران اور سب سے لمبے وقت تک حکومت کرنے والی ملکہ تھیں وہ تقریباً ۷۰؍سال تک ملکہ رہیں۔ انہوں نے اپنے آپ کو اپنی والدہ کی طرح بہت متنازعہ نہیں بنایا جبکہ ان کی والدہ ملکہ وکٹوریہ کی برصغیر اور دنیا بھر میں طرز حکمرانی بہت ہی متنازعہ تھی۔

خلاصہ یہ ہے کہ اس عالم ناپائیدار میں شاہ و گدا کی آخری منزل قبر و گور ہی ہے۔ بقاء و سدا بادشاہی اللہ ہی کیلئے ہے۔

بادشاہوں کے بھی کشتِ عمر کا حاصل ہے گور   جادۂ عظمت کی گویا آخری منزل ہے گور

مرتب: حافظ خرم شہزاد
مدیر بزم شیخ الہندؒ گوجرانوالہ

فقہی و علمی مسائل اوران کے جوابات

افادات: شیخ الحدیث حضرت مولانا سمیع الحق شہیدؒ

(۴)

امام الاولیاء، شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوری قدس اللہ سرہ العزیز کی نگرانی وسرپرستی میں شائع ہونے والے شہرۂ آفاق مجلّہ ہفت روزہ ’’خدام الدین‘‘ میں ۶۰ء کی دہائی میں ’’فقہی و علمی مسائل اوران کے جوابات‘‘ کے عنوان سے ادارہ ’’خدام الدین‘‘ کے نام جو فقہی و علمی مسائل آتے حضرت شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق شہیدؒ اُن میں سے بعض سوالات کے جوابات تحریر فرماتے رہے۔ یہ سلسلہ ایک عرصہ تک چلتا رہا، مختلف دینی وشرعی، علمی وفقہی، تاریخی وسیاسی مسائل پر مدلل انداز کے ساتھ جوابات شائع ہوتے رہے۔ ’’خدام الدین‘‘ لاہور کی قدیم فائلوں میں یہ سوالات ایک تاریخی ریکارڈ کی حیثیت رکھتے ہیں جسے ماہنامہ ’’الحق‘‘ کے مدیراعلیٰ مولانا راشد الحق سمیع مدظلہ سے مشاورت کے بعد افادۂ عام کے لئے شائع کیا جارہا ہے۔ (مرتب)

مسنون درود شریف کے علاوہ باقی درود وغیرہ پڑھنے کا حکم

سوال: درودِ تاج، درودِ لکھی، درودِ ہزارہ، دعا گنج العرش، عہدنامہ وغیرہ جو مرّوج ہیں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم (عہد مبارک) کے وقت تھے یا بعد میں لکھے گئے ہیں؟

جواب: ان وظائف پر مبنی کتابوں کی تصنیف وتالیف اور ترتیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے کافی عرصہ بعد ہوئی۔ بہتر تو یہی ہے کہ مسنون درود شریف کے جو الفاظ اور طریقے صحاحِ ستہ اور دیگر احادیث نبویؐ میں منقول ہیں انہیں ہی پڑھا جائے، ملاحظہ ہو فتاویٰ رشیدیہ۔ (’’خدام الدین‘‘، ۱۳؍ستمبر ۶۳ء)

سونے یا چاندی کے تعویذ گلے میں ڈالنا

سوال: سونے یا چاندی کے تعویذ میں سورۂ یٰسین یا اور کوئی دعا برکت کے خیال سے گلے یا بازو میں ڈالنے کا کیا حکم ہے؟

جواب: کچھ حرج نہیں، جائز ہے۔ ہاں! اگر پہننے والا مرد ہو تو تعویذ سونے کا نہ ہونا چاہیے کیونکہ سونا مردوں پر حرام ہے۔ (’’خدام الدین‘‘۔ ۱۳؍ستمبر ۶۳ء)

قطب شمالی وجنوبی میں وقتی عبادات کا حکم

سوال: تقریباً چھ ماہ کا عرصہ ہوا، اخبار ''شہباز'' میں قطب شمالی کا ذکر پڑھا، جہاں رات اور دن چھ چھ ماہ کے برابر ہوتے ہیں گویا وہاں سال ایک شبانہ روز کا بنتا ہے جن پر نمازوں کی تعداد اور تعین اوقات کا شبہ دل میں وارد ہوا۔ براہ کرم شرعی نقطہ نگاہ سے ایسے مقامات پر عبادات کا حکم بیان فرمائیں۔ (محمد عنایت بیگ، کرک ضلع کوہاٹ)

الجواب وباللہ التوفیق: اسلام نے اپنی عمومیت، جامعیت اور آخری دین ہونے کی بناء پر اس قسم کے مذہبی مسائل کا حل ابتداء سے پیش کیا ہے۔ بحمد اللہ امت محمدیہ علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والسلام کے پاس ان سوالات کے جوابات موجود ہیں۔ ارضِ سبعین یا قطب شمالی وجنوبی اور اس قسم کے دیگر مقامات پر نمازیں گھنٹوں اور منٹوں کے اندازے سے ادا کی جائیں گی جس طرح زندگی کے دیگر امور، ملازمت، ڈیوٹی، چھٹی، سونے، جاگنے، کھانے اور پینے وغیرہ کا انتظام وقت کے اندازہ سے کیا جائیگا۔

اسی طرح وقتی عبادات کا انتظام بھی ہوگا جس طرح نماز کے دیگر اسباب وشرائط، طہارت وصفائی، ستر عورت اور پانی وغیرہ کے ناپید ہوجانے کی وجہ سے فریضۂ صلوٰۃ میں کوتاہی نہیں کی جاسکتی اس طرح مقررہ اوقات کے نہ ملنے کی وجہ سے بھی نماز کو ترک نہیں کیا جاسکتا، عبادات کا مقصد بندہ اور اس کے رب کے درمیان تعلق کی تصحیح ہے اور ان عبادات کے ادا کرنے میں نظم وضبط پیدا کرنے کی غرض سے اوقات کی تعیین کی گئی ہے مگر جہاں ضبط ونظم کے ذرائع سے نفع اٹھانا ممکن نہ ہو وہاں اصل مقصود کو نہیں چھوڑا جاسکتا۔ خود حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں اس مسئلہ کو طے کر چکے ہیں۔ صحیح حدیث شریف میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ قیامت کے قریب اوقات کا نظام جب بدل جائے گا اور ایک ایک دن چالیس دنوں بلکہ سال کے برابر ہوجائے گا تو نمازیں کس طرح پڑھی جائیں گی؟ تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ ''نمازوں کے لیے اندازہ کرلیا کرو''۔ مشکوٰۃ شریف میں خروجِ دجال کے واقعات میں ہے:

> قلنا یارسول اللّٰہ مالبثہ فی الارض قال اربعون یوماً یوم کسنةٍ ویوم کشھرٍ ویوم کجمعة وسائر ایامه کایاکم قلنا یارسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیه وسلم فذلك الیوم الذی کسنة ایکفینا فیه صلوة یومٍ قال لا، اقدر واله قدره۔ (مشکوٰة، ص: ٤٧٣)

''صحابہؓ نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دجال کتنا عرصہ زمین میں

> ٹھہرے گا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کہ چالیس دن، پہلا دن سال کے برابر دوسرا دن مہینہ کے برابر اور تیسرا دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی دن تمہارے دنوں کے برابر ہوں گے۔ صحابہؓ نے پوچھا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا جو دن سال کے برابر ہوگا اس میں ہمارے لئے ایک دن کی پانچ نمازیں پڑھنی کافی ہوں گی؟ فرمایا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے نہیں بلکہ اس دن میں نمازوں کے لیے اندازہ کرلیا کرو۔''

یعنی چوبیس گھنٹوں میں پانچ دفعہ تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اللہ کو یاد کرلیا کرو۔ اس حدیث مبارک میں تمام وقتی عبادات، نماز، جمعہ، عیدین اور روزہ وغیرہ کا حل بھی موجود ہے۔ اس حدیث شریف کی روشنی میں فقہاء اسلام یہی فتویٰ دے چکے ہیں اور بحمداللہ آج تک فن لینڈ، بلغاریہ اور دیگر ایسے مقامات میں جہاں معتدل ممالک کے اوقات کا نظم موجود نہیں اس طریقہ سے وقتی عبادات ادا کیے جاتے ہیں اور وہاں مسلمانوں کی مسجدیں موجود ہیں۔ واللہ اعلم وعلمہ اتم (''خدام الدین'' ۳۰/اگست ۱۹۶۳ء)

بیمۂ زندگی کا حکم

سوال: شریعت اسلامیہ میں بیمہ کرانا جائز ہے یا ناجائز۔ اس کی صورت یہ ہے کہ جتنی مدت کے لیے کوئی شخص اپنی زندگی یا جائداد وغیرہ کا جتنے روپے میں بیمہ کرانا چاہے تو مقررہ سالانہ قسطوں کے حساب سے وہ شخص مقررہ مدت کے اندر پوری رقم یا اس سے زائد کمپنی کو ادا کرے گا اور مدت ختم ہونے کے بعد کمپنی اس رقم کے علاوہ منافع بھی اس شخص کو واپس کرتی ہے۔ اور اگر بیمہ شدہ شخص یا جائداد وغیرہ مقررہ مدت ختم سے پہلے ہلاک اور ضائع ہوجائے تو کمپنی اُسی وقت پوری رقم بمعہ منافع کے اسے یا اس کے ورثاء کو واپس کرتی ہے نیز جتنی رقم کا بیمہ کرایا جائے تو اتنی ہی رقم پر پہلے ہی سال سے نفع یا نقصان شروع کردیا جاتا ہے مثلاً کسی شخص نے ایک ہزار روپے کا بیمہ پچیس سال کے لیے کرایا اور پہلی قسط اس نے چالیس روپے کی ادا کی تو اسے پہلے سال سے ہی ایک ہزار روپے پر منافع ملنا شروع ہو جائے گا۔ مجھے ایک دوست نے بیمہ کرانے پر مجبور کرالیا ہے اگر میں تین سال تک کمپنی کے پاس اپنی رقم رکھوں تو ''سودی کاروبار'' کو تقویت دینے کا باعث ہوں گا یا نہیں؟

خادم حسین (گورنمنٹ ہائی سکول نمبر۲، پشاور)

الجواب وباللہ التوفیق: زندگی یا جائداد کا بیمہ کرانا شرعاً کئی وجوہات سے ناجائز ہے۔ اول تو اس میں جوا اور قمار ہے دوسرے سود اور دونوں چیزیں حرام ہیں اس لیے زائد روپیہ لینا ناجائز ہے اور

لینے والا سود اور جوئے دونوں گناہوں کا مرتکب ہوگا۔ اور اگر کسی شخص کا ارادہ بیمہ کرانے سے صرف اپنے مال کا تحفظ کرانا مقصود ہو تو اس صورت میں اگرچہ قمار اور سود نہ ہوگا لیکن پھر بھی سود اور جوئے کے کاروبار میں اعانت ہوگی جو ناجائز ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: وَ تَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَ التَّقْوٰى وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ (المائدۃ:۲) ''نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی اعانت کرو اور گناہ وظلم کی باتوں میں ایک دوسرے کی مدد نہ کرو۔'' علمائے کرام کی اس بارہ میں یہی تحقیق ہے، ملاحظہ ہو فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، جلد۱، ص۱۷۷۔ نیز امدادالفتاویٰ مولانا اشرف علی تھانویؒ، جلد۴، ص۱۴۸۔ واللہ اعلم (''خدام الدین'' ۳۰ر اگست ۶۳ء)

انعامی بانڈ اور معمہ بازی کا حکم

سوال: (۱) انعامی بانڈ جن کا آج کل رواج ہے اور قرعہ اندازی کے ذریعہ سے نکالے جاتے ہیں، جائز ہے یا ناجائز؟ (غلام نبی آفریدی، جہانگیرہ)

(۲) معمہ بازی کی لعنت ہمارے ملک میں جاری ہے، اس کا شرعی حکم کیا ہے؟ (منیر اقبال، گھنٹہ گھر پشاور)

(۳) کیا معمہ بازی سے حاصل کردہ انعام کسی کارِ خیر میں لگایا جا سکتا ہے اگر شریعت کی رو سے ناجائز ہے اور حاصل کردہ رقم خرچ کر چکا ہے تو اب اس کے لئے کیا حکم ہے؟ (میر یٰسین، سرگودھا)

الجواب: (۱) انعامی بانڈ کا جو سلسلہ ملک میں رائج ہے وہ نہ صرف سود بلکہ اضعافاً مضاعفہ (چند در چند) سود ہے، لاکھوں افراد کے سرمایہ (قرض) سے جو منافع حاصل ہوتا ہے اسے چند افراد میں تقسیم کر دیا جاتا ہے جو قرض ہی کا منافع (سود ہے) اور بالفرض اگر سود کی شرح پانچ (۵) فی فیصدی ہو تو اسے بجائے اس کے ہزاروں روپے دے دیئے جاتے ہیں جو شرح سے بھی بڑھ کر ہے اور سود کی تمام قسمیں حسب نصوص قرآن سنت واجماعِ امت قطعی ناجائز ہیں۔ اگر حکومت چاہے تو ایسی معاشی پالیسیاں بھی چلا سکتی ہے جس سے سودی کاروبار بھی نہ ہو اور مقصد بھی حاصل ہو۔

(۲) معمہ بازی بلاکسی تردد کے قمار اور جوا ہے، ہزاروں افراد کے پیسے چند افراد کو مل جاتے ہیں اور باقی محروم رہ جاتے ہیں بدقسمتی سے ہمارے ملک میں نئے نئے ناموں سے سود اور جوئے کا کاروبار ہو رہا ہے اور ناموں کے بدلنے سے کسی چیز کی شرعی حیثیت نہیں بدل سکتی۔ جہاں تک جلد ہو سکے ان چیزوں سے اجتناب ضروری ہے۔

(۳) معمہ بازی سے حاصل کیا گیا انعام اوروں کی ملکیت ہے، نیز جوئے، قمار اور سود وغیرہ کے

اموال کو ثواب کی نیت سے خرچ نہیں کیا جا سکتا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: لا صدقة من غلولٍ ''حرام مال سے صدقہ نہیں دیا جا سکتا۔'' اگر نیت ثواب وتقرب خداوندی ایسے اموال جو کارِ خیر میں لگایا تو گناہ ہے۔ اس سے قبل جو رقم خرچ کر چکے ہیں اب آئندہ کے لئے اس سے بصدق دل توبہ کر لیجئے، خداوند کریم رحیم ہیں۔ (''خدام الدین''۔ ۳۰؍اگست ۱۹۶۳ء)

اجتماعی امداد کا حکم

سوال: دس آدمی آپس میں پانچ یا دس روپے جمع کرتے ہیں اور مہینہ کے بعد قرعہ اندازی کر کے ایک شخص کو جس کا نام نکل جائے ساری رقم دے دیتے ہیں۔ اسی طرح ہر مہینہ قرعہ اندازی کے ذریعہ ایک ایک کو مجموعی رقم دیدی جاتی ہے اس کا شرعی حکم کیا ہے، کیا یہ سودی تو نہیں؟

الجواب وباللہ التوفیق: آپ نے جو صورت تحریر کی ہے بظاہر یہ اجتماعی قرضہ اور امداد باہمی کی ایک شکل ہے اگر ہر ممبر کو اپنی اپنی رقم بلا کمی بیشی کے مل جاتی ہے تو جائز ہے اور کسی کو زیادہ اور کسی کو کم ملے تو سود ہے جو حرام ہے۔ (''خدام الدین''۔ ۳۰؍اگست ۱۹۶۳ء)

نابینا کے پیچھے نماز پڑھنے کا حکم

سوال: نابینا شخص کے پیچھے فرض نماز ہوتی ہے یا نہیں؟ (غلام عیسیٰ، سبی بلوچستان)

جواب: نابینا کے پیچھے فرض نماز جائز ہے۔ فقہ کی اکثر کتابوں میں اس کی تصریح موجود ہے۔ خود حضور نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے ایک سفر کے موقع پر مدینہ کی امامت حضرت عبداللہ بن ام مکتومؓ کے سپرد فرمائی تھی جیسا کہ حدیث کی اکثر کتابوں میں یہ واقعہ مذکور ہے (''خدام الدین'' ۳۰؍اگست ۱۹۶۳ء)

علم غیب خاصۂ خداوندی

سوال: (۱) کیا نبی کو غیب کا علم حاصل ہے؟ (۲)۔ کیا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا نکاح واقعی اللہ تعالیٰ کے ہاں شب معراج میں ہوا تھا؟ (اکبر علی، لکی مروت)

جواب: (۱) علم غیب صفت خاصۂ خداوندی ہے، قرآن وحدیث کے بے شمار نصوص اس پر دال ہیں کہ علم غیب صرف خداوند تعالیٰ کو ہے اور اہل سنت والجماعۃ کا یہی عقیدہ ہے۔ (تفصیل کیلئے ملاحظہ ہو حضرت مولانا محمد سرفراز خان صفدرؒ کی کتاب ازالۃ الریب عن عقیدۃ علم الغیب'' از مرتب)

(۲) کسی مستند کتاب اور قوی روایت سے اسکا ثبوت نہیں ملتا، ہاں اتنا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت فاطمہؓ وحضرت علیؓ کا رشتہ اللہ کے حکم سے ہوا (واللہ اعلم) (''خدام الدین'' ۳۱؍ستمبر ۶۳ء)

شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب

دور حاضر کے فتنے اور ان سے بچنے کا راستہ

الحمدللّٰہ نحمده ونستعينه ونستغفره ونؤمن به ونتوكل عليه ونعوذ باللّٰہ من شرور انفسنا ومن سيئات اعمالنا من يهده اللّٰہ فلا مضل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا اللّٰہ وحده لاشريك له، ونشهد ان سيدنا ومولانا محمد عبده ورسوله اما بعد ! فأعوذباللّٰہ من الشيطٰن الرجيم بسم اللّٰہ الرحمن الرحيم يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ (البقرة: ۲۰۸)

میرے محترم دوستو اور بھائیو ! جس دور سے ہم گزر رہے ہیں وہ دور قرب قیامت کا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے بارے میں فرمان ہے کہ میری آمد بھی علامات قیامت میں سے ایک علامت ہے، میں آ گیا تو قیامت آ گئی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میری اور قیامت کے درمیان فاصلہ اتنا ہے، جتنا ان دو انگلیوں کے درمیان ہے، قرب قیامت میں جو کچھ ہوگا، اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اپنی حیات مبارکہ میں چودہ سو سال پہلے سب بیان کر دیا اور وہ سب بغیر کسی زبر زیر تبدیلی کے مکمل سو فیصد محفوظ ہے۔ انبیائے کرام علیہم السلام تو بہت آئے لگ بھگ ایک لاکھ چوبیس ہزار لیکن کوئی کسی ایک کا حلیہ بیان کرسکتا ہے؟ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا حلیہ یہ تھا، حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ تھا لیکن سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا حلیہ مبارک سو فیصد محفوظ ہے، یہ امام الانبیاء خاتم الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت ہے کہ ہر چیز محفوظ ہے اور تا قیامت محفوظ رہیں گی۔

بہت کوشش ہوگی ہو رہی ہے قرآن مجید کو بدلنے کی، حدیث میں تحریف کرنے کی لیکن وہ تمام سازشیں وہ تمام کوششیں سب کی سب ناکام ہوئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی لائی ہوئی شریعت میں ادنیٰ درجہ کی کوئی تبدیلی نہیں کر سکے، میں عرض کر رہا تھا کہ قرب قیامت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر بات امت کو بتادی، چنانچہ ان ہی میں سے ایک بڑی علامت ظہور مسیح دجال کی بھی ہے، جب دجال کا ظہور ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسے بہت اختیارات دیں گے چنانچہ اس زمانے میں کیا ہوگا؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایک آدمی صبح مؤمن ہوگا، شام کو کافر ہوگا تو اس فتنہ سے بچنے کا بہت سہل اور آسان طریقہ تو سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ ارشاد فرمایا کہ جو لوگ جمعہ کے دن سورۂ کہف کی تلاوت کا اہتمام کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں اس آزمائش وفتنہ سے محفوظ رکھیں گے اور اس کی وجہ یہ ہوگی کہ اس مسیح دجال سے پہلے چھوٹے چھوٹے بہت سارے دجال آئیں گے۔

میرے عزیزو! ایسی صورت حال میں ایسا کیا کیا جائے جس سے ہماری حفاظت ہو اور ہماری آل اولاد اور ہماری نسلیں بھی ان فتنوں سے بچ جائیں اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خوشخبری سنائی ہے وہ سب ہمیں مل جائیں ، اسی کیلئے دو باتیں عرض کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ ایک طریقہ تو یہ ہے کہ روزانہ ایک یا دو منٹ موت کا مراقبہ کریں ، اس کے لئے نہ مسجد جانے کی ضرورت ہے نہ سجدہ کرنے کی ضرورت ہے، اپنے گھر میں بستر پر لیٹے ہوئے سوتے وقت آپ آنکھیں بند کر کے مراقبہ کرلیں اور وہ مراقبہ کیا ہے؟ کہ میری موت واقع ہوگئی ، میں مرگیا، مجھے غسل دیا جا رہا ہے، کفن اور جنازہ کی تیاری ہو رہی ہے اور درحقیقت ہم سب کے ساتھ ایسا ہی ہوگا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے ، لذتوں کو توڑنے والی موت کو خوب یاد کرلو، اس میں مدت عمر نہیں کہ یہ صاحب مرگیا، میں اس سے پچاس سال کے بعد مروں گا، موت کے مراقبہ سے سب سے بڑا فائدہ تو یہ ہوگا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان قوی ہوگا۔ قال رسول الله صلى الله عليه وسلم الكيس من دان نفسه وعمل لما بعد الموت (الترمذی: ٢٤٥٩) ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سمجھ دار آدمی وہ ہے جو مرنے اور مرنے کے بعد کی تیاری کردیں۔''

دوسرا طریقہ اچھی صحبت اختیار کرنا اور اچھی صحبت اللہ والوں کی صحبت اختیار کرنا ہے، قرآن پاک کی صحبت اختیار کرلیں، فضولیات اور دوسری لہو ولعب میں جتنا وقت آپ برباد وتباہ کر رہے ہیں اس سے کہیں بہتر ہے کہ آپ قرآن شریف کی تلاوت کریں، تب آپ فتنوں سے بچیں گے، صرف واحد راستہ فتنوں سے بچنے کا یہی ہے جسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے: وَلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ شیطان کے نقش قدم پر شیطان کے راستے پر مت چلو، اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ ، بیشک وہ تمہارا کھلا دشمن ہے ، وہ مسجد میں آنے نہیں دے گا، وہ نماز پڑھنے نہیں دے گا، وہ قرآن پڑھنے نہیں دے گا، وہ قرآن اٹھانے نہیں دے گا، اس لئے معزز بھائیو! اس کی فکر کریں، اپنے آپ کو قرآن وحدیث سے جوڑیں، اہل علم ، اہل دین ، اہل اللہ مساجد سے جڑیں، یہی حفاظت کے راستے ہیں، اس کے علاوہ اور کوئی راستہ نہیں، اس کے علاوہ تمام راستے تباہی و بربادی ہے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

۷؍ستمبر ۱۹۸۸ء یومِ وفات

مولانا عبدالقیوم حقانی
مہتمم جامعہ ابوہریرہ خالق آباد

قائد شریعت شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ

ایک عہد کی تاریخ، فروغِ علم کی انقلابی تحریک
مراحل، منازل اور دلچسپ مناظر

ع مجھے یاد ہے وہ ذرا ذرا

مجھ سے میرے احباب اکثر یہ پوچھ لیتے ہیں کہ تمہاری موجودہ ہیئت کذائی یا شخصی کردار کی تشکیل کہاں ہوئی؟ میں جواباً عرض کرتا ہوں کہ میرا غالب خیال کچھ ایسا ہے کہ میری طلب و اشتیاق، تحصیل و تکمیلِ علم، پسند و ناپسند، رہن سہن، علمی و قلمی اِشتغال، گفتار و کردار، درس و تدریس، تصنیف و تالیف اور فکر و نظر جسے بہ حیثیتِ مجموعی ''شخصیت و پہچان'' کہہ سکتے ہیں۔ زیادہ تر بلکہ تمام تر سب کی سب جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں تشکیل پائی، تاہم اس میں بھی کوئی شک نہیں اپنی سیرت کی تعمیر یا تشکیل کے لئے کچھ خام مال، علمی و مطالعاتی ذوق کا ابتدائیہ، اپنی اوّلین مادرِ علمی نجم المدارس کلاچی سے ساتھ لایا تھا۔ کلاچی کے قاضی برادران (مولانا قاضی عبدالکریم صاحبؒ، مولانا قاضی عبداللطیف صاحبؒ فاضلانِ دارالعلوم دیوبند) کا فیضان اور اسی مکتب کی کرامت تھی کہ مجھے امیر المؤمنین فی الحدیث شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کا دامن مل گیا۔ بہرحال! قاضی برادران کی صحبتوں، مجالس، خدمت اور نسبت نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں انفرادیت اور امتیاز بخشا۔ اس کو تب و تاب، رنگ و آہنگ، لمس و لذت، شوق و ذوق، جذبہ و ولولہ اور صورت و معنی جامعہ دارالعلوم حقانیہ نے دیا، اگر میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں نہ آتا، شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کے قدموں میں نہ بیٹھتا، میرے مزاج، طبعی افتاد اور صلاحیتوں کا سابقہ اس مرکز علم، مرکز اخلاق، مرکز اصلاح و تربیت و مرکز انقلاب ''حقانیہ'' سے نہ ہوتا تو مجھے اندیشہ بلکہ اسباب کی حد تک یقین ہے کہ وہ صلاحیتیں (سب کی سب نہیں تو اکثر) مفید ہونے کے بجائے میرے اور دوسروں کے لئے مضر ثابت ہوتیں۔ آج تک میں نے کبھی

محسوس نہیں کیا اور نہ کسی نے مجھے آگاہ کیا کہ مجھ پر حقانیہ کا جو اثر ہوا وہ فی الجملہ میرے یا دوسروں کے لئے نامبارک ثابت ہوا۔ حقانیہ نے جتنا فائدہ مجھے پہنچایا، اس سے یقیناً بہت کم بلکہ کالعدم حد تک میں اسے پہنچا سکا۔ حقانیہ میں داخلہ کیا لیا کہ مجھے شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا دامن مل گیا جب تقرری ہوئی تو حضرت شیخ کا قرب، رفاقت، خدمت اور علمی وقلمی حوالے سے حقائق السنن کی ترتیب وتالیف کا میدان بھی مل گیا۔ شہید ناموسِ رسالت مولانا سمیع الحقؒ کی شفقتیں وعنایات اور ماہنامہ ''الحق'' کے لئے بطورِان کے نائب کے تمام تر ذمہ داریاں بھی مل گئیں۔

دفاع امام ابوحنیفہؒ یہیں لکھی معاصرین نے خنجر چلا دیئے……

دیکھا جو کھا کے تیر کمین گاہ کی طرف
اپنے ہی دوستوں سے ملاقات ہوگئی

''دارالعلوم دیوبند'' سے سند مل گئی

مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے فرمایا: کام کرو، آگے بڑھو، ان مراحل سے گزروگے تو کندن بن کر نکلوگے، اپنوں کے وار ہوتے رہے، مگر ماہنامہ ''دارالعلوم'' دیوبند نے تین صفحات پر مشتمل مفصل تبصرہ وتعارف شائع کردیا مجھے شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق شہیدؒ نے فرمایا: مبارک ہو، تجھے ''دارالعلوم دیوبند'' سے سند مل گئی ہے، ''اربابِ علم وکمال اور پیشہ رزقِ حلال''، ''امام اعظم ابوحنیفہؒ کے حیرت انگیز واقعات، علماءِ احنافؒ کے حیرت انگیز واقعات، ساعتے باولیاء، ماہنامہ ''الحق'' کا شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نمبر، شرح شمائل ترمذی، توضیح السنن اردو شرح آثارالسنن اور شرح صحیح مسلم۔

میری یہ ساری قلمی کاوشیں حقانیہ میں تکمیل پذیر ہوئیں یہیں متعارف ہوئیں، اب خدا کا شکر ہے، فارسی، پشتو اور انگلش میں طبع ہوکر پورے عالم میں نورِعلم پھیلا رہی ہیں۔ مجھے اپنی علمی، مطالعاتی اور عملی کمزوریوں کا علم ہے اور اعتراف بھی اور اس کے جواز میں کسی طرح بھی یہ تاویل یا بہانہ تراشتے ہوئے یہ کہنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہوں کہ دنیا میں ایسا کون ہے جس میں کمزوریاں نہیں ہوتیں لیکن یہ حقانیہ کی دی ہوئی نہیں ہیں میں طبعی اور فطری نہاد کے طور پر، اپنے گھر سے، خاندانی امتیازات واِختصاصات کے طور پر اپنے ساتھ لایا تھا۔ گاہے گاہے ایک خیال یہ بھی سامنے آجاتا ہے کہ شاید حقانیہ کی پیدا کی ہوئی مجھ میں کوئی کمزوری ہی نہیں ہے، اگر ہے تو اس کو بیان نہیں کرنا چاہتا۔ اس لئے کہ جب تک آدمی رُتبے اور منصب میں ایک بڑا مقام حاصل نہ کرلے، کمزوریوں کے اقرار کرنے

میں اس کا فائدہ ہے نہ دوسروں کا۔ پولیس کی دست اندازی اور معاصرین ومعترضین کی دست درازی کا ہمیشہ اندیشہ رہتا ہے۔

قومی ملکی رنگ وآہنگ سے استوار ادارہ

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ ، شہید ناموسِ رسالت مولانا سمیع الحقؒ نے جامعہ دارالعلوم حقانیہ کو محض ایک خالص مذہبی، ایک مسلکی اور ایک فرقہ پرست ادارہ نہیں بننے دیا، وہ روزِ اوّل ہی سے اسلامی اور علمی ادارہ قائم کرنے اور اس کے اپنے اہداف پر کام کرنے کی برابر کوشش کرتے رہے۔ وہ چاہتے تھے کہ ایسا علمی اور اسلامی ادارہ قائم ہو، جو قومی ملکی رنگ وآہنگ سے استوار وآراستہ ہو۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ نے وفاق المدارس العربیہ پاکستان کی تنظیم کے قیام کے وقت ان ہی مقاصد کو ملحوظِ نظر رکھا، انہوں نے وفاق المدارس کے لئے بھی قریب قریب یہی نقشہ تجویز کیا، سوا اس کے کہ وہ ہمیشہ حکومت کی امداد اور مداخلت سے حقانیہ اور وفاق المدارس کو آزاد رکھنے کے ہدف پر عمل پیرا رہے۔ اس اعتبار سے جامعہ حقانیہ کو امتیاز حاصل رہا اور تعلیمی تنظیم وتشکیل کے جو نئے اور قیمتی تجربات سامنے آئے وہ مسلّم ہیں۔

آزاد اسلامی یونیورسٹی

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ کا تعلیمی، علمی، تدریسی، تربیتی، تنظیمی، دیانت وامانت کا تصور بلَند و برگزیدہ تھا۔ اپنے اہداف واخلاص اور حقانیت کے پیش نظر ان کو یقین تھا کہ حقانیہ ایک روز جنوبی ایشیاء میں دارالعلوم دیوبند کے بعد دوسری آزاد اسلامی یونیورسٹی کے درجے تک پہنچے گا۔ اس لئے انہوں نے دینی تعلیم اور علومِ اسلامیہ کے اعلیٰ تصور کو کسی اور تصور، فرقہ واریت، سیاست اور کسی بھی غیرمعمولی تصور کا پابند نہیں کیا۔ خالص قرآن وسنت، سیرتِ نبوی، علومِ نبوت کا منہج اختیار فرمایا۔ مولانا عبدالحقؒ کے مواعظ، تربیتی بیانات، تدریسی مباحث کو ہر حقانی فاضل جانتا ہے کہ ان کو اسلام سے، خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اور ان کی تعلیمات سے کس درجہ شغف تھا۔ رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث، قرآنِ پاک کی تفاسیر، فقہ وافتاء کے مأخذ، رسولِ پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت وشخصیت کے حوالے سے نصابِ تعلیم کے درس وتدریس، خطبات وتقاریر اور حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس سے جس بے پایاں شیفتگی کا اظہار کرتے تھے، اس کا اندازہ ان لوگوں نے خوب خوب لگایا جنہیں ان کی خدمت رفاقت، صحبت اور شب وروز کی معیت حاصل رہی۔

شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ چاہتے تھے کہ حقانیہ کے طلباء قرآن وسنت کے بہترین شارح، اسلامی تاریخ کی بہترین روایات اور علمی واسلامی زندگی کی اعلیٰ قدروں کی پیروی کریں، علمی و دینی اور اسلامی علوم وفنون کے شناور ہوں اور دنیا بھر میں باعزت زندگی بسر کرنے اور مل جل کر رہنے کے طور وطریق اپنائیں، اعلیٰ ظرفی اور بلند اخلاقی سے انسانیت کو متاثر کریں۔

ان مقاصد کے حصول کے لئے وہ مغربی آقایانِ ولی نعمت کے پجاریوں سے لڑتے تھے۔ متعصب اور حاسدین کم علم مولویوں سے زیغ وضلال کے فتوے پاتے، صحافیوں کالم نویسوں، ادیبوں اور شعراء سے طرح طرح کی پھبتیاں سنتے، دینی دعوت، فروغِ علم اور ترویج اسلام کے لئے سب سے گڑاگڑاتے تھے۔ دن کو دین پر چلنے کے لئے مخلوق کی منت کرتے تھے، رات کو دین پر چلانے کے لئے خالق کی سماجت کرتے تھے۔ حقانیہ کے قیام، بقا اور استحکام کے لئے اپنی ہر پونجی لگا رہے تھے، خواہ وہ معاش وملکیت کی ہو، خواہ وہ عزت و ناموس کی ہو، خواہ وہ تفکر و تدبیر کی ہو، خواہ راحت و عافیت کی ہو، خواہ ذہن وضمیر کی ہو، کوئی کچھ نہ کرتا تو وہ خود سب کچھ کرنے لگ جاتے، خواہ وہ اعلیٰ درجے کا کام ہوتا، خواہ معمولی درجے کا، عقل کی روشنی میں کرنا پڑتا، خواہ جذبات کے سیل بے اماں میں، وہ سب کچھ کرتے علی الاعلان کرتے اور دیوانہ وار کرتے، میں نے انہیں بارہا دیکھا کہ وہ رات کو ننگے پاؤں آکر مہمانوں کے لئے واش روم کے ساتھ اِستنجاء کی غرض سے مٹی کے ڈھیلے رکھتے۔

محدثِ جلیل مولانا عبدالحقؒ ایک عہد

اپنے بے نظیر کارناموں کی وجہ سے محدثِ جلیل مولانا عبدالحقؒ ایک فرد یا ادارے کی نہیں بلکہ ایک عہد کی حیثیت رکھتے تھے۔ برصغیر کے مسلمانوں میں شاید اتنی جید اور جامع حیثیات شخصیت پچھلی طویل مدت میں نظر نہ آئے۔ گزشتہ مسلسل مضامین میں حقانیہ اور شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور شہید ختم نبوت مولانا سمیع الحقؒ سے متعلق جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے ممکن ہے بعض احباب، نو وارد فضلاء، اعزہ واقرباء، بزرگوں اور اپنے قارئین کو بے ضرورت یا بے محل معلوم ہوں مگر ان باتوں کا تذکرہ اس لئے بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ حقانیہ اور اس کے بانی اور مہتممین سے متعلق میرے یہ خیالات وتاثرات اور مشاہدات وہ ہیں جن کا میری زندگی اور اس کے مختلف پہلوؤں پر بہت گہرا اور بہت اچھا اثر پڑا ہے۔ میرے ان اعترافات اور مشاہدات کا کم از کم یہ فائدہ تو ہوگا کہ حقانیہ یا میرے یا دونوں کے بارے میں صحیح رائے قائم کرنے کا قارئین کو آسانی سے موقع مل جائے گا۔

مفتی محمد راشد ڈسکوی*

ماہ ربیع الاول کے فضائل واحکام اور رسومات وبدعات

ربیع الاول کے معنی

ربیع کے معنی ''بہار'' اور اول کے معنی ''ابتداء اور پہلا'' ہیں یعنی: موسم بہار کی ابتداء، یا موسم بہار کے شروع کا زمانہ جس میں کلیاں اور پھول کھلتے ہیں اور موسم بہار کا آخری زمانہ جس میں پھل پک جاتے ہیں، اسے ''ربیع الآخر'' یا ''ربیع الثانی'' کہتے ہیں۔ ربیع الاول اسلامی سال کا تیسرا مہینہ ہے۔

ماہِ ربیع الاول میں نبی کی ولادت اور وفات

قولِ مشہور کے مطابق ماہ ربیع الاول میں ہمارے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت بھی ہوئی اور وفات بھی۔ سب کا اس بات پر اتفاق ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت عام الفیل میں ہوئی اور ولادت اور وفات دونوں کا دن پیر کا تھا، البتہ! مہینے کے بارے میں ربیع الاول کے ساتھ ساتھ ماہِ رمضان المبارک کا بھی قول ہے، اور ولادت ووفات؛ دونوں کس تاریخ میں ہوئیں، اِس میں اختلاف ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت

تاریخ ولادت کے بارے میں دو، آٹھ، دس، اور بارہ تاریخ کے اقوال اکثر ائمہ نے ذکر کیے ہیں۔ (تہذیب الأسماء واللغات) اس کے علاوہ یکم، سترہ، اٹھارہ، بائیس کے اقوال بھی ملتے ہیں۔ فلکی حسابات وغیرہ کے ذریعے یہ بات تو کنفرم ہے کہ قطعی طور پر بارہ ربیع الاول کو تاریخ ولادت قرار دینا درست نہیں ہے، اکثر حضرات نے آٹھ ربیع الاول کو ترجیح دی ہے۔ قطعی اور صحیح علم تو اللہ کو ہی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ وفات

وفات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ بات تو متفقہ ہے کہ پیر کے دن اور ربیع الاول کو ہوئی، لیکن اس کی تاریخ میں بھی اختلاف ہے، اس بارے میں دو، بارہ، تیرہ، چودہ اور پندرہ ربیع الاول کا قول زیادہ ملتا ہے اور مشہور قول بارہ ربیع الاول کا ہے، حافظ ابن کثیرؒ نے حضرت جابر اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہم سے نقل کیا ہے:

---

* دار الافتاء جامع مسجد اشتیاق، ڈسکہ، سیالکوٹ

وُلِدَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم عَامَ الْفِيُلِ يَوُمَ الْإِثْنَيْنِ الثَّانِيُ عَشَرَ مِنْ شَهُرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ وَفِيهِ بُعِثُ وَفِيهِ عُرِجَ بِهِ إِلَى السَّمَآءِ وَفِيهِ هَاجَرَ وَفِيهِ مَاتَ(البداية والنهاية: ۳/۳۷۵)

اگرچہ ابن کثیرؒ نے اس کی سند کو منقطع کہا ہے مگر اس کے الفاظ "وَفِيهِ هَاجَرَ وَفِيهِ مَاتَ" کو دیکھتے ہوئے جمہور سیرت نگاروں نے بارہ ربیع الاول ہی کو یوم وفات مانا ہے۔ (تاریخ امتِ مسلمہ: ۱/۳۹۱) بہت سارے حضرات نے دو ربیع الاول کے قول کو بھی ترجیح دی ہے۔

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت اور تاریخ وفات میں یہ اختلاف کیوں؟

دراصل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تاریخ ولادت یا تاریخ وفات کے ساتھ متعین طور پر امت کے لئے کوئی خاص غمی یا خوشی کا حکم وابستہ نہیں تھا، اس لئے ان تاریخوں کی حفاظت کیلئے تکوینی طور پر ہی اللہ تعالیٰ کی جانب سے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کروایا گیا، چنانچہ اگر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد یا آپ کے دور میں ہی ان تاریخوں میں جشن ولادت رسول وغیرہ کا کوئی اہتمام یا رواج ہوتا تو یقیناً تاریخوں کا یہ اختلاف نہ ہوتا۔ باوجودیکہ وحی کے ذریعے من جانب اللہ بھی اور منجانب نبی بھی تاریخ ولادت کو بتا دینا ممکن تھا، لیکن ایسا نہیں ہوا، اور یہ بات بھی ممکن نہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہو لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کو یاد نہ رہا ہو۔

ماہ ربیع الاول کی فضیلت

ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وجہ سے یہ مہینہ یقیناً معظم ومحترم اور شرافت، برکت وفضیلت والا ہے۔ شاعر نے کیا خوب کہا ہے:

ربيعٌ في ربيعٍ في ربيعٍ ونورٌ فوقَ نورٍ فوقَ نورٍ

ایک بہار میں دوسری بہار اور دوسری میں تیسری بہار جمع ہے، اور نور کے اوپر نور اور اس کے اوپر پھر نور ہے۔ اس شعر میں پہلے ربیع سے مراد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہیں، دوسرے سے مراد موسم بہار ہے اور تیسرے سے مراد ماہِ ربیع الاول ہے یعنی ولادت نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی موسم بہار کی طرح ہے، زمانہ بھی حقیقت میں بہار کا تھا اور ربیع الاول کا مہینہ تھا، اس طرح تین ربیعیں یعنی: تین بہاریں جمع ہوگئی تھیں۔ بہرحال اس مہینے کے فضیلت والے ہونے کے باوجود اس مہینے میں کسی مخصوص عمل کو متعین نہیں کیا گیا۔

ماہ ربیع الاول کی فضیلت حاصل کرنے کا طریقہ

اب اس مہینے کی فضیلت وشرف حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ خصوصیت سے اس مہینے میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر چلنے کا ارادہ کیا جائے، گناہوں کو ترک کیا جائے، نہ یہ کہ اس ماہ پہلے سے بھی زیادہ گناہوں کے اندر ابتلاء ہو جائے، جیسا کہ ماہ ربیع الاول بالخصوص ۱۲؍ربیع الاول کو مشاہدہ ہوتا ہے۔

ماہ ربیع الاول کی رسومات وخرافات

☆ ۱۲؍ربیع الاول کو اجتماعی قرآن خوانی کی مجالس کا اہتمام کرنا کئی مفاسد پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ناجائز ہے۔ مثلاً:

۱: ایصال ثواب کے لئے قرآن پڑھنے کے لئے ایک جگہ اکٹھے اور جمع ہونا ضروری نہیں لیکن اس موقع پر اس اجتماع کو ضروری خیال کیا جاتا ہے اور باقاعدہ اس مقصد کے لئے جمع کیا جاتا ہے۔

۲: قرآن مجید پڑھ کر یا کسی بھی نیک عمل کے ذریعے ایصال ثواب کے لیے اپنی طرف سے کسی خاص دن یا تاریخ کو متعین کر لینا درست نہیں ہے، جبکہ یہاں ایسا ہی کیا جاتا ہے۔

۳: ایصال ثواب کے لئے پڑھا جانے والا قرآن اخلاص سے پڑھنا ضروری ہے، جبکہ یہاں اس قرآن خوانی کے بعد کچھ نہ کچھ کھلانا پلانا ضروری سمجھا جاتا ہے۔

☆ بارہ ربیع الاول کو کھانا کھلانا اور سبیلیں لگانا۔

☆ ربیع الاول میں قبرستان جانا، قبروں پر لیپ کرنا، چادریں وغیرہ چڑھانا۔

☆ بارہ ربیع الاول کا روزہ مسنون یا مستحب نہیں ہے، (البتہ پیر کا روزہ ثابت ہے لیکن اس کا بارہ ربیع الاول سے کوئی تعلق نہیں ہے)

☆ بارہ ربیع الاول کو کاروبار کرنا حرام نہیں ہے۔

☆ عیسائیوں کے کرسمس کے مشابہ اس دن کے جشن کا اہتمام ہوتا ہے۔

☆ کیک کاٹا جاتا ہے۔ ☆ نماز عید میلاد النبی ادا کی جاتی ہے۔

☆ پوری پوری رات گاڑی پر بڑے بڑے اسپیکرز لگا کر مختلف پروگرام میوزک اور بلا میوزک پیش کیے جاتے ہیں۔ ☆ میوزک وموسیقی کا استعمال ہوتا ہے۔

☆ روافض کے طرز پر اب بیت اللہ اور روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شبیہ بنائی جاتی ہے۔

☆ نو جوان لڑکے ولڑکیاں بے پردہ نئے خوبصورت لیکن خلاف شرع لباس پہن کر نکلتے ہیں۔

☆ جلوس والی جگہ پر مرد وزن کا اختلاط ہوتا ہے۔

☆ بارہ ربیع الاول کو عید کا دن قرار دینا، جبکہ دونوں قسم کی عیدین میں فرق ہے، مثلا: عید کے دن کی مشروعیت ہم مسلمانوں کے ہاں دین وشرع شریف سے ثابت ہے، ''...... قد أبدلكم بهما خيرا منهما؛ يوم الأضحىٰ ويوم الفطر''، عیدین میں روزہ رکھنا ناجائز ہے، عید میلاد النبی میں روزے کی ممانعت نہیں ہے۔ عیدین میں نماز عید مشروع ہے، جب کہ عید میلاد النبی میں نماز عید خود ساختہ ہے۔ عیدین میں شرعا کئی مسنون اعمال ثابت ہیں، جبکہ عید میلاد النبی میں ایسے کوئی اعمال شریعت میں نہیں ملتے۔ الغرض اس دن کو عید قرار دینا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مقابلے میں ایک نیا حکم لانے کے مترادف ہے۔ پھر یہ مہینہ محض ولادت کا نہیں ہے، بلکہ وفات کا بھی ہے تو پھر اس مہینے میں جشن کا کیا مقام؟؟!! یعنی: ہر سال عید میلاد النبی کے نام سے جشن منانا اور اس مہینے میں ہی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کو نظر انداز کر دینا یقیناً عقلمندی نہیں کہلائے گا۔

☆ رنگین روشنیوں سے گلی محلوں کو دلہن کی طرح سجایا جاتا ہے، اس کی قباحتیں درج ذیل ہیں:

(۱) بعض جگہ اس کے لیے چوری کی بجلی استعمال کی جاتی ہے، ایسا شخص پوری قوم کا مجرم ہے۔

(۲) بعض جگہ اس کے چندہ کیا جاتا ہے۔

(۳) اِسراف وتبذیر کا گناہ لازم آتا ہے۔ (۴) اور یہ سب کچھ دین اور ثواب کے نام ہوتا ہے۔

☆ بے ریش بچوں اور بچیوں کا نعتیں پڑھنا، اس میں بھی کئی مفاسد ہیں۔ البتہ! اگر درج ذیل باتوں کا لحاظ رکھتے ہوئے نعتیں پڑھی جائیں تو بلاشبہ کوئی حرج کی بات نہیں ہیں:

(۱) نعتوں کے مضامین صحیح ہوں۔ (۲) پڑھنے والے اَمرد یعنی: بے ریش اور قریب البلوغ یا بالغہ بچیاں نہ ہوں۔ (۳) میوزک کے بغیر ہوں۔ (۴) گانوں کی طرز پر نہ ہوں۔ (۵) نام ونمود اور ریا کاری یا کسی غرض فاسد سے نہ پڑھی جائیں۔ (٦) اس کے مضامین میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف کرتے ہوئے غلو نہ کیا گیا ہو، مثلا:

''اللہ کے قبضے میں وحدت کے سوا کیا ہے؟ جو کچھ ہمیں لینا ہے، لے لیں گے محمدؐ سے
مختارِ کل ہو، مالک روز جزا ہو تم رحمت کا ہے مقام کہ خاصِ خدا ہو تم''

جناب محمد اویس سنبھلی

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلیؒ

مختصر سوانحی خاکہ

(۲)

شخصیت سازی میں اہم کردار

کسی بھی انسان کی تعمیر اور تعلیم و تربیت کے مختلف پہلو ہوتے ہیں، مثال کے طور پر والدین، گھر کا ماحول، آس پاس کا ماحول، مدرسہ یا سکول، کالج کا کردار وغیرہ لیکن ان سب میں گھر کا ماحول شخصیت کی تعمیر میں مؤثر کردار ادا کرتا ہے، آس پاس کا ماحول بھی شخصیت سازی میں اہم کردار ادا کرتا ہے، مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کے آس پاس کا ماحول بھی تعلیم و تربیت کے لحاظ سے بہت موزوں تھا جس زمانے میں بریلی میں قیام تھا تو ملک کے ممتاز علماء میں جو بھی بریلی آتا تھا وہ ''مدرسہ اشاعت العلوم'' یا مولانا نعمانیؒ کا مہمان ہوتا تھا۔ چھوٹا گھر اور ڈھائی کمروں کا دفتر جن میں کاروباری سلسلہ بھی تھا، دفتر کے کارکن بھی تھے اور مہمان خانہ بھی، دوسری جنگ عظیم اور ملک کی تقسیم کی تحریک سے متعلق بہت بڑے بڑے لوگوں کی بڑی بڑی باتیں کانوں میں پڑتی تھیں، عملی زندگی میں قدم رکھنے کے بعد یہی باتیں مولاناؒ کی زندگی کا قیمتی سرمایہ تھیں، بریلی کے جس گھر میں عبدالقیوم مولاناؒ رہتے تھے، وہاں سو فی صد مسلم لیگ کے حامی رہا کرتے تھے، مولانا کے والد ماجد تقسیم کے خلاف تھے۔ قدرتی طور پر ہر وقت یہی موضوع شخصیات کے درمیان گفتگو کا ہوتا تھا۔ اسی ماحول کے زیر اثر مولانا کی شخصیت پروان چڑھ رہی تھی کہ دارالعلوم دیوبند میں داخلہ کرا دیا گیا۔

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کی بلند شخصیت کی علمی، ادبی ساخت و پرداخت میں دارالعلوم دیوبند اور وہاں کے اساتذہ کا کردار یقیناً بہت اہم ہے۔ وہ جب دارالعلوم دیوبند میں تعلیم کے لیے حاضر ہوئے، اس وقت وہاں شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ جیسا فاضل یگانہ اپنے علم کے جوہر لٹا رہا تھا۔ حضرت مدنیؒ اپنے عہد کے عظیم ترین علماء میں سے ایک تھے، صوفی با صفا تھے، شیخ و مرشد کامل تھے اور میدان کارزار میں 'رسمِ شبیری' ادا کرنے والے مجاہد بھی۔ دارالعلوم کی فضا پر ان کے انفاسِ قدسیہ اور ان کی جدوجہد بھری زندگی کا رنگ غالب تھا، جس سے ہر طالب علم بقدر ظرف

فیضیاب ہوسکتا تھا۔ مولانا سنبھلی نے اپنے مقالات کا مجموعہ 'مجھے ہے حکم اذاں' کا انتساب دارالعلوم دیوبند کے نام کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ''مادرعلمی دارالعلوم دیوبند کے نام کہ مجھے اگر دوحرف آئے تو اصلاً یہ اسی کا فیض دامن ہے ع گر قبول افتد زہے عز وشرف''

آغازِ تعلیم

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کی ابتدائی تعلیم کا آغاز سنبھل سے ہوا لیکن چونکہ ان کے والد ماجد مولانا محمد منظور نعمانیؒ ۱۹۳۴ء میں ''الفرقان'' کی اشاعت کے سلسلہ میں بریلی منتقل ہوگئے تھے لہٰذا مولانا نعمانی کے بریلی منتقل ہونے کے ساتھ ساتھ مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی اور ان کے چھوٹے بھائی حفیظ الرحمٰن (حفیظ نعمانی) بھی اپنے والد کے ہمراہ بریلی چلے گئے، وہاں مدرسہ مصباح العلوم میں انھیں داخل کرایا گیا۔

مصباح العلوم انتہائی اہمیت کا حامل اور تاریخی نوعیت کا ادارہ تھا۔ اس کی ایک خاصیت یہ بھی تھی شہر بریلی کے دیوبندی اداروں میں سب سے قدیم مدرسہ تھا۔ یہ مدرسہ حافظ جعفر خاں صاحب نے ۱۲۸۹ھ مطابق ۱۸۷۲ء میں حضرت مولانا محمد یعقوب نانوتویؒ کی تحریک سے قائم کیا۔ پہلے اس مدرسہ کا نام ''مصباح التہذیب'' تھا جو تاریخی نام ہے، بعد میں حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ کے مشورہ پر اس کا نام بدل کر مصباح العلوم کردیا گیا، مدرسہ کے اولین سرپرست حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ رہے، حضرت گنگوہیؒ نے صدرالمدرسین کے طور پر مولانا خلیل احمد سہارنپوریؒ کو یہاں بھیجا، مولانا خلیل احمد صاحب کے زمانۂ قیام تک یہ مدرسہ حافظ جعفر خاں صاحب کی کوٹھی میں رہا، اس کے بعد مداری دروازہ کی مسجد میں جاری رہا۔ حضرت مولانا عبدالقادر رائے پوریؒ نے بھی یہاں تعلیم حاصل کی (حضرت رائپوری کا بریلی کا زمانۂ قیام ۱۳۱۹ھ مطابق ۱۹۰۱ء ہے) مدرسہ مصباح العلوم کے ارکان شوریٰ میں سرفہرست حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ رہے، دوسرے نمبر پر حضرت مولانا حبیب الرحمٰن عثمانی اور تیسرے نمبر پر حضرت مولانا انورشاہ کشمیریؒ، شوریٰ کے بقیہ اراکین مقامی ہوا کرتے تھے۔ یہ ادارہ دارالعلوم دیوبند کے اکابر کے مشورہ پر ہی چلتا تھا اور امتحانات کے پرچے بھی وہیں سے تیار ہوکر آتے تھے، دسمبر ۱۹۳۲ء میں مولانا منظور نعمانیؒ کے استاد حضرت مولانا کریم بخش سنبھلیؒ کے فرزند اکبر مولانا عبدالحق سنبھلی مصباح العلوم میں صدرالمدرسین کی حیثیت سے تشریف لائے، کچھ ماہ بعد وہ مدرسہ کے مہتمم بھی بنادیے گئے، تعلیمی سال کے اختتام پر مدرسہ کا سالانہ اجلاس منعقد ہوا تو مولانا عبدالحق سنبھلی نے مولانا نعمانی کو اس جلسہ میں خطاب کے لیے دعوت دی، یہی

اجلاس مولانا کے بریلی منتقل ہونے کا سبب بنا۔ ۱۹۳۴ء میں مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کا داخلہ مدرسہ مصباح العلوم میں ہوا، سوئے اتفاق کہ اس کے کچھ ہی عرصہ بعد مدرسہ کے مہتمم اور صدر المدرسین مولانا عبدالحق سنبھلی کا انتقال ہوگیا۔ مولانا منظور نعمانیؒ نے ان کے انتقال پر ''الفرقان'' میں ''ایک غمناک حادثہ'' کے عنوان سے نوٹ تحریر کیا تھا۔ قارئین کے لیے ہم اسے یہاں نقل کررہے ہیں:

''میں آج انتہائی رنج وغم کے ساتھ یہ خبر ''الفرقان'' میں درج کررہا ہوں کہ میرے روحانی مربی استادمحترم مولانا کریم بخش صاحب سنبھلی مدظلہٗ کے بڑے صاحبزادے جناب مولانا عبدالحق صاحب مہتمم مدرسہ مصباح العلوم بریلی نے تقریباً دس روز مرض احتباس البول میں مبتلا رہ کر بتاریخ ۱۱؍رمضان چہارشنبہ کے دن صبح صادق کے وقت اس عالم فانی سے رحلت فرمائی، اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اس حادثہ سے مولانا مرحوم کے متعلقین کو عموماً اوران کے والد ماجد مدظلہٗ کو خصوصاً غیر معمولی صدمہ ہوا، راقم الحروف پر بھی اس کا بہت زیادہ اثر ہوا کیونکہ بریلی میں مرحوم میرے سب سے زیادہ ہمدرد اور غمخوار تھے۔ اگرچہ قرابت تو صرف اتنی تھی کہ والدہ ماجدہ کے حقیقی خالہ زاد بھائی اور میرے خلیرے ماموں تھے لیکن حضرت مولانا کریم بخش صاحب مدظلہٗ کے روحانی تعلق کی وجہ سے اور بالخصوص بریلی کی رفاقت کے اثر سے یہ کیفیت تھی کہ دیکھنے والے ایسا سمجھتے تھے کہ شاید یہ حقیقی بھائی ہیں مگر افسوس مشیت نے بہت جلد ہی اس رفاقت کو ہمیشہ کے واسطے ختم کردیا مگر کسی کا کیا دخل ''قدرت کا ہرکام اچھا ہے اور بندہ کا کام صرف رضا وتسلیم ہے۔'' (ماہنامہ ''الفرقان'' بابت ماہ شعبان ۱۳۵۳ھ ص ۴۹)

مولانا عبدالحق صاحب کے انتقال کے بعد حضرت مولانا عبدالحفیظ بلیاوی صدرالمدرسین مقرر ہوئے، مولانا بلیاویؒ کی سرپرستی میں مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کی تعلیم وتربیت کا آغاز ہوا، مولانا عبدالحفیظ بلیاویؒ کے علاوہ مولانا جلیل احسن ندویؒ سے بھی کچھ کتابیں پڑھیں، حفیظ نعمانی مرحوم بھی ان دونوں اساتذہ کا ذکر اکثر شخصیت کی تعمیر کے باب میں نہ صرف کیا کرتے تھے بلکہ یہ بھی کہتے تھے کہ ان دونوں اساتذہ نے جو کتابیں ہمیں اور بھائی صاحب کو پڑھائیں، ان پر ہم دونوں بھائیوں کو عبور حاصل ہوگیا تھا۔

مدرسہ مصباح العلوم کا رقبہ کم وبیش پانچ سو گز تھا۔ یہ ادارہ ۱۹۴۷ء کے ہنگاموں تک بہت شان سے چلا... تحقیق کرنے پر معلوم ہوا کہ ۱۵؍برس قبل تک مدرسہ کے کچھ نشانات باقی تھے لیکن اب ساری زمین دکانوں میں تبدیل ہوچکی ہے۔ بس ایک چھوٹی سی مسجد ہے وہ بھی تنازع میں گھری رہتی ہے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ کسی زمانے میں بانی بریلویت کے والد مولانا نقی علی بھی مدرسہ مصباح العلوم کی

شوریٰ میں شامل تھے۔ بس اسی کو بنیاد بنا کر رضاخانیوں کے ایک گروہ نے اس پر دھاوا بول دیا اور اس مدرسہ کو جڑ سے ہی ختم کر دیا۔ ایک طویل مدت تک یہ جگہ متنازع بنی رہی اور پولیس کی ایک بٹالین ہر وقت یہاں نگرانی کرتی رہتی تھی لیکن کچھ عرصہ بعد ایڈمنسٹریشن نے اس جگہ پر دوکانیں قائم کرادیں جب کہ آج بھی وقف بورڈ میں یہ جگہ مدرسہ مصباح العلوم کے نام پر درج ہے۔ دس برس مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی بریلی میں ہی مقیم رہے۔

اعلیٰ تعلیم کے لئے دارالعلوم دیوبند میں داخلہ

مصباح العلوم کے بعد ۱۱/ ذی قعدہ ۱۳۶۳ھ مطابق ۱۹۴۴ء میں دارالعلوم دیوبند میں داخل ہوئے۔ اور چار سال تک یہیں تعلیم حاصل کی، شعبان ۱۳۶۷ھ مطابق جون ۱۹۴۸ء کو دارالعلوم سے دورہ حدیث شریف سے فراغت ہوئی۔ دورہ حدیث کے آخری تعلیمی سال میں کم وبیش دو ماہ مدرسہ شاہی مرادآباد میں حضرت مولانا فخرالدین صاحب کے حلقہ درس میں شامل رہے، دراصل دارالعلوم دیوبند میں مولاناؒ کا آخری تعلیمی سال ہنگاموں بھرا تھا، اس واقعہ کی کچھ روداد خود مولاناؒ نے اپنی کتاب ''راستے کی تلاش'' میں لکھی ہے:

> ''۱۹۴۷ء کے جن دنوں میں مغربی یوپی سے مغربی پاکستان کے دور دراز خطوں تک ہنگامۂ کشت وخون برپا تھا، یہی دن عربی مدرسوں میں تعلیمی سال کے آغاز کے تھے۔ راقم السطور کا یہ سال حدیث کی تعلیم یعنی فراغت حاصل کرنے کا سال تھا۔ لکھنؤ سے دیوبند جانا تھا جہاں تین سال پہلے سے تعلیمی سلسلہ تھا مگر راستے مسدود۔ والد ماجد کی رائے سے اُس وقت تک کے لئے جب تک کہ دیوبند کا راستہ قابل سفر ہو، مرادآباد میں اپنے تایا جناب مولوی محمد حسن بدرؔ سنبھلی کے یہاں قیام کر کے حضرت مولانا فخرالدین صاحب کے حلقۂ درس میں شرکت کا فیصلہ کیا گیا اور اس طرح کوئی دو مہینے اس شاہی مسجد کی درس گاہ میں آپ سے استفادے اور تلمذ کا شرف حاصل ہوا اور غالباً یہیں آپ کو پہلی بار دیکھنے کا بھی اتفاق تھا۔'' (''راستے کی تلاش'' از عتیق الرحمٰن سنبھلی، ص ۱۸۸)

یہاں یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ دارالعلوم دیوبند کے پہلے اور دوسرے تعلیمی سال تک مولانا منظور نعمانیؒ بریلی میں قیام پذیر تھے لیکن ۱۹۴۶ء میں بریلی سے لکھنؤ منتقل ہوگئے۔ یہی سبب ہے کہ مذکورہ بالا اقتباس میں لکھنؤ سے دیوبند کے سفر کا ذکر کیا گیا ہے۔

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کے دارالعلوم دیوبند میں دورۂ حدیث شریف کے امتحان سالانہ میں

حاصل کردہ نمبرات اور اساتذۂ کرام کے اسمائے گرامی مندرجہ ذیل ہیں:

نمبر شمار	کتب امتحان	نمبر حاصل کردہ	اسمائے گرامی اساتذہ کرام
۱	مسلم شریف	۴۸	حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاوی صاحبؒ
۲	ابوداؤد شریف	۵۰	حضرت مولانا محمد اعزاز علی امروہوی صاحبؒ
۳	بخاری شریف	۵۰	حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ
۴	نسائی شریف	۴۵	حضرت مولانا سید فخر الحسن صاحبؒ
۵	ابن ماجہ شریف	۵۰	حضرت مولانا قاری محمد طیب صاحبؒ
۶	ترمذی شریف	۵۰	حضرت مولانا سید حسین احمد مدنی صاحبؒ
۷	طحاوی شریف	۴۶	حضرت مولانا محمد ابراہیم بلیاوی صاحبؒ
۸	شمائل ترمذی	۵۱	حضرت مولانا محمد اعزاز علی امروہوی صاحبؒ
۹	موطا امام محمد	۵۰	حضرت مولانا عبدالحق صاحب نافع صاحبؒ
۱۰	موطا امام مالک	۵۱	حضرت مولانا سید فخر الحسن صاحبؒ

تعلیمی ریکارڈ سے معلوم ہوتا ہے کہ مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی دارالعلوم کے ممتاز طلبہ میں شمار ہوتے تھے، اکثر کتابوں میں امتیازی نمبر حاصل کیے، دو کتابوں میں انعامی نمبروں سے بھی نوازا گیا، بر سبیل تذکرہ تحریر ہے کہ مولاناؒ سنبھلی کے والد ماجد مولانا منظور نعمانیؒ کو بھی دورۂ حدیث کی چار کتابوں میں انعامی نمبروں سے نوازا گیا تھا اور مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کو دورۂ حدیث کی دو کتابوں میں انعامی نمبروں سے سرفراز کیا گیا، اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دارالعلوم دیوبند کی تعلیمی ثقافت کا ایک اہم حصہ ہے کہ طلبہ کو ان کی عمدہ کارکردگی کے لیے ۵۰ میں سے ۵۰ نمبر دینے کے بجائے ایک یا دو اضافی نمبر دیئے جاتے ہیں۔

دارالعلوم دیوبند کے درسی ساتھی

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلیؒ کے ہم درس رفقاء کی فہرست بہت طویل ہے جن کی تفصیلات حاصل کر پانا بہت مشکل تھا، البتہ دورۂ حدیث کے چندوہ ساتھی، جنہوں نے مولاناؒ سنبھلی کے ساتھ شعبان ۱۳۶۷ھ مطابق جون ۱۹۴۸ء میں دارالعلوم دیوبند سے سند فضیلت حاصل کی، ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں:

نمبر شمار	نام	ولدیت	ساکن
۱	مولانا محمد گل کابلی	عبداللہ جانی صاحب	افغانستان
۲	مولانا محمد سالم قاسمی	حضرت مولانا قاری طیب صاحب قاسمیؒ	دیوبند
۳	مولانا محمد حسین کرلائی	منشی محمد ننھا میاں صاحب	کرلا
۴	مولانا محمد مصطفیٰ نواکھالی	مولانا محمد اسماعیل صاحب	نواکھالی
۵	مولانا مطیع الرحمٰن نواکھالی	عبدالسبحان صاحب	نواکھالی
۶	مولانا محمد اکرم فرغانی	محمد عطاء صاحب	ترکستان
۷	مولانا محمد الیاس لکھنوی	عبدالجبار صاحب	لکھنؤ
۸	مولانا محمد اسمٰعیل چاٹگامی	مخلص الرحمٰن صاحب	چاٹگام
۹	مولانا محمد مطلع الانوار پشاوری	مولانا عبدالواحد صاحب	پشاور، پاکستان
۱۰	مولانا سید اسعد مدنی	حضرت مولانا حسین احمد مدنی صاحب	دیوبند
۱۱	مولانا محمد حسن قلدتی	میر آدم صاحب	قندھار
۱۲	مولانا محمد یٰسین مرادآبادی	حافظ عبدالصمد صاحب	سنبھل
۱۳	مولانا محمد تمیم مدراسی	مولانا رحمت اللہ صاحب	مدراس
۱۴	مولانا محمد ایوب چاٹگامی	تجو میاں صاحب	چاٹگام
۱۵	مولانا محمد اسمٰعیل چاٹگامی	باسا میاں صاحب	چاٹگام
۱۶	مولانا محمد بغداد	حکیم شاہ صاحب	وزیرستان
۱۷	مولانا محمد اعظم میرٹھی	احمد سعید صاحب	میرٹھ
۱۸	مولانا محمد قاسم افریقی	طیب صاحب	افریقہ
۱۹	مولانا محمد فیاض ہردوئی	محمد عبداللہ صاحب	ہردوئی
۲۰	مولانا محمد عثمان	محمد جمال احمد صاحب	حیدرآباد
۲۱	مولانا محمد حنیف بستوی	احسان اللہ صاحب	کوہاٹ (پاکستان)
۲۲	مولانا محمد موسیٰ خاں کوہاٹی	دلاسہ خاں صاحب	کوہاٹ (پاکستان)

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں اس بات کا ذکر بھی کردیا جائے کہ دارالعلوم سے فراغت کے فوراً بعد ۱۹۴۹ء میں مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کا نکاح ان کے حقیقی چچا مولانا حکیم محمد احسن قاسمیؒ کی سب سے بڑی صاحب زادی سے ہوا، ان کا نام شمیم فاطمہ تھا، یہ تقریباً ۷۰؍برس تک مولانا کی رفیقہ حیات رہی، ۲۰۰۵ء میں وہ برطانیہ کی سکونت چھوڑ کر ہندوستان واپس آگئیں تھی، دراصل ان کی خواہش تھی کہ جب ان کا آخری وقت آئے تو وہ اپنے گھروالوں کے درمیان میں ہوں، ۷؍جون ۲۰۲۰ء اتوار کے دن انتقال ہوا جس وقت مرحومہ کا انتقال ہوا، وہ دہلی میں اپنے بڑے بیٹے جناب

عبیدالرحمٰن سنبھلی کے ساتھ تھیں، ان کا جسد خاکی دہلی سے سنبھل لایا گیا، ان کی وصیت کے مطابق راقم کی والدہ ماجدہ نے غسل دیا اور آبائی قبرستان میں اپنے والد ماجد اور دو بھائیوں (محمد راشد اور حبیب الرحمٰن نعمانی) کے قریب تدفین ہوئی۔ راقم الحروف نے ان کے انتقال پر ایک مختصر مضمون قلم بند کیا تھا، اس کا ایک اقتباس پیش خدمت ہے:

''...مامی صاحبہ ہمارے چھوٹے نانا جان حکیم محمد احسن سنبھلیؒ کی سب سے بڑی بیٹی تھیں، اپنے والد کی طرح خوبصورت اور سیرت بھی اللہ تعالیٰ کی طرف سے انہیں بالکل ویسی ہی ملی تھی، مامی صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے بے شمار خوبیوں سے نوازا تھا۔ صوم و صلاۃ کی پابندی کے بارے میں کیا بتایا جائے......ان کا زیادہ وقت مصلے پر گزرتا تھا۔ قرآن مجید کی تلاوت، پنج سورہ، مناجات مقبول کی پابندی، راقم نے گذشتہ ۱۶؍؍برس میں بارہا دیکھی اور سنی، عصر سے مغرب تک وہ مصلے پر بیٹھی رہتی اور پورے خاندان کے افراد کے لیے نام لے لے کر دعاؤں کا اہتمام کرتیں، خاندان میں اگر کسی کی پریشانی کے بارے سن لیتیں تو نہ صرف اس کے لئے کثرت سے دعائیں کرتیں بلکہ دامے درمے قدمے سخنے یعنی ہر قسم کی مدد کرنے کو تیار رہتیں۔''

راہ سلوک کی ابتدا

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے کچھ عرصہ بعد والد ماجد (مولانا محمد منظور نعمانیؒ) کے حکم پر مولانا عتیق الرحمٰن صاحب نے خانقاہ رائپور حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کی خدمت میں حاضری دی اور باطن کی اصلاح کے لیے حضرت رائپوری کے دست حق پرست پر اپنا ہاتھ دے دیا۔ ۱۳؍اگست ۱۹۶۲ء میں حضرت رائپوری کی وفات کے بعد حضرت شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریاؒ کے حق پرست پر اس سلسلہ کو قائم فرمایا۔ مولانا سنبھلی ان بزرگان دین کی تربیت میں داخل ہوکر باطنی اعتبار سے خوب مستفید ہوئے۔

ندوۃ العلماء میں تدریس اور ماہنامہ الفرقان سے وابستگی

دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے آئندہ برس ہی حضرت مولانا علی میاں ندویؒ کی تجویز پر مولاناؒ سنبھلی نے ایک سال دارالعلوم ندوۃ العلماء میں اعزازی طور پر مشکوٰۃ شریف کا درس دیا اور اس کیساتھ ماہنامہ ''الفرقان'' کی بھی کچھ ذمہ داریاں ان کے سپرد کردی گئی تھیں۔ تعلیم سے فراغت کے بعد کے کچھ حالات وواقعات کو اپنے ایک مضمون میں انھوں نے لکھا ہے، جو ''راستے کی تلاش'' میں شامل ہے۔ :

''۴۷-۴۸ء راقم السطور کی تعلیم کا آخری سال ہے۔ جون ۴۸ء (شعبان ۱۳۶۷ھ) میں یہ سال پورا کر کے دیو بند سے لکھنؤ آنا ہوا، جہاں والد ماجد کا قیام تھا۔ دیو بند کا آخری سال تعلیمی محنت ومشغولیت کے اعتبار سے بہت بھاری ہوتا ہے۔ اپنی صحت جو شروع ہی سے کمزور رہی تھی، اس بوجھ کے نیچے دبی تو سال چھ مہینے کسی کام کے قابل ہونے میں لگ گئے۔ اس کے بعد کچھ وقت کچھ ضروری مطالعہ میں گزرا۔ ۴۹-۵۰ء کے تعلیمی سال میں دارالعلوم ندوۃ العلماء کے اندر مشکوٰۃ شریف کے درس کی ذمہ داری (اعزازی طور پر) لے لی۔ اس کے ساتھ ''الفرقان'' جو اپنے گھر کا ماہنامہ تھا، اس کے لیے کچھ لکھنے لکھانے کا بھی سلسلہ شروع ہوا مگر اس ایک سال میں اندازہ ہوگیا کہ اپنی مزاجی ساخت کی بنا پر یہ دونوں کام ایک وقت کما حقہ نہیں ہوسکتے۔ والد ماجد کی ترجیح ''الفرقان'' کیلئے اپنے آپ کو فارغ کر لینے کی ہوئی اور پھر ۱۹۵۳ء سے ''الفرقان'' کی اوّل سے آخر تک ہر طرح کی ذمہ داری ہی اپنے اُوپر آ گئی۔''

ماہنامہ ''الفرقان'' دیکھنے میں ایک ماہنامہ تھا، لیکن سچ یہ ہے کہ وہ آزادی سے پہلے اور بعد کے ہندوستان میں مسلمانانِ ہند کے لیے ایک راہنما وحدی خواں تھا، جو حالات کی سمجھ بھی پیدا کرتا تھا، زمانہ کی رفتار سے بھی آگاہ کرتا تھا۔ سخت حالات میں حوصلہ دیتا تھا، اور لائحہ عمل کی رہنمائی بھی کرتا تھا، مولانا نے اس کی ذمہ داری سنبھالی تو اس کے لیے اپنے روز وشب وقف کر دیئے، خون جگر میں ڈوبی تحریریں لکھیں، خود مولانا نے ''الفرقان'' کے حوالے سے لکھا ہے:

''الفرقان'' کے اداریے زیادہ تر مسلمانان ہند کے انہی حالات و مسائل پر رہے جن کے حوالے سے یہ اس وقت کی بات شروع ہوئی ہے، ایک بابری مسجد کے قضیے کے سوا شاید ہی کوئی ایسا مسئلہ نہیں ہے جو ملتِ اسلامیہ ہند کو آج درپیش ہو اور ''الفرقان'' کے اداریوں میں اُس پر گفتگو نہ ملتی ہو۔''

امید ہے کہ ''الفرقان'' کی اس خاص اشاعت میں آپ اُس عہد کی مولانا کی کچھ تحریریں ضرور پڑھیں گے جو مولانا کی فکر کی پختگی، ذہانت اور بلند حوصلگی کی آئینہ دار ہیں۔

مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی آزاد ہندوستان کے اُن اہم دینی علماء سے تھے جنہوں مسلمانوں کی فکر کو سب سے زیادہ متاثر کیا، آزادی کے محض ۱۰-۱۱/ برس بعد جو سنگین مسائل مسلمانوں کے سامنے آ کھڑے ہوئے، اس کا تصور، آج کے حالات میں بھی بہت مشکل ہے۔ ایسے سخت ترین حالات میں جن علماء اور دانشوران قوم نے مسلمانوں کی بروقت اور صحیح رہنمائی کی، اُن میں ایک نام مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کا بھی ہے۔

ہفت روزہ 'ندائے ملت' کا اجراء

۱۹۶۰ء کے دوران ملک کے حالات جس رُخ پر جارہے تھے اس کو دیکھتے ہوئے یہ، ضرورت محسوس کی گئی کہ ماہنامہ کے ساتھ ایک ہفت روزہ اخبار بھی جاری کیا جائے، واقعہ یہ ہے کہ اس وقت ملت کو قدم قدم پر رہنمائی کی ضرورت تھی، اسی خیال کے تحت ۱۲؍مارچ ۱۹۶۲ء میں ہفت روزہ ''ندائے ملت'' کا اجرا ہوا، اور مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی اس کے پہلے مدیر قرار پائے۔ اب ''الفرقان'' کے ساتھ ''ندائے ملت'' کی بھی ذمہ داری آپ کے کاندھوں پر تھی، صحت جو پہلے سے کچھ زیادہ ساتھ نہ دیتی تھی، اب جواب دے جاتی تھی لیکن ملت کے خیرخواہی کا جذبہ تھا جو صحت کی خرابی کے باوجود مولانا کے قلم کو متحرک رکھتا اور وہ کچھ لکھواتا جو بلا مبالغہ آزاد ہندوستان کی اردو صحافت میں اپنی کوئی مثال نہیں رکھتا، یہ سلسلہ ۱۹۶۸ء تک جاری رہا لیکن......(بس پھر نظر لگ گئی اور مسلمانوں کے بہت سے اجتماعی کاموں کی طرح ندائے ملت بھی اختلاف کی نذر ہوگیا)۔

اس ''ندائے ملت'' نے ملت کو حوصلہ دیا، بے بسی سے نکالنے کی کوشش کی، اس کے مسائل پر بے لاگ گفتگو کی اور یہ سب کچھ اس انداز میں کیا کہ حکومتِ وقت کو وہ اپنی سیاسی راہوں کا ایک خار محسوس ہونے لگا، اسی بیچ حکومت نے علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کی مسلم حیثیت پر تیشہ چلایا تو ''ندائے ملت'' نے اس پر سخت احتساب کیا، ایک خاص اشاعت ''مسلم یونیورسٹی نمبر'' کے طور پر نکالا، آخر حکومت نے نشۂ اقتدار میں، ندائے ملت کے خلاف کاروائی کی، پرنٹر پبلشر اور معاون مدیر حفیظ نعمانی صاحب (مولانا سنبھلی کے چھوٹے بھائی) اور دفتر کے دو کارکنان کے حصہ میں اسیری آئی اور مولانا سنبھلی کو بھی کئی مقدمات کا سامنا کرنا پڑا۔

مسلم مجلس مشاورت

مسلم مجلس مشاوت ہندوستان میں مسلمانوں کی تنظیموں کا ایک فیڈریشن تھا جس کا قیام ۸-۹؍اگست ۱۹۶۴ء کو عمل میں آیا۔ اس کا تاسیسی اجلاس دارالعلوم ندوۃ العلماء میں منعقد ہوا، افتتاح مولانا ابوالحسن علی ندویؒ نے کیا اور صدارت ڈاکٹر سید محمود نے، مجلس مشاوت کے قیام میں مولانا قاری محمد طیب قاسمی، مفتی عتیق الرحمٰن عثمانی، مولانا محمد منظور نعمانی، مولانا ابوالحسن علی ندوی، مولانا ابواللیث ندوی، مولانا منت اللہ رحمانی، جناب سید کلب عابد صاحب، جناب محمد مسلم صاحب، جناب جان محمد صاحب اور جناب ابراہیم سلیمان سیٹھ صاحب نے کلیدی کردار ادا کیا۔ مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلیؒ

بھی اس کے بانی رکن تھے۔ ماہنامہ ''الفرقان'' اور ''ندائے ملت'' کی فائلوں میں مشاورت کے قیام اور اس کی کارکردگی کی تاریخ محفوظ ہے۔ اس سلسلہ میں کئی مضامین مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلیؒ کے ''ندائے ملت'' اور ماہنامہ ''الفرقان'' میں شائع ہوئے۔ ''الفرقان'' کے ۱۹۶۴ء کے شماروں میں مولانا سنبھلیؒ کا ایک اداریہ نظر سے گزرا جس کا عنوان ''مجلس مشاورت: امید کی کرن'' تھا۔ اس مضمون کے چند اقتباسات یہاں نقل کیے جا رہے ہیں: ''اس حقیقت کو جس کا جی چاہے آج سمجھ لے اور جس کا جی چاہے کل کے انتظار پر رکھے، ہندوستان میں بحیثیت ایک اقلیت کے مسلمانوں کے مسائل کے حل کی اولین شرط ان کا اتحاد ہے، اس لیے کہ کوئی بھی اقلیت اپنے حقوق کا تحفظ اس وقت تک کر نہیں سکتی جب تک کہ اس تحفظ کے معاملہ میں اُس کی ساری طاقتیں ایک مرکز کے تحت جمع نہ ہوں.....

پس مسلمانان ہند کی اولین ضرورت ہے کہ وہ کسی ایسی قیادت کے گرد پورے عزم اور کامل یکجہتی کے ساتھ جمع ہو جائیں جو اُن کے حقوق کے معاملہ میں پوری مضبوطی کے ساتھ ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت پر بھی یقین رکھتی ہو.... ''مجلس مشاورت'' کا دائرہ کار ابھی واضح نہیں ہے...اس کی وضاحت کیلئے جب ارکانِ مجلس بیٹھیں گے تو ہم امید کرتے ہیں کہ وہ اپنے تجربہ کے اس پہلو کو سامنے رکھیں گے اور جماعتی مصالح کی بڑی سے بڑی قربانی بھی گوارا کرکے اُن تمام مسائل کو اپنے اس وفاق کے دائرہ کار میں لانے کی کوشش کریں گے جن کا حل مسلمانوں کی سرگرم اجتماعی جدوجہد کا طالب ہے۔ (ماہنامہ الفرقان جلد۳۲؍شارہ ۵)

مسلم مجلس مشاوت کے قیام میں مولانا نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اپنے قلم سے مستقل طور پر ''الفرقان'' اور ''ندائے ملت'' میں رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے اور مشاورت کے کام سے بھی عوام کو آگاہ کرتے رہے لیکن افسوس کچھ ہی عرصہ میں مشاورت بھی اپنی اجتماعیت کی شان کھو بیٹھی۔

برطانیہ ہجرت اور سفر حجاز

صحت کی مسلسل خرابی کا ذکر گذشتہ سطور میں کئی بار آچکا ہے، اس کے پیش نظر مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی کے بہی خواہوں کی خواہش تھی کہ وہ کسی دوسرے ملک میں کچھ عرصہ قیام کریں جہاں کی آب و ہوا ان کی صحت کے لئے سازگار ہو، اسی خیال سے ۱۳؍جولائی ۱۹۷۵ء کو مولانا یعقوب کاوی قاسمی صاحب کی دعوت پر وہ بمبئی سے لندن کے لیے روانہ ہوگئے، وہاں کے دو ماہ ہی قیام سے ان کی صحت (جو ایک طویل عرصہ سے تشویش کا باعث بنی ہوئی تھی) میں بہتری ہوئی، اور اتنی بہتری ہوئی کہ ۲۶؍ستمبر ۱۹۷۵ء کو وہ لندن سے ہی عمرہ کے لیے روانہ ہوئے، یہ رمضان کا مہینہ تھا، عمرہ کیا، وہیں

رمضان گزارا اور حج تک قیام کیا، اپنے پہلے عمرہ کا حال بیان کرتے ہوئے مولانا رقم طراز ہیں:

''عمرہ کا احرام تھا، تراویح وغیرہ سے فارغ ہوکر اور تھوڑا سا آرام کر کے مولوی وقار (وقار عظیم ندوی) کے ساتھ عمرہ کی ادائیگی کے لیے حرم شریف گیا، باب السلام سے داخلہ کا شرف حاصل کیا اور چند قدم کے بعد آنکھیں عظمت و جلال کی اس تصویر کے دیدار سے منور ہونے لگیں جسے بیت اللہ کہتے ہیں، طواف کیا اور دوگانہ طواف کی شکل میں خاص خانہ کعبہ کے روبرو عمر کی پہلی نماز پڑھنے کی سعادت حاصل کی، وقت ایسا تھا کہ پروانوں کا ہجوم کم تھا اس لیے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینے کا موقع بھی ملا، گویا بہت جھجک ہوئی کہ اپنے گنہگار لب اس قابل نہیں، اسی طرح ملتزم سے چمٹ جانے کا موقع بھی میسر آیا اگرچہ وہاں بھی جھجک کی یہی کیفیت رہی۔ یہاں سے فارغ ہوکر آب زمزم سے سیراب ہونے کی باری تھی، یہاں تھوڑی جگہ تھی، اسلئے ہجوم زیادہ ملا پھر بھی چند منٹ انتظار کرنے پر جی بھر کے یہ آب حیات پینے کا موقع مل گیا، احرام باندھنے سے لے کر ان سارے مراحل تک طبیعت پر ایک بندش کی سی کیفیت مسلط تھی جو مسلسل ملول کر رہی تھی، الحمدللہ کہ اس بندش کی گرہ آب مقدس کے ان جرعوں سے کھلی، ایمان کے منجمد چشمے میں کچھ حرکت ہوئی اور آنکھوں سے خشکی کا جو گلہ تھا تھوڑی دیر کے لیے جاتا رہا۔ امید ہوئی کہ شاید اس وقت کی دعا میں اللہ کی نظر کرم متوجہ ہوئی ہوگی، یہاں سے نکل کر پھر حجر اسود کا استلام کیا اور صفا و مروہ کے مابین سعی کیلئے چلے، سعی پوری ہوئی، بال ترشوائے اور عمر کے اس پہلے عمرہ کی ادائیگی مکمل ہوگئی۔'' (''الفرقان'' جنوری ۱۹۷۶ء ص ۸)

عمرہ کے بعد اپنے والد ماجد اور چھوٹے بھائی (مولانا سجاد نعمانی) کے ساتھ حج کیا اور ۲۴ر دسمبر ۱۹۷۵ء کو ہندوستان واپسی کی لیکن پھر صحت نے پرانا رنگ دکھانا شروع کیا تو چند ہی ماہ میں دوبارہ برطانیہ جانا پڑا اور اب مجبوراً مستقل قیامِ برطانیہ کا فیصلہ کرنا پڑا، لندن میں مختلف دینی، ملی و صحافتی خدمات انجام دیں، لندن کی مرکزی مسجد فنس بری پارک میں امامت و خطابت کی ذمہ داری ادا کی، اسلامک ڈفنس کاؤنسل کی بنیاد رکھی، عملی زندگی کے ۲۵ر سال مولانا سنبھلی نے ہندوستان میں کاغذ و قلم سے اپنا رشتہ استوار رکھا اور ماہنامہ ''الفرقان'' اور ''ندائے ملت'' کے ذریعہ ہندوستانی مسلمانوں کی رہنمائی کا فریضہ انجام دیتے رہے لیکن ان کی زندگی کا دوسرا دور برطانیہ کے قیام کا زمانہ ہے جو کم و بیش ۴۰ر برس کو محیط ہے، اس عرصہ میں مولانا نے جو غیر معمولی علمی اور تحقیقی کارنامے انجام دیئے ان میں سرفہرست تو ان کی معرکۃ الآرا تصنیف ''واقعہ کربلا اور اس کا پس منظر'' ہے، برطانیہ کے قیام کے دوران ہی انھوں نے ''الفرقان'' کے اپنے اداریوں کا مجموعہ ''راستے کی تلاش'' ترتیب دیا نیز علمی

مباحث پر مبنی مقالات کا مجموعہ ''مجھے ہے حکم اذاں'' کے نام سے مرتب کر کے شائع کرایا، اس کے علاوہ اپنے والد ماجدؒ کی خود نوشت سوانح ''تحدیث نعمت'' اور ان کے درسہائے قرآن کو ترتیب دیا۔ ایک اور بہت بڑے علمی کام کی طرف ان کی توجہ عمر کے آخری حصہ میں مبذول ہوئی، یہ علمی کام تھا قرآن مجید کی تفسیر لکھنے کا، یہ سلسلہ قسط وار ماہنامہ ''الفرقان'' میں انھوں نے ۹۰ر کی دہائی میں شروع کیا اور یہ سلسلہ جو سورہ فاتحہ سے شروع ہوا تو برطانیہ کے اپنے قیام کے آخری سال تک سورہ نور تک مکمل ہوگیا۔ ٦ر جلدوں پر مشتمل مولانا کی یہ تفسیر ’محفل قرآن‘ کے نام سے کتب خانہ ''الفرقان'' سے شائع ہوئی ہے، اس کے بعد مولانا کو مختلف بیماریوں نے اپنی زد میں لے لیا لیکن سورہ نور کے بعد کا بھی کافی کام انھوں نے مکمل کرلیا تھا کہ زندگی نے وفا نہ کی اور اللہ کا یہ بندہ قرآن کی تفسیر لکھتے ہوئے اپنے رب کے حضور حاضر ہوگیا ع خدا کا شکر ہے یوں خاتمہ بالخیر ہونا تھا۔

مولانا سنبھلی اپنے سرشت اور فطرت کے اعتبار سے مجلسی آدمی نہیں تھے، انہیں بہت زیادہ بات کرنا پسند نہیں تھا، اس کے باوجود انھوں نے برطانیہ کی سماجی زندگی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، اس کی ایک مثال یہ ہے کہ جس زمانے میں دنیا بھر میں بدنام زمانہ رشدی کے خلاف مظاہرے ہو رہے تھے، برطانیہ میں بھی رشدی کے خلاف مظاہرہ ہوا۔ یہ مظاہرہ برطانیہ کی تاریخ کا عدیم المثال مظاہرہ تھا، اس سے قبل برطانیہ میں کبھی ایسا کوئی مظاہرہ نہیں ہوا تھا، اس مظاہرہ میں برطانیہ کے ادیبوں کی قیادت معروف ادیب مقصود الٰہی شیخ فرما رہے تھے اور علماء کی قیادت مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلی۔

''فاران'' لندن کی ادارت

رسالہ ''فاران'' مسرور احمد صاحب لکھنوی کی ادارت میں لندن (برطانیہ) سے شائع ہوتا تھا۔ یہ ایک دینی مزاج رکھنے والا مجلّہ تھا، مسرور صاحب کی دیگر مصروفیات کے سبب یہ پابندی سے شائع نہیں ہو پا رہا تھا اس کی کچھ تفصیل مولانا عتیق الرحمٰن سنبھلیؒ نے اپنے چھوٹے بھائی حفیظ نعمانی مرحوم کے نام ایک خط میں درج کی ہے، مولانا لکھتے ہیں: ''مسرور صاحب بے حد مصر تھے کہ میں لندن ہی میں رہ جاؤں، ایک تو اس لیے کہ انگلستان اور اس میں خاص طور پر لندن میری صحت کے لئے نہایت سازگار ثابت ہوا تھا، دوسرے اس لئے کہ ان کا ’فاران‘ کچھ دن سے بند پڑا ہوا ہے۔ اس طرح اُن کا خیال تھا کہ میرے رہ جانے سے جہاں میری صحت مسئلہ حل ہوجائے گا اور وہاں اُن کے ''فاران'' کا مسئلہ بھی حل ہوگا اور انکی دوسری دینی سرگرمیوں کے منصوبوں میں انھیں معاون مل جائیگا۔'' (جاری ہے)

(نگاہ اولیں، ماہنامہ ''الفرقان''، جنوری ۱۹۷٦ء ص ۸)

مولانا سلمان الحق حقانی
مدرس جامعہ دارالعلوم حقانیہ

شہیدوں کی سرزمین طالبان کے دیس میں

سفرنامہ امارتِ اسلامی افغانستان

’’فتح مبین‘‘ کے بعد طالبان کے دیس افغانستان میں ان کے مشائخ، علماء، زعماء اور اساتذۂ کرام بالخصوص شیخ الاسلام مولانا محمد تقی عثمانی، صدر وفاق المدارس، شیخ الحدیث مولانا انوارالحق، نائب صدر وفاق المدارس اور ناظم اعلیٰ مولانا محمد حنیف جالندھری ودیگر حضرات نے پہلی مرتبہ وہاں کا دورہ کیا۔ جس کی اجمالی رپورٹ نذرِ قارئین ہے۔ (ادارہ)

طالبان کی ’’فتح مبین‘‘ کا پس منظر

افغانستان میں طالبان اور امارتِ اسلامی کی ’’فتح مبین‘‘ کا ایک سال پورا ہونے پر وہاں کی قیادت نے اپنے اکابر، اساتذہ، مشائخ، مربیین ومحسنین کو اپنی کارکردگی دِکھانے، پیش آمدہ اہم اُمور میں مشاورت لینے، عالمی سطح کی اُلجھی ہوئی سیاسی گتھیوں کو سلجھانے اور ان کی دُعاہائے مقبولہ ومستجابہ میں اپنے لئے حصہ وافر حاصل کرنے کی غرض سے بڑی منصوبہ بندی اور اہتمام سے افغانستان تشریف لانے کی دعوت دی۔ والدمکرم، طالبان کے مربی ومحسن اور شفیق اتالیق، جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا انوارالحق مدظلہم نے مجھے طالبان کے دیس افغانستان جانے کی بشارت سنائی تو مجھے ذوقِ علم وعمل اور شوقِ جہاد رکھنے والے غازیوں اور پُراسرار بندوں کی زمین افغانستان کا پورا تاریخی منظر، چالیس سالہ جہادی معرکہ مستحضر ہوگیا۔ جذبۂ جہاد اور شوق امارتِ اسلامی کے ولولے مچلنے لگے۔ شیخ الحدیث مولانا عبدالحقؒ اور ’’فادر آف طالبان‘‘ عمِ محترم شیخ الحدیث مولانا سمیع الحق شہیدؒ کی مساعی جمیلہ، ایثار وقربانی، طالبان کی حمایت ومعاونت اور جہادی اہداف اور مساعی جمیلہ میرے سامنے تھیں، میں نے دِل میں کہا کہ افغانستان جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے روحانی ابناء کا وطن ہے۔ ان غیرت مند انسانوں کا وطن ہے جنہوں نے کہیں بھی غلامی کی زندگی سے سمجھوتہ نہیں کیا، کبھی اپنی آزادی و خودمختاری کا سودا نہیں کیا، یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے اپنے وطن کی حفاظت و خدمت کو اپنی ماؤں، بہنوں کی عصمت کی طرح عزیز رکھا۔ چالیس سالہ مسلسل جہاد وقتال اور بے مثال قربانیوں کے بعد

بالآخر اِن اللہ کے سپاہیوں نے دنیا کی فرعون مزاج سپر پاور سوویت یونین کی طرح بالآخر امریکہ اور اس کے چھیالیس اتحادی ملکوں پر جس طرح کاری ضرب لگائی اس نے طالبان کے افغانستان کے تاریخی تسلسل کو نئی تابانی اور درخشانی دی ہے۔

جہاد مجاہدین اور طالبان کا عالمی تعارف

چالیس سالہ یورپی سامراجی وحشیانہ یلغار کے پس منظر میں نمودار ہونے والی طالبان کی نئی قوت نے نہ صرف تیز پا فتوحات کے پرچم گاڑے بلکہ اپنے آپ کو دنیا کی توانا ترین تحریک کے طور پر بھی منوالیا، طالبان کی نمو، فتح اور غلبہ اتنا اچانک اور اتنا بھرپور تھا کہ آج تک اس پر پُراسرایت کا پردہ پڑا ہوا ہے۔ عہدِ حاضر کے فرعون ونمرود سپر پاور امریکہ و نیٹو غریب وفقیر اور بظاہر نادار حریف (طالبان) کے مقابلے میں شکست وریخت کے باعث جھکنے پر مجبور ہوگیا تھا۔ امریکہ کے صدر بش نے ۴۵/اتحادیوں کی معاونت اور بے پناہ طاقت کے زعم میں نہتے طالبان کو دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا، اپنے تمام اتحادیوں کے ساتھ مل کر تمہیں ہم پتھر کے زمانے میں پہنچا دیں گے۔ آخر میں ان دردِ دل سے عاری ظالموں نے سب سے طاقتور بم جسے یہ ''بموں کی ماں'' کہتے ہیں، برسائے، صرف طالبان پر نہیں بلکہ عام آبادیوں پر ڈیزی کٹر برسا کر میڈیا کے تمام ذرائع استعمال کئے مگر میڈیا پر پورے عالَم کو یہ تأثر دیتے رہے کہ طالبان لوگوں کو ماررہے لیکن آج وہ طالبان کے ساتھ مذاکرات کی میز پر شکست فاش سے دوچار ہوا، پھر میدانِ جنگ میں رات کے اندھیروں میں بگرام کے ائیربیس سے راتوں رات دم دبا کر بھاگ گیا۔

کاروانِ حق سوئے منزل رواں دواں

آج پورا عالَم طالبان کو جاننے، غور سے دیکھنے، پہچاننے اور انہیں سمجھنے کی خواہش رکھتا ہے جو افغانستان کی فلاح چاہتا اور وہاں نظامِ اسلام کے نفاذ کی بہاریں دیکھنا چاہتا ہے بلکہ ہر مسلمان جس کے دِل میں نفاذِ شریعت، غلبۂ اسلام اور نظامِ مصطفیٰ کے نفاذ کی طلب، تڑپ اور جذبۂ جہاد موجود ہے وہ طالبان کے افغانستان کو دیکھنے اور وہاں چند لمحے گزارنے کیلئے بیتاب رہتا ہے لہٰذا جب والد گرامی شیخ الحدیث مولانا انوارالحق مدظلہم اور وفاق المدارس العربیہ کے قائدین کو افغانستان کے دورے کی دعوت ملی تو میں نے اسے اچھا موقع، اللہ کی عنایت، عظیم نعمت اور غنیمت سمجھا، اگرچہ عوارض اور یہاں کی ضرورتیں اور ذمہ داریاں حوصلہ شکنی کرتی رہیں مگر احقر نے وفاق المدارس کی مرکزی قیادت کی رفاقت اور اپنے عظیم والد گرامی قدر شیخ الحدیث مولانا انوار الحق مدظلہٗ کی پیرانہ

سالی میں خدمت کو اپنے لئے سعادت سمجھا اور سخت جان افغانوں اور استقامت و بہادری اور جان نثاری کی پہچان طالبان کا تصور ذہن میں لاتے ہوئے رواں دواں کاروانِ حق کیساتھ آمادۂ سفر ہوا۔

جہادِ افغانستان کی امتیازی شان

سفرِ افغانستان پر روانگی سے قبل میرے ایک سوال کے جواب میں حضرت والدِ گرامی نے ارشاد فرمایا: ''جہاد'' اسلام کی آبرو، دوام وتسلسل اور غلبۂ اسلام کا پیش خیمہ اور پیش رفت ہے۔ بدر و اُحد کے غزوات ہوں، تبوک اور مدائن کی فتح ہو، معرکۂ قادسیہ ہو، مصر و شام کی فتوحات ہوں، اندلس وخراسان کے جہادی مراحل ہوں، شہداءِ بالاکوٹ کے کارنامے ہوں، یا تھانہ بھون اور شاملی کے میدانوں میں علماءِ دیوبند کی استقامت ہو، شیخ الہندؒ کی ریشمی رومال کی تاریخی تحریک ہو۔

الغرض ! چھوٹی بڑی جہادی کاروائیوں سے تاریخ کے اوراق بھرے پڑے ہیں، لیکن افغانستان کا عظیم جہاد جو روس جیسی سپر طاقت سوویت یونین کے خلاف لڑا گیا، دنیا کے فرعونی مزاج امریکہ کے خلاف لڑا گیا، اور کامیاب ہوا، بجا طور پر عالمی سطح پر یہ أم المعارك اور الملحمة الكبرىٰ کہلانے کا مستحق ہوا۔ جس کے نتیجے میں روسی اور امریکی اقتصادی' سیاسی اورنظریات و تحریکات کے پرخچے اُڑادیئے گئے''۔

مردانِ حق کی تکبیر مسلسل

سوویت یونین کی شکست اور اب دنیا کی واحد سپر پاور ہونے کے گھمنڈ میں مبتلا امریکہ اور اس کے حواری واتحادی وموالی نیٹو افواج کی پسپائی محض ٹیکنالوجی، فوجی برتری اور ساز وسامان کی زیادتی کی بنا پرنہیں ہوئی بلکہ طالبانِ مردان خود آگاہ، خدامست مجاہدین کی قلندرانہ فلک شگاف نعرۂ ہائے تکبیر کی ہیبت سے ہوا جس سے کفار کے شقی قلوب ہی نہیں بلکہ وہاں کے بلند و بالا پہاڑوں کے سینے تک شق ہوگئے، ان طالبانِ افغانستان اور مردانِ حق کی تکبیر مسلسل، سوز وسازِ رومی، پیچ وتاب رازی، ایمانی حرارت، لشکر اسلام کی تیغ جگرداری وخودداری او ربے پروبال پراگندہ حال افغان مجاہدین کی پیہم اذانِ بلالی سے بالآخر کفر کے شبستان لرز گئے اور آخر کار اس ضربِ مؤمن کے نتیجے میں دونوں آہنی قلعے (سوویت یونین اور مریکہ واتحادی یکے بعد دیگرے) زمین بوس اور ریزہ ریزہ ہوکر ٹوٹ گئے۔

کرزئی ائیر پورٹ کابل میں استقبال

(تاریخ ۲۵؍جولائی) ہم لوگ امارتِ اسلامی افغانستان کی دعوت پر اسلام آباد سے کرزئی ائیر پورٹ کابل میں جہاز سے اُترے تو امارتِ اسلامی افغانستان کے زعماء، علماء، طلباء بالخصوص حقانی ابناء کثیر تعداد میں ہمیں لینے کیلئے ائیر پورٹ پر موجود تھے۔ انہوں نے اپنے اکابر اساتذہ، مشائخ اور اضیاف کا پرتپاک استقبال کیا اور حکام نے بیس (۲۰) سے زائد بلٹ پروف گاڑیوں میں بٹھا کر کاروانِ حق کو اپنی مضبوط سیکورٹی میں لے کر تقریباً مغرب کے قریب انٹرکانٹی نینٹل ہوٹل میں لے جایا گیا۔

والدِ گرامی نے فرمایا: دس عشروں پر محیط باہمی آویزش خانہ جنگی، روسی یلغار اور امریکی مظالم اور مغربی سفاکیت نے افغانستان کا نقشہ بدل دیا تھا مگر طالبان نے افغانستان کی سرزمین کیلئے سب سے پہلے سب سے بڑی جو خدمت کی ہے۔ وہ قیامِ امن، قیامِ عدل وانصاف اور شریعت کا نفاذ ہے اور یہ ایک حقیقتِ واقعہ ہے کہ اس وقت امن، عدل، ملکی استحکام اور نفاذِ شریعت افغانستان اور پوری دنیا کی سب سے پہلی ضرورت ہے۔

علماء ومشائخ، طالبان کے اساتذہ اور ۱۵؍زعماءِ پاکستان پر مشتمل کاروانِ حق جب شہیدوں کی سرزمین افغانستان کے ائیر پورٹ پر اُترا تو امارتِ اسلامی کی قیادت جو سرتاپا علم وعملِ صالح، تقویٰ واخلاص اور اسلامی انقلاب کی عملی تصویر تھے جن کے لباس، شکل وصورت اور اداؤں سے سنتِ رسولؐ کی خوشبو ٹپکتی تھی جن کے چہرے حقانیت کے نور سے منور تھے جو اپنے اکابر واساتذہ اور مشائخ کے استقبال واحترام میں بچھے جا رہے تھے۔ ہوٹل پہنچے تو وہاں پہلے سے علماء، زعماء، حکمران، سرکاری افسران اور مجاہدین وعامۃ المسلمین بالخصوص حقانی فضلاء پہلے سے استقبال کے لئے موجود تھے۔ اپنے مہربان میزبانوں نے ہمیں چند لمحے استقبالیہ میں استراحت کے لئے بٹھایا۔ اس موقع پر موجود اور منتظر زعماء سے فرداً فرداً ہمارا تعارف کرایا گیا اور ان کا تعارف ہم سے کرایا گیا۔ ہمیں بے حد مسرت اور خوشی ہو رہی تھی کہ طویل عرصے سے اپنے بچھڑے ہوئے علماء، مجاہدین اور حقانی فضلاء سے ملاقات کا شرف حاصل ہو رہا تھا۔ کرزئی ائیر پورٹ اور ہوٹل دونوں جگہ اپنے اضیاف کا دِل و جان سے استقبال کرنے والوں میں ۹۰؍فیصد تعداد حقانی فضلاء کی تھی جو اپنے مربی اور شفیق اتالیق، جامعہ حقانیہ کے مہتمم شیخ الحدیث مولانا انوار الحق، شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور دیگر اکابر علماء کی زیارت وملاقات کے استقبال کی سعادت حاصل کر رہے تھے اور اپنی محبت بھری اداؤں سے نچھاور ہو رہے تھے۔ مغرب کی نماز تک اضیاف نے آرام فرمایا، چائے سے تواضع کی گئی۔

وزیرداخلہ مولانا سراج الدین حقانی سے ملاقات ومشاورت

نماز پڑھی اور فارغ ہوئے تو طالبان حکومت کے روحِ رواں مولانا جلال الدین حقانی کے فرزند ارجمند، قافلہ جہاد کے سرخیل، امارتِ اسلامی کے وزیرداخلہ، خلیفہ مولانا سراج الدین حقانی سرکاری زعماء، اپنے قریبی رفقاء اور علماء کے ایک وفد کے ہمراہ اسی ہوٹل میں تشریف لائے۔ تمام اکابر ومشائخ اور اضیاف کے ساتھ فرداً فرداً ملاقات کی، والدگرامی شیخ الحدیث مولانا انوارالحق مدظلہٗ سے طویل ملاقات کی اور آئندہ چارروز کی تمام مصروفیات اور اہم پروگرام دونوں حضرات کی باہمی مشاورت سے طئے ہوگئے۔

دارالعلوم حقانیہ نے دارالعلوم دیوبند کا کردار ادا کیا

اس موقع پر والدگرامی مولانا انوارالحق مدظلہم نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ الحمدللہ! پوری دنیا کو یہ آگاہی حاصل ہے اور دنیا بھر اس کا اعتراف کرتی ہے کہ آج جامعہ دارالعلوم حقانیہ پاکستان اور افغانستان میں ''دیوبند ثانی'' کا صحیح مصداق ہے۔ دین کا کوئی شعبہ ایسا نہیں ہے جس میں فرزندانِ حقانیہ نے بڑھ چڑھ کر حصہ نہ لیا ہو، جہادِ افغانستان جو دارالعلوم حقانیہ کی دیوار کے ساتھ اور حقانیہ کی دہلیز پر ہو رہا تھا تو حقانیہ اس شورِ قیامت سے کہاں غافل اور الگ تھلگ رہ سکتا تھا اور لالۂ ہائے صحرائی وکوہستانی کے قافلوں کے استقبال اور مہمان نوازی سے کیسے رُک سکتا تھا۔

چنانچہ سوویت یونین آمد کے ساتھ ہی مکتب ''عشق وشہادت'' حقانیہ کے فیض یافتہ آدابِ فرزندگی وشاگردی سے آراستہ اور اپنے شیخ کی فیضانِ نظر کے تربیت یافتہ مولانا جلال الدین حقانی، مولانا یونس خالص حقانی وغیرہ اور بانی دارالعلوم حقانیہ مردِ قلندر شیخ الحدیث مولانا عبدالحق کی تحریک، بھرپور رہنمائی ومعاونت اور دُعاؤں سے اس عظیم معرکے میں مصروفِ عمل ہوگئے اور یہاں دارالعلوم میں جاری تدریسی فرائض اور سلسلۂ لوح وقلم ترک کرکے اپنے وطن کی آزادی کی خاطر شمشیر وسنان کے جوہر دِکھانے کے لئے دیوانہ وار آتشِ نمرود میں سنت ابراہیمی کی پیروی کرتے ہوئے کود پڑے، پھر اس کے بعد محدثِ جلیل شیخ الحدیث مولانا عبدالحق جہادِ افغانستان کی مسلسل اخلاقی وسیاسی حمایت اور عملی معاونت میں مگن ہوگئے۔

افغانستان کا تعلیمی نظام بالخصوص تعلیم النساء

مشاورت میں سب سے پہلے ترجیحی پروگرام میں نظامِ تعلیم خصوصاً تعلیم نسواں کے بارے میں منسٹر ہائرایجوکیشن حضرت مولانا عبدالباقی حقانی صاحب کے ساتھ طویل مشاورت ہوئی۔ مولانا

عبدالباقی حقانی صاحب بھی رات کو تشریف لے آئے تھے اور رات گئے تک وہ موجود رہے اور دیر تک ان کے ساتھ مشاورت اور مذاکرہ جاری رہا۔ گویا آج ہی سے ان کے شعبہ ہائے تخصّصات کا دورہ اور افغانستان میں خواتین کی تعلیمی تربیت سے متعلق تفصیلی مذاکرہ اور مشاورت کا آغاز ہوا۔

مولانا عبدالباقی حقانی صاحب جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے قدیم فاضل، طالبان کے سابق دورِ حکومت میں خوست کے گورنر، تصنیف و تالیف میں سباق الغایات ''اسلام میں نظامِ سیاست و حکومت'' جیسی شہرۂ آفاق کتاب کے مصنف اور دیگر دسیوں کتابوں کے مصنف ہیں۔ اس دوران کابینہ کے متعدد وزراء (جن میں اکثریت حقانیہ کے روحانی ابناء کی تھی) آتے رہے اور اپنے اساتذہ و مشائخ، اضیاف بالخصوص شیخ الاسلام مولانا مفتی محمد تقی عثمانی اور شیخ الحدیث مولانا انوارالحق سے علیحدہ علیحدہ ملاقاتیں کرتے رہے اور یہ سلسلہ آخری روز بلکہ ائیر پورٹ تک جانے کے وقت تک جاری رہا۔

مولانا مفتی تقی عثمانی صاحب کا خواب اور مولانا انوارالحق کی تعبیر

مولانا محمد تقی عثمانی صاحب نے کابل جانے والی رات اسلام آباد میں خواب دیکھا کہ اکوڑہ خٹک آیا ہوں ہر طرف مولانا سمیع الحق صاحب اور مولانا انوارالحق کے شاگرد طلبہ جمع ہیں، میں نے تعبیر بتلائی آج کابل جانے کا مطلب اکوڑہ خٹک ثانی یعنی طالبان کے گھر جانے کا بعینہٖ یہی مطلب ہے کہ ہر طرف حقانی فیض نظر آرہا ہے۔ استقبال کرنے والے امارتِ اسلامی کے ارکان علماء اور حقانی فضلاء کو دیکھا مجھے ایسا لگا گویا ہم لوگ اسلامی مملکت اور امارتِ اسلامی ہی نہیں بلکہ ایک دارالعلوم میں ہیں حقانی فضلاء کی کثرت دیکھی جو اپنے شیخ و مربی شیخ الحدیث مولانا انوارالحق مدظلہم کے استقبال واحترام کیلئے آئی ہوئی تھی اور علماء و فضلاء بالخصوص حقانی ابناء خلوص ومحبت سے گویا نچھاور ہو رہے تھے، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ ہم پھر سے دارالعلوم حقانیہ کی علمی فضاؤں میں پہنچ گئے ہیں، میرے سامنے مجاہدین و فاتحین کے جرنیل، کمانڈر اور امریکہ اور نیٹو کو لوہے کے چنے چبوانے والے سرفروشانِ اسلام جن کی عظمت وسطوت کو پورے عالم نے تسلیم کرلیا ہے، دینی مدارس کے علماء، حقانیہ کے فضلاء، شرعی لباس، مسنون داڑھی، مسنون عمارہ، چہروں کی علمی وجاہت اور علم کے انوارات چھلک رہے تھے، یہ خوبصورت منظر دیکھ دیکھ کر ایمان کو تازگی مل رہی تھی اور مجھے ایسے لگا ایسے لگا گویا اللہ پاک نے دنیا میں مجھے جنت کے مناظر دکھا دیئے ہیں۔ (جاری ہے)

مترجم: محمد علی نعیم

آئندہ پانچ سالوں میں موسمیاتی تبدیلی

سال 2021-2025 کے درمیان ایک ایسا سال ہوگا جواب تک کا سب سے گرم سال ہونے کا ریکارڈ قائم کرے گا اور سابقہ ریکارڈ ہولڈر 2016 اور 2020 کو پیچھے چھوڑ دے گا، ایسا ہونے کے امکانات ۹۰ فیصد سے زیادہ ہے، اس بات کا خلاصہ ورلڈ میٹرولوجکل آرگنائزیشن (WMO) اور یوکے میٹ (UK MET) کے دفتر سے سالانہ جاری ہونے والی ٹو گلوبل کلائمیٹ اپڈیٹ نامی تازہ رپورٹ میں ہوا ہے جو آئندہ پانچ برسوں میں کلائمیٹ چینج سے واقع ہونے والے اثرات کی پیشنگوئی کرتی ہے، بنیادی طور پر رپورٹ درجہ حرارت میں سال در سال ہونے والے اضافہ کو پیش کرتی ہے نیز اس بات کی وضاحت کرتی ہے کہ ہم آئندہ پانچ سالوں میں عارضی طور پر 1.5C کے سالانہ اوسط درجہ حرارت تک پہنچنے کی کتنی امید رکھتے ہیں اور ہم انتھک شکل میں موسمیاتی تبدیلی سے متعلق پیرس معاہدہ کے ادنیٰ سطحی اہداف کے حصول کے قریب آ رہے ہیں، یہ رپورٹ دنیا کو گرین ہاؤس گیس کے اخراج کی تخفیف اور کاربن کی غیر جانبداری کو حاصل کرنے کیلئے ہوئے وعدوں کی تکمیل میں تیزی لانے کی ضرورت پر زور دیتی ہے۔ زمین بھی عام طور پر گرم نہیں ہورہی ہے اور دنیا کے کچھ حصوں میں پہلے ہی سے 1.5 ڈگری سیلسیس یا اس سے زیادہ عارضی طور پر مقامی وارمنگ اور اس کے ساتھ آنے والے موسمیاتی اثرات کا تجربہ ہورہا ہے۔ پیرس معاہدہ اس صدی میں عالمی درجہ حرارت کو پہلے صنعتی سطح سے 2 ڈگری سیلسیس زیادہ کے نیچے رکھنے اور عالمی درجہ حرارت میں اضافہ کو 1.5 ڈگری سیلسیس تک محدود کرنے کی کوشش کرتا ہے، (Emission اخراج) میں تخفیف کے لئے ملکی وعدے جنہیں نیشنلی ڈیٹرمنڈ کنٹری بیوشن کہا جاتا ہے موجودہ صورتحال میں ہدف کے حصول کے لئے ضرورت سے بہت کم ہے۔

یہ رپورٹ بڑھتی ہوئی سمندری سطح، سمندری برف پگھلنے اور سخت موسم جیسے موسمیاتی اثرات کے اشاروں کے ساتھ ساتھ سماجی واقتصادی ترقی پر واقع برے اثرات میں تیزی کو بھی بیان کرتی ہے، انرجی اینڈ کلائمیٹ انٹیلیجنس کے اہم معاون رچرڈ بلیک نے اس رپورٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ جیسا کہ ڈبلیو ایم او لکھتا ہے، یہ رپورٹ واضح کرتی ہے کہ پیرس معاہدہ کے 1.5 ڈگری سیلسیس کے ہدف کے دروازے کو کھلا رکھنے کے لئے حکومتوں اور کاروباری افراد کو اگلے کچھ سالوں کے لئے کاربن کے اخراج کو فوری طور پر کم کرنا چاہیے، اس رپورٹ میں سب سے گرم سال کا انتباہ ایک خطرناک اشارہ ہے کہ اگر حکومت غلط متبادل اختیار کرتی ہے تو زمین کے بہتری کے دروازے بند ہوجائیں گے، انہوں نے آگے کہا

کہ کوئلہ جلانے کو ختم کرنے، جنگلوں کی حفاظت، میتھین کے اخراج میں تخفیف اور انرجی سیکٹر کے ویسٹ کو کاٹنے والے قدموں سے کئی فائدے ہوں گے۔ رپورٹ یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ دنیا کے سب سے غریب ملکوں پر کلائمیٹ چینج کے اثرات بڑھ رہے ہیں جس سے ترقی یافتہ ممالک کے ذریعے مالی امداد کے تئیں اپنے وعدوں کی تکمیل ایک سنگین معاملہ کی شکل اختیار کررہا ہے جو آئندہ ماہ منعقد ہونے والے جی سیون سمٹ کا اہم ایجنڈا بننا یقینی ہے۔ رپورٹ کے مطابق 2021-2025 کے درمیان گزشتہ دنوں کے بالمقابل اٹلانٹک میں گردابی طوفانوں کی تعداد میں اضافہ کی امید بڑھ گئی ہے ساتھ ہی گزشتہ دنوں کے بالمقابل 2021 میں نصف کرہ ارضی کے بڑے زمینی علاقوں میں 0.8c سے زیادہ گرم ہونے کے امکانات ہیں۔

انڈین ٹراپیکل میٹرولوجیکل انسٹیٹیوٹ کی کلائمیٹ سائنسدان راکسی میتھو کول نے رپورٹ پر کہا کہ گلوبل وارمنگ کے علاوہ گرمی کا 93 فیصد سمندروں کے ذریعے جذب کیا جاتا ہے، سمندروں کے درمیان کچھ علاقے بہت تیزی سے گرم ہورہے ہیں، مثال کے طور پر مغربی بحر ہند میں طویل مدتی سطح کی حرارت 1.2-1.4 ڈگری سیلسیس کے قریب درج کی گئی ہے اس کا مون سون اور سخت موسم کے واقعات پر بہت زیادہ اثر پڑتا ہے، سمندر کے گرم ہونے کی صورتحال کے نتیجے میں طوفان میں بھی تیزی آرہی ہے، حال ہی میں طوفان ''توکتے'' بہت کم وقت میں ایک کمزور طوفان سے نہایت سنگین طوفان کی شکل اختیار کرگیا تھا۔ ڈبلیو ایم او نے یہ بھی کہا ہے کہ 2021 میں آرکٹک (قطب شمالی کے گرد کا علاقہ) کے گزشتہ دنوں کے بالمقابل عالمی اوسط سے دوگنا زیادہ گرم ہوجانے کے امکان ہیں۔

آرکٹک مونیٹرنگ اینڈ اسسمنٹ پروگرام AMAP (آرکٹک نگرانی و تجزیہ پروگرام) کے مطابق پتہ چلتا ہے کہ 1979 اور 2019 کے درمیان آرکٹک کی اوسط سطح کے درجہ حرارت میں اضافہ عالمی اوسط سے تین گنا زیادہ تھا۔ آرکٹک کمیونٹی، ماحولیاتی نظام اور نسلوں پر موسمیاتی تغیرات کا گہرا اثر پڑتا ہے خاص طور پر جب یہ سخت واقعات سے جڑا ہوا ہوتا ہے۔ سمندری برف کا نقصان، گلیشیر کا پیچھے ہٹنا اور برف کا کم ہونا عام بات ہے۔ آرکٹک بینس کیپ کے بانی اور یونیورسٹی آف ایکسٹر کے بزنس اسکول میں سسٹینیبلٹی کے پروفیسر گیل وہائٹ مین کہتے ہیں آرکٹک پوری دنیا کے مقابلے تقریباً تین گنا تیزی سے گرم ہورہا ہے جو سمندری سطح پر درجہ حرارت میں اضافہ کررہا ہے اور عالمی درجہ حرارت میں اضافہ کے ساتھ ساتھ سخت موسم کے واقعات کو بھی بدتر کررہا ہے، کیلیفورنیا، آسٹریلیا اور سائبیریا میں جنگل کی آگ سے لے کر شمالی امریکہ، جاپان اور یورپ میں معمول سے زیادہ برف باری تک (سب اسی کا نتیجہ ہے) آرکٹک کی گرمی پہلے ہی سے دنیا کے شہریوں، کمپنیوں اور ملکوں کیلئے اقتصادیات، صحت اور ماحولیاتی مسائل پیدا کررہی ہے۔ (بشکریہ بصیرت ڈاٹ کام)

جناب کلیم صفات اصلاحی

ہزاروں برس قدیم آثار قدیمہ کی دریافت

قاہرہ کے جنوب میں واقع قدیم فرعونی مقابر کے لئے معروف سقارہ کے مقام پر سینکڑوں قدیم نوادرات کی نقاب کشائی کی گئی۔ نمائش کے لئے پیش کی گئی اشیا میں ۲۵۰؍قدیم مصری تابوت اور ۱۵۰؍ایسے کانسی کے مجسمے ہیں جو تقریباً ڈھائی ہزار برس پرانے ہیں، ایک دور میں یہ علاقہ قدیم مصری دارالحکومت ممفیس کے طور پر بھی استعمال ہو چکا ہے، مصر کی وزارت سیاحت ونوادرات کے بیان کے مطابق یہ دریافتیں پیتل کے ۱۵۰؍مجسموں کا ایسا پہلا اور سب سے بڑا ذخیرہ ہیں جن کا تعلق دورقدیم سے ہے۔ لکڑی کے ۲۵۰؍صحیح سالم ایسے بند تابوت بھی دریافت ہوئے ہیں جن میں ممیاں رکھی ہوئی ہیں۔

وزارت کا کہنا ہے کہ انہیں جلد ہی گرینڈ مصری میوزیم میں نمائش کے لیے رکھا جائے گا، ان کے علاوہ بہت سے قدیم معروف دیوی دیوتاؤں کے مجسموں کے ساتھ ساتھ قبر کے اندر بنی شافٹ سے تدفین میں استعمال ہونے والی بہت سی دیگر اشیاء کے ساتھ ہی پینٹ شدہ لکڑی کے بہت سے تابوت بھی دریافت ہوئے ہیں۔ انہیں میں نرسل کے بنے ہوئے ورق پر قدیم زبان میں بعض تحریریں بھی ملی ہیں جو بہت اچھی طرح سے محفوظ کی گئی تھیں۔

مزید تجزیہ کے لئے ان تحریروں کو مصری عجائب گھر بھیجا گیا ہے، واضح ہو کہ ۲۰۱۸ء میں پہلی بار اس مقام پر کھدائی کا کام شروع کیا گیا تھا۔ اس کے بعد سے سقارہ اپنی نادر دریافتوں کے لئے سرخیوں میں ہے۔ رپورٹ کے مطابق انہیں گرینڈ مصری میوزیم لے جایا جائے گا جو جیزہ کے عظیم اہرامات کے قریب زیرتعمیر ہے اور رواں برس کے اواخر میں اس کا افتتاح متوقع ہے۔

(روزنامہ ''اعتماد'' ۲؍جون۲۰۲۲ء Qaumiawaz.com)

☆ ☆ ☆

صاحبزادہ عبدالحق ثانی

دارالعلوم کے شب و روز

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کے سہ ماہی امتحانات کا انعقاد

۳ستمبر۲۰۲۲ء بروز ہفتہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ میں سہ ماہی امتحانات کا آغاز ہوا جو ۸رستمبر بروز جمعرات کو اختتام پذیر ہوئے ،امتحانات کی نگرانی حضرت مہتمم صاحب مدظلہ و نائب مہتمم صاحب مدظلہ نے فرمائی۔

جامعہ دارالعلوم حقانیہ کی طرف سے متاثرین سیلاب کی امداد

جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک حسب سابق سیلاب زدگان کی خدمت کیلئے پیش پیش ہے، حالیہ بدترین سیلاب سے جہاں پورا ملک متاثر ہے وہیں کے پی کے کا ضلع نوشہرہ واکوڑہ خٹک بھی متاثرین میں سے ہے۔ جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کے ہزاروں فضلا پورے ملک اور بالخصوص کے پی کے میں سیلاب زدگان کی مدد میں ہراول دستے کا کردار ادا کر رہے ہیں۔

۲۹راگست کو خوشحال خان ڈگری کالج اکوڑہ خٹک میں قائم متاثرین سیلاب کیمپ میں جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک نے سینکڑوں افراد کے لئے کھانے کا مفت انتظام کیا گیا، یہ تمام انتظامات عم محترم حضرت مولانا راشد الحق سمیع صاحب کی طرف سے کئے گئے تھے،حضرت مہتمم صاحب شیخ الحدیث حضرت مولانا انوار الحق صاحب مدظلہ نے بھی سیلاب سے متاثرہ علاقوں کا دورہ کیا۔ ۳۰راگست کو بھی جامعہ دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک کی طرف سیلاب سے متاثرہ لوگوں میں امداد اور مفت کھانے کا انتظام کیا گیا۔ نوشہرہ اور اس کے اردگرد کے دیہاتوں میں تعاون کا سلسلہ الحمدللہ جاری رہا، دارالعلوم حقانیہ اپنے پڑوسی دیہات اور علاقہ میں متاثرین سیلاب کے ساتھ اس غم اور مصیبت کی گھڑی میں کھڑا ہے۔

اسی طرح والد محترم حضرت مولانا حامد الحق حقانی صاحب مدظلہ نے ملکی سطح پر جمعیت علمائے اسلام کے ذمہ داران اور کارکنان سے سیلاب متاثرین کی ہر ممکنہ امداد کی اپیل کی جس کے نتیجے میں ملک بھر میں جمعیت کے ذمہ داروں نے اپنے اپنے علاقوں میں امدادی کیمپوں کا انعقاد کیا۔ جنوبی پنجاب میں حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب اوران کے خاندان نے بھرپور امدادی

سرگرمیوں کا آغاز کیا۔ اسی طرح بلوچستان اور سندھ کے ذمہ داران اپنے اپنے علاقوں میں امدادی سرگرمیوں میں مصروف عمل رہے۔ والدمحترم حضرت مولانا حامد الحق حقانی صاحب مدظلہ اول روز سے امدادی سرگرمیوں کی سرپرستی اور نگرانی فرمارہے ہیں۔ ۳۱ ر اگست سے لے کر ۱۰ ر ستمبر تک اکوڑہ خٹک خوشحال خان خٹک کالج، پیرسباق، نوشہرہ، مثل آباد، نوشہرہ کلاں وغیرہ میں فری میڈیکل کیمپ اور فری کھانے کا اہتمام کیا گیا۔ جس سے ہزاروں افراد مستفید ہوئے، جمعیت شمالی پنجاب کے امیر مولانا عبدالقدوس نقشبندی صاحب چکوال سے ماہر ڈاکٹروں کی ٹیم اور غذائی اجناس کے ہمراہ تشریف لائے۔ اسی طرح جمعیت علما اسلام ضلع قصور پنجاب کے مولانا عبد الجبار شاکر، مولانا عرفان شاکر وبرادران کی طرف سے امدادی سامان سیلاب زدگان کے لئے بھیجا گیا جسے والدمحترم کی نگرانی میں تقسیم کیا گیا۔ اللہ تعالیٰ تمام حضرات کی مساعی کو قبول فرمائے۔

شعبہ ''تخصصات'' میں معزز مہمانوں کی آمد اور لیکچرز

۲۳ ر اگست بروز منگل کو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی اسلام آباد کے ریجنل ڈائریکٹر جناب شفاعت الرحمٰن صاحب اپنی تعلیمی ماہرین کی ٹیم کے ہمراہ جامعہ دارالعلوم حقانیہ تشریف لائے اور مدیر اعلیٰ ماہنامہ ''الحق'' وصدر ''موتمر المصنفین'' حضرت مولانا راشد الحق سمیع صاحب سے ان کے دفتر میں تفصیلی ملاقات کی۔ ڈائریکٹر صاحب نے مولانا راشد الحق سمیع صاحب کو علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے فاصلاتی تعلیم کے بارے میں بریفنگ دی کہ دینی مدارس کے طلباء اس طریقہ تعلیم سے کس طرح فائدہ حاصل کرسکتے ہیں، یونیورسٹی کے نصاب، داخلہ اور امتحانی تعلیم کے سلسلے کے طریقہ کار وغیرہ کے بارے میں انہیں آگاہ کیا۔ مولانا راشد الحق صاحب نے ان کی کاوشوں کو سراہا اور انہیں یقین دلایا کہ علم کی اس روشنی اور شمع کو جامعہ دارالعلوم حقانیہ اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی دونوں مل کر اسے مزید فروزاں کرنے کی کوشش کریں گے۔ ملاقات میں مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی، مولانا انعام الحق، مولانا حزب اللہ جان، مولانا مفتی یاسر نعمانی، پروفیسر ضیاء الاسلام اور علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے دیگر ماہرین تعلیم اور عہدیدار شریک تھے۔ بعد ازاں مشرف ''تخصص فی الدعو والارشاد'' مولانا سید حبیب اللہ شاہ حقانی صاحب اور آئی ٹی انچارج مولانا مفتی یاسر نعمانی کے ہمراہ ''تخصص فی الدعوہ'' کی درسگاہ تشریف لے گئے اور شرکائے تخصص کو اپنے تعلیمی پروگرامز کے بارے میں مزید بتایا۔

حضرت مہتمم صاحب کی مصروفیات

۲۷ جولائی سے ۳۰ جولائی تک حضرت مہتمم صاحب نے وفاق المدارس العربیہ کے عہدیداران کے ہمراہ امارت اسلامی افغانستان کا دورہ کیا۔ ☆ ۱۰/اگست: ساؤتھ افریقہ کے ملک میڈغاسکر سے آئے ہوئے مہمانوں نے حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سے ملاقات کی اور دارالعلوم کے شعبہ جات کا وزٹ بھی کیا۔ ☆ حضرت مہتمم صاحب کے شاگرد اور جامعہ حقانیہ کے قدیم فاضل مولانا عصمت اللہ حقانی (کوہستان) ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ☆ ۲۵/اگست، سابقہ ممبر صوبائی اسمبلی مولانا عبدالباری بلوچستان نے حضرت مہتمم صاحب مدظلہ کی عیادت اور ملاقات کی۔ ☆ ۲۶/اگست کو جامعہ فاروقیہ کراچی کے مہتمم حضرت مولانا مفتی عبیداللہ خالد صاحب حضرت مہتمم صاحب کی عیادت و ملاقات کیلئے تشریف لائے، اسی طرح مولانا شجاع الملک اور مولانا گل نصیب خان صاحب بھی ۲۷/اگست کو حضرت مہتمم صاحب کی عیادت کیلئے تشریف لائے۔ ☆ ۲۸/اگست کو ضلع قصور سے محمد نعیم صاحب اور میاں محمود صاحب تشریف لائے اور ملاقات کی۔ ☆ ۳/ستمبر: جامعہ کے قدیم فاضل مولانا عزیز الرحمٰن حیدریؒ کی وفات پر تعزیت کی۔ ☆ ۸/ستمبر: شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی محمد حسن صاحب لاہور سے حضرت مہتمم صاحب کی عیادت کیلئے تشریف لائے۔ ☆ ۱۱-۱۲ستمبر: ملتان اور شکار پور سے آئے ہوئے علمائے کرام کے وفد نے حضرت مہتمم صاحب مدظلہ سے ملاقات کی۔

حضرت نائب مہتمم صاحب کی مصروفیات

۱۲/اگست: والد محترم حضرت مولانا حامد الحق حقانی صاحب مدظلہ پانچ روزہ دورہ پر پنجاب تشریف لے گئے، جہاں انہوں نے جمعیت علماء اسلام کے زیر اہتمام مختلف پروگراموں میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ دورہ کے آغاز میں جمعیت علماء اسلام (س) شمالی پنجاب کی صوبائی شوریٰ منعقدہ لاہور میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی، دریں اثنا جمعیت علماء اسلام جنوبی پنجاب کے اجلاس میں شرکت کیلئے خانپور، رحیم یار خان تشریف لے گئے، جہاں جمعیت کے صوبائی اجلاس میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی، بعد ازاں جمعیت علماء اسلام ملتان کے اجلاس میں شرکت کیلئے ملتان تشریف لے گئے۔ مولانا سید محمد یوسف شاہ صاحب و دیگر دورہ پنجاب میں ہمراہ تھے۔ ☆ ۱۵/اگست: جامعہ عبداللہ بن مسعودؓ خانپور میں حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن درخواستی صاحب سے ملاقات کے بعد ان کے عزیز حضرت مولانا حماد اللہ درخواستیؒ کی وفات پر ان سے تعزیت کی۔ ☆ ۱۶/اگست: جامعہ خیرالمدارس ملتان تشریف لے گئے اور جامعہ کے مہتمم اور وفاق المدارس کے ناظم اعلیٰ حضرت مولانا قاری محمد

حنیف جالندھری سے ملاقات کی۔ ☆ ۲۱راگست: ایک روزہ دورہ پر ایبٹ آباد تشریف لے گئے، جہاں انہوں نے جمعیت علماء اسلام ایبٹ آباد کے زیراہتمام منعقدہ پروگرام بمقام دھمتوڑ میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی اور خطاب کیا۔ ☆ ۲۲راگست: ایک روزہ دورہ پر پشاور تشریف لے گئے جہاں جمعیت علماء اسلام کی صوبائی مجلس شوریٰ کے اجلاس میں بطور مہمان خصوصی شرکت کی۔ ☆۲۳راگست: جمعیت پنجاب کے رہنما جناب محمد احمد مکی زرگر کوٹ ادو سے اور سلیمان خیل قبائل اتحاد مومنٹ کے وفد اور جمعیت علماء اسلام خیبر پختونخوا کے نومنتخب امیر مولانا عبدالواحد خطیب اور نو منتخب جنرل سیکرٹری مولانا عبدالحئی حقانی نے حضرت نائب مہتمم صاحب مدظلہ سے ان کی رہائش گاہ اکوڑہ خٹک میں ملاقات کی اور ملکی حالات پر گفتگو کی۔ ☆ ۲۸راگست: ''آج'' نیوز کے پروگرام ''روبرو'' میں میزبان معروف صحافی جناب شوکت پراچہ اکوڑہ خٹک تشریف لائے اور موجودہ سیلابی صورتحال کے متعلق انٹرویو ریکارڈ کرایا، بعدازاں حضرت والد مدظلہ نے موجودہ سیلابی صورتحال کیلئے دارالحفظ میں ختم القرآن اور دعاؤں کا اہتمام کیا۔ اسی طرح دارالحدیث میں بھی ختم بخاری شریف کا اہتمام کیا گیا۔ ☆ ۸رستمبر کو حضرت والد محترم مولانا حامد الحق حقانی صاحب مدظلہ نے ''سیرت خاتم النبیینؐ کانفرنس'' عیدگاہ اکوڑہ خٹک میں شرکت کی اور خطاب فرمایا۔

''جینوا کال'' ورکشاپ میں دارالعلوم حقانیہ کی نمائندگی

۹۔ ۱۰ستمبر: بروز جمعہ و ہفتہ کو''جینوا کال'' برائے افغانستان و پاکستان کے زیر اہتمام International Humanitarian law (IHL) (آداب القتال) کے موضوع پر دو روزہ ورکشاپ کا انعقاد مری میں کیا گیا جس میں جامعہ حقانیہ کی طرف سے مولانا محمد اسلام حقانی (نائب مدیر''الحق'') اور مولانا مفتی محمد فہد حقانی (رکن مؤتمر المصنفین) نے شرکت کی، اس ورکشاپ میں خیبر پختونخوا اور بلوچستان کے مختلف اضلاع سے جید علمائے کرام نے شرکت کی اور جینوا کال کی طرف سے اس موضوع پر لکھے گئے کتابچوں کا ورکشاپ میں علمائے کرام نے تنقیدی جائزہ لیا۔

وفیات: دادا جان شہید اسلام حضرت مولانا سمیع الحقؒ کے دیرینہ ساتھی اور جمعیت کے رہنما حضرت مولانا عزیز الرحمٰن حیدری صاحبؒ طویل علالت کے بعد میرپورخاص سندھ میں انتقال فرما گئے، حقانی خاندان کی جانب سے جملہ خاندان سے تعزیت کا اظہار کیا گیا اور جامعہ میں مرحوم کے بلندی درجات کی دعا کی گئی۔ ۹ستمبر کو اکوڑہ خٹک کے مشہور حافظ قرآن جناب حافظ محمد رضوان صاحب کی وفات پر نائب مہتمم جامعہ دارالعلوم حقانیہ مولانا حامد الحق حقانی صاحب نے ان کے اہل خانہ سے تعزیت کی۔

مولانا محمد اسلام حقانی
نائب مدیر ''الحق''

تعارف وتبصرہ کتب

- **فیوض الباری: مقدمۃ البخاری** تصنیف: مولانا اسلام الحق نور اللہ مرقدہ

مرتب: مولانا محمد ایوب سورتی (یوکے) ضخامت: ۴۸۸ صفحات ناشر: زمزم پبلشرز کراچی

احادیث مبارکہ کو پڑھنے، پڑھانے، بیان کرنے، سننے، لکھنے اور لکھانے کا سلسلہ قرن اول سے تاہنوز جاری ہے اور اسلاف کی محنتوں اور جدوجہد کی بدولت آج چودہ سو سال گزر جانے اور امت مسلمہ پر بے شمار حالات آنے کے باوجود ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے جانثار صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اقوال اور اعمال اور ان کا مزاج اور مذاق سب کچھ محفوظ و مامون ہیں اور تاریکی کے اس دور میں بھی پوری آب وتاب کے ساتھ اپنی روشنی پھیلا رہے ہیں، یہ امت محمدیہ کا ایک ایسا عظیم کارنامہ ہے کہ جس کی کوئی مثال نہیں، اس میں محدثین کا کردار کسی سے پوشیدہ نہیں، ان محدثین کرام میں امام بخاریؒ کا کردار اور ان کا جدوجہد سب پر عیاں ہے، انہوں نے احادیث مبارکہ کی خدمت اور اس کی نشر واشاعت میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، آپ نے بے پناہ مشقت، بڑی لگن اور محنت سے صحیح البخاری جیسی عظیم کتاب لکھی، اس کتاب کی اب تک بے شمار شروحات، حواشی اور تعلیقات لکھی گئی ہیں، اس کے علاہ امام بخاری کی حالات پر مختلف زبانوں میں اہل علم نے کتابیں لکھیں اور لکھنے کا یہ سلسلہ اب تک جاری ہے، اس سلسلے کی ایک حسین کڑی حضرت مولانا مفتی کفایت اللہؒ کے شاگرد رشید، جامعہ امینیہ دہلی کے اجل فاضل، جید عالم دین اور مدرس مولانا اسلام الحقؒ کی تصنیف لطیف بھی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب ''فیوض الباری'' میں مصنف موصوف نے امام بخاریؒ کی حالات، صحیح البخاری کی تفصیلات، علم الحدیث کی عظمت اور اہمیت، حجیت حدیث اور منکرین حدیث کے شبہات اور اعتراضات کے تسلی بخش جوابات، وحی کی قسمیں جیسے اہم مباحث پر سیر حاصل روشنی ڈالی ہے اور صحیح البخاری کے باب اول کے ترجمہ اور تشریح کو نہایت سہل انداز میں پیش کیا ہے، اس کتاب کو مولانا محمد ایوب سورتی نے بڑے سلیقے سے مرتب کرنے کی سعادت حاصل کی ہے، صحیح البخاری کے بے شمار

شروحات اور تعلیقات کی حسین کہکشاؤں میں مولانا اسلام الحقؒ کی تصنیف لطیف اپنی تمام تر تابانیوں کے ساتھ شامل ہے، پانچ ابواب پر مشتمل یہ کتاب علوم الحدیث کے طلبہ کے لئے نہایت مفید، گوہر نایاب اور قیمتی سوغات ہے، اللہ تعالیٰ اس کاوش کو شرفِ قبولیت سے نوازے (آمین)

- تاویل الاحادیث فی رموز قصص الأنبیا والمرسلین مصنف: امام شاہ ولی اللہؒ

تحقیق، تخریج: مولانا مفتی عبدالخالق آزاد ضخامت: ۴۹۶ صفحات ناشر: ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ لاہور

اللہ تعالیٰ کی مقدس کتاب قرآن کریم میں متعدد مقامات پر انبیائے کرم علیہم السلام کے قصص اور واقعات کہیں اجمالاً اور کہیں تفصیلاً ہر سورت کے اسلوب کے اقتضا کے موافق مختلف طریقوں سے بیان کئے گئے ہیں، ان میں سے بعض قصص مکرر اور بعض فقط ایک یا دو جگہ بیان ہوئے ہیں، بعض مفسرین نے اپنی تفاسیر قرآن میں انبیائے کرام علیہم السلام کے متعلق اسرائیلی قصوں کو قرآن مجید کی تفسیر میں بیان کر دیں، بدقسمتی سے اسرائیلیات ہمارے علم تفسیر کا ایک حصہ بن گئیں، بعد میں اہل علم نے اس طرح کے قصوں کی تردید کرکے اس پر باقاعدہ کتابیں لکھی، امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ نے بھی اپنی کتابوں میں اسرائیلیات پر جابجا ٹھوس نقد لکھا ہے اور انبیائے کرامؑ کے قصص کے رموز واسرار پر الگ نہج سے بحث کی ہے۔

زیر تبصرہ کتاب تاویل الاحادیث فی رموز قصص الأنبیاء امام شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ کی تصنیف لطیف ہے جس میں موصوف نے انبیائے کرام علیہم السلام کے قصص سے مستنبط رموز اور حکمتوں کو بیان فرمایا ہے، اب اس وقیع کتاب پر خانقاہ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے مسند نشین اور ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ کے سرپرست مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری نے تحقیقی کام کرکے منظر عام پر لانے کی سعادت حاصل کی، یہ تحقیقی کاوش انہوں نے التعلیق الأثیث علی تاویل الأحادیث کے نام سے عربی زبان میں مرتب کیا جس میں آپ نے امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کی کتاب تاویل الأحادیث کی تشریح، تحقیق وتعلیق کیساتھ اس کو نیا آہنگ بھی دیا اور اس ضمن میں مؤلف موصوف نے شاہ صاحب کے افکار، ان کی دیگر کتب اور ولی اللہی سلسلہ کے دیگر اکابرین کی عبارات سے استفادہ کی کوشش کی ہے۔ کتاب کے آغاز میں محقق موصوف نے ایک مفصل مقدمہ لکھا جس میں کتاب کے بنیادی موضوع پر محققانہ گفتگو کی ہے اور امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ کے تعارف کے طور پر امام عبید اللہ سندھیؒ کی تحریر کو شامل کیا گیا ہے جو ان کی معرکۃ الآرا کتاب التمہید لتعریف أئمة التجدید کا

حصہ ہے، اس کے علاوہ مولانا مفتی سعید الرحمٰن نے کتاب کے شروع میں الکلمات الإبتدائیة کے عنوان سے اس وقیع اور بلند پایہ کتاب کی اہمیت کو اجاگر کیا ہے اور محقق موصوف کے کام کو نمایاں کیا ہے، مولانا مفتی عبد القدیر نے کتاب کے آغاز میں محقق موصوف کے حالات پر مشتمل ترجمة المحقق الشارح کے عنوان سے محقق موصوف کی علمی خدمات پر روشنی ڈالی ہے۔

کتاب کے آخر میں مولانا سندھیؒ کے مایہ ناز شاگرد مولانا غلام مصطفیٰ قاسمیؒ کا مضمون تحلیل الکتاب و اهمیته کے عنوان سے شامل ہے، یہ مضمون قبل ازیں اس کتاب کے مقدمہ کے طور پر اس وقت شائع ہوا جب اس کا اردو ترجمہ مولانا غلام مصطفیٰ قاسمیؒ نے کیا اور شاہ ولی اللہؒ اکیڈمی حیدر آباد سندھ کے زیر اہتمام شائع کراویا تھا، اس کے علاوہ اہل علم کے لئے اس کتاب سے استفادہ میں سہولت کیلئے کتاب کے آخر میں اشاریہ بھی شامل کیا ہے، اپنے موضوع پر یہ ایک عمدہ اور وقیع کاوش اور بڑی اہمیت کی حامل کتاب ہے، اللہ اس کاوش کو امام شاہ ولی اللہؒ کے لئے رفع درجات کا وسیلہ اور محقق کے لئے ترقیات کا ذریعہ ثابت فرمائے (آمین)۔

● فن بلاغت کے بنیادی تصورات   تالیف: مولانا ڈاکٹر استراج خان

ضخامت: ۲۳۲ صفحات   ناشر: ادارہ تالیفات دار العلوم فاروقیہ بالاگڑھی مردان 03065709458

قرآن وسنت کو سمجھنے کے لئے جن علوم وفنون کا جاننا ضروری ہے ان میں ایک اہم فن علم بلاغت ہے جسے علم المعانی بھی کہا جاتا ہے جو کہ دراصل فنون ثلاثہ (معانی، بیان اور بدیع) کا مجموعہ ہے۔ ہر دور میں علمائے اسلام نے اس فن سے متعلق کتابیں لکھی ہیں اور لکھ رہے ہیں، کبھی متن تو کبھی شرح، انہی خوش بخت علماء میں مولانا ڈاکٹر استراج خان صاحب بھی ہیں جو کہ نوجوان باہمت اور قابل عالم دین ہیں، عصری تعلیم (P.hd) کے ساتھ ساتھ درس نظامی سمجھ کر پڑھا، سند فراغت حاصل کرنے کے بعد درس وتدریس شروع کی، اب انہوں نے تصنیف وتالیف کے میدان میں بھی قدم رکھا اور ''فن بلاغت کے بنیادی تصورات'' کے نام سے ایک اہم اور عام فہم کتاب تالیف فرمائی، اردو دان طبقہ کے لئے بالعموم اور طلبائے، امدارس دینیہ کے لئے بالخصوص یہ کتاب کسی خزینہ وگنجینہ سے ہرگز کم نہیں، کتاب میں مؤلف موصوف نے علم بلاغت کے لئے ارتقاء سے متعلق ایک مضمون لکھا ہے جو کہ نہایت اہم اور معلوماتی ہے، ابتدا میں اکابر ومشائخ شیخ الحدیث مولانا محمد انوار الحق صاحب شیخ الحدیث مولانا عبد القیوم حقانی صاحب اور شیخ الحدیث مولانا محمد عبد الرحمٰن صاحب کے آرا وتاثرات بھی شامل ہیں۔ (مبصر: مولانا حبیب اللہ شاہ حقانی)